

عشق میں مرجاواں

از قلم گل

اسلام علیکم...! گڈ مارنگ "بلو شرٹ کے ساتھ وائٹ جینز پہنے ہلکی سی لپ گلو لگائے اسنے
زینے اترتے سب پہ سلامتی بھیجی اور مرزا صاحب کے گلے لگی

وا علیکم اسلام گڈ مارنگ "مرزا صاحب نے جواب دیتے اسکی پیشانی چومی

اتنی جلدی کیوں اٹھ گئی مہرانی صاحبہ "کچن سے جوس لے کے آتی مسسز مرزا نے طنزاً پوچھا
اوہ میں نے سوچا ماما کی تھوڑی ہیلپ کروا دیتی ہوں اسی لیے جلدی اٹھ گئی کوئی کام ہے تو
بتائیں بندی حاضر ہے "زائشہ نے انکے ہاتھ سے جوس لیتے دانت دیکھائے مرزا صاحب نے اپنی
بیٹی کی اداکاری دیکھ کہ مسکراہٹ دبائی

کچھ شرم کرلو ٹائم دیکھا ہے صبح کے آٹھ بج رہے ہیں بہن بیٹیوں کا کام ہوتا ہے صبح سویرے
اٹھ کے نماز، قرآن پڑھے اور یہاں تمہیں سونے سے ہی فرصت نہیں ملتی "اسکی بات سن
مسسز مرزا کا غصہ بانڈری پار کر گیا

اما کیا فائدہ بتانے کا اس نے کونسا عمل کر لینا ہے " ساتھ بیٹھے ولید نے اپنی ماں کا غصہ دیکھ آگ میں گھی ڈالنے والا کام کیا

بس بہت ہو گیا اب میں نے سوچ لیا ہے آج میں جا کہ لے آتی ہوں " زائشہ نے ٹیبل پہ ہاتھ مارتے سنجیگی سے کہا لیکن آنکھوں میں شرارت تھی کیا لے آؤگی ؟ ولی نے حیرانی سے پوچھا

شرم اور کیا ہر روز ماما یہی کہتی ہے کہ شرم کر لو شرم کر لو اب مجھ میں نہیں ہے تو کسی اور سے ہی لینی پڑیگی نہ " مسسز مرزا کو آنکھ مارتے وہ شرارت سے گویا ہوئی


غور سے سنتے مرزا صاحب اور ولی کا قہقہہ بے ساختہ تھا چلیں بس کریں آپ لوگ " اپنی بیگم کے تاثرات دیکھ مرزا صاحب تھوڑا سختی سے بولے تو وہ شرافت سے ناشتہ کرنے لگے

بابا مجھے یونی چھوڑ دے " مرزا صاحب کو اٹھتے دیکھ زائشہ نے جلدی سے کہا یونی کیوں؟؟؟

آنی نے کہا ہے انکی ایک لیکچرار کی شادی ہے تو انکی جگہ میں جاؤ " جلدی سے آجاؤ "

اوکے 5 منٹ بس " اتنا کہتے وہ اوپر بھاگی تو وہ باہر کی طرف بڑھے

اوکے ماما میں بھی چلتا ہوں اب اللہ حافظ!...

مسسز مرزا کے سر پہ بوسہ دیتے وہ key  اٹھا کے باہر نکل گیا



مرزا صاحب اور مسسز مرزا کے دو بچے تھے زائشہ اور ولید زائشہ ولید سے 5 سال چھوٹی تھی اور سب کی جان بستی تھی اس میں

مرزا صاحب خان فیملی سے تعلق رکھتے تھے انکی فیملی کسی حادثے کی زد میں آگئی اس حادثے کے بعد مرزا صاحب ٹوٹ گئے تھے لیکن پھر انکی زندگی میں انکی ماموں زات روزینہ شاہ آئی جو بہت نیک خاتون تھی انہوں نے مرزا صاحب کو سمیٹ لیا اپنی محبت سے پھر کچھ ہی سال بعد انکی زندگی میں ولید آیا جس نے مرزا صاحب کی خوشی دوبالا کر دی اسکے پانچ سال بعد انکے گھر میں رحمت آئی جسکا نام مسسز مرزا نے زائشہ رکھا تھا جو ہر وقت انکے ناک میں دم کیے رکھتی تھی



زین بیٹا آج آپ علیہ کو یونی لیتے جانا اسکی گاڑی خراب ہو گئی ہے " وہ سب اس وقت ناشتہ کر رہے تھے جب شاہین شاہ (زین کی پھوپھو) نے زین کو دیکھتے پیار سے کہا علیہ نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا کہ اکب ہوئی خراب اسکی گاڑی شاہین شاہ نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے سے چپ کروا دیا

پھوپھو میں نے آج لیٹ جانا ہے ورنہ ضرور میں اپنی بہن کو یونی لے جاتا " بہن پہ خاصہ زور دے کے کہتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا

وہی شاہین شاہ کو اسکا بہن کہنا آگ ہی تو لگا گیا وہ علیہ کی شادی زین دے کرانا چاہتی تھی بابا جان کب کر رہے ہیں زین کی شادی کوئی لڑکی ورکی دیکھی ہے یا نہیں؟ "؟

جب مجھے شادی کرنی ہوگی کر لونگا آپ میری فکر میں خود کو ہلکان مت کریں بلکہ میری بہن کی شادی کا سوچے " وہ جو چابی لینے واپس آیا تھا شاہین شاہ کی بات کا جواب دیتے چابی اٹھاتے وہ وہاں سے نکلا

وہاں بیٹھے سبھی افراد نے مسکراہٹ روکنے کے لئے اپنی اپنی پلیٹ پہ جھک گئے شاہین شاہ غصے اور بے عزتی سے سرخ چہرہ لیے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی

اس طرح نہیں بات کرنی چاہیے تھی زین کو شاہین کیا سوچے گی...

بس بہو ایک اور لفظ نہ سنو اپنے شیر کے بارے میں اور کوئی کیا کہتا ہے کرتا تمہیں ان چیزیں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے "مہناز بیگم ابھی کچھ اور کہتی اس سے پہلے ہی شاہ بی بی ڈھاڑی باقی سب نے بھی ناگواری سے انکو دیکھا مہناز بیگم نے سر جھکا کہ آنسو چھپائے

اسکو بگاڑ رہے ہیں ایک دن خود ہی اپنے کیے پہ پچھتاوا ہوگا "گریٹا شاہ برٹرائی

ہاشم زرا بچے کی یونی ہو آنا کل کہیں کوئی پریشانی نہ ہو اسکو "شاہ بی بی نے ہاشم شاہ (زین

کے والد) سے کہا زین کا نام لیتے انکے لہجے میں بے پناہ محبت تھی

وہ کیا کسی پریشانی سے کم ہے کیا؟ "گریٹا شاہ پھر سے برٹرائی شاہ بی بی نے انہیں مشکوک نظروں سے دیکھا

ناگریٹا کب سے دیکھ رہی ہوں یہ تو کیا برٹرائی جا رہی ہے؟"

وہ اماں جی کچھ بھی نہیں دعائے خیر پڑھ رہی تھی ""گریٹا شاہ گرٹرا کے بولی

کس کے لیے دعا آیا؟ ہاشم شاہ نے مسکراہٹ روکتے پوچھا تو گریٹا شاہ نے انہیں گھورا

زین جہاں گیا ہے ان لوگوں کی خیر کی دعا "شاہ بی بی کو اپنی طرف متوجہ پاتے وہ بے دھیانی

میں بول گئی سمجھ تب آئی جب سب کو خود کی طرف گھورتے پایا

نہیں میرا مطلب کہ ""

بس بی بی جان گئی ہوں میں تمہارا مطلب 😞

وہ ابھی کچھ کہتی کہ شاہ بی بی بولی

انکو غصہ دیکھ گریا شاہ نے اٹھتے ہی عافیت جانی 😊



جہانگیر شاہ اور انکی زوجہ کے تین بچے تھے

گریا شاہ " ہاشم شاہ اور شاہین شاہ ""

گریا شاہ کی شادی انکے ماموں زات سے ہوئی تھی لیکن گریا شاہ کی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے
انکے شوہر نے انکو طلاق دے دی تھی گریا شاہ نے دوسری شادی سے انکار کر دیا تھا وہ جانتی
تھی اولاد کے بنہ کچھ نہیں

ہاشم شاہ اور انکی زوجہ مہناز بیگم کا ایک ہی بیٹا تھا زین شاہ

شاہین شاہ کے شوہر شادی کے ایک سال بعد ہی انہیں چھوڑ کر دوسرے ملک چلے اور آج تک
لوٹ کہ نہ آئے



ایلی جلدی آؤ اور کپڑے پریس کر کے دو" سنہ نے اپنے کمرے میں ہی اسے آواز دی سحر اور
ایلی جلدی سے سیڑھیاں اترتی اسکے کمرے میں پہنچی
جی لالہ "سنی نے مڑ کہ ایلی کے ساتھ سحر کو دیکھا تو دیکھتے ہی رہ گیا کالے کلر کی ٹراؤزر
شرٹ پہنے سنہری ہرنی جیسی آنکھوں پہ کاجل لگائے گلابی گال جو دھوپ میں کام کرنے سے
تمتار ہے تھے گلابی لبوں پہ ہلکی سی لپ گلو لگائے بالوں کو کرل کر کے کندھوں پہ پھیلائے
وہ اپنے حسن اور معصومیت سے کسی کو بھی چاروں خانے چت کر سکتی تھی
تم دو منٹ ویٹ کرق میں آتی پلیرزز جانا مت"" ایلی نے سحر کو سیکھتے مننت کی تو سحر نے
سر ہلایا

کیسی ہو سارو؟؟ ایک نظر ایلی کو دیکھ اس نے سحر سے پوچھا
میں ٹھیک ہوں لالہ اور میرا نام سحر ہے سارو نہیں "بیزاریت سے کہتے اس نے ایلی کو دیکھا جو
اسے اپنے اس ٹھہرکی بھائی کے ساتھ چھوڑ کر ناجانے کونسے جہان میں پریسنگ کرنے گئی تھی
تمہیں کتنی بار کہا ہے مجھے لالہ مت کہا کرو میری پہلے دو بہنیں ہیں اور کی ضرورت نہیں ہے"
سنی نے اسکو ڈرانے کے لئے تھوڑا تیز لہجے میں بولا

مجھ سے ادب اور تمیز سے بات کرو اگر جو میں نے سکھایا نہ تو تم بہت بھاری پڑے گا " سحر
نے دانت پیستے کہا

اس اٹو سے بات کرنے سے اچھا چل اٹھ سارو نکل یہاں سے " منہ میں بڑبڑاتی وہ صوفے سے
اٹھ کر باہر کی طرف بڑھی

ارے رکو ایللی اداس ہو جائے گی سنی اپنا بازو آگے کر کہ اسے روکنا چاہا

آئندہ مجھے روکنے کی کوشش مت کرنا میں کچھ کہ نہیں رہی تو زیادہ فری مت ہو میرے ساتھ
مجھے دو سکینڈ لگے گے تمہاری عقل ٹھکانے لگانے میں اور نیکسٹ ٹائم اگر حکم چلایا نہ تو دوبارہ
کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں چھوڑو گی سمجھے " اسکے ہاتھ کو پکڑ کے زور کا جھٹکا دیتے چھوڑا اور
خونخوار نظروں سے اسے گھورتی وہ وہاں سے واک آؤٹ کر گئی

اسکو تو بعد میں دیکھ لو گا " اپنے بازو کو سہلاتے ہوئے سنی بڑبڑایا

بھائی آپکی شرٹ " ایللی نے شرٹ سنی کی طرف بڑھائی جسے لئے وہ مسکرایا

سحر کہاں گئی؟؟؟ وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھا

اسکو کام تھا وہ چلی گئی اور تم جاؤ کھانا بناؤ " اسکو حکم دیتے وہ چیخنگ روم میں گھسا



اسلام وعلیکم "اسکے کلاس میں انٹرہوتے ہی سب کھڑے ہو کے ادب بولے سوائے ایک کہ جو بلیک پینٹ شرٹ پر ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کہ بیٹھا تھا

واعلیکم اسلام "زائشہ نے زین کو گھور کے جواب دیا کہ شاید اسے شرم آجائے لیکن زین شاہ نے اسکی طرف دیکھنا تک گوارہ نہ کیا

کتنا اکڑو ہے زرا تمیز نہیں کہ روم میں ٹیچر ہے "

زائشہ نے زین کو گھورتے دل میں سوچا

زائشہ نے سب سے اپنا انٹروڈکشن دیا سوائے زین شاہ کے

بیسے یو سٹینڈ اپ "" زائشہ سے برداشت نہ ہوا تو زین کو تحکم بھرے لہجے میں کہا اس نے آئبرو

اچکا کے اسے دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو مجھ سے کچھ کہا

جی جی محترم آپ ہی کھڑے ہو اور کچھ اپنے بارے میں بتائے "" زائشہ نے دانت پیس کے

زین شاہ ہاشم شاہ میرے والد ہیں اور انکی زوجہ میری والدہ میرے والد کے ماں باپ میرے دادا

دادی ہوئے اور میری والدہ کہ ماں باپ میرے نانا نانی ہوئے اپنے ماں باپ کا کل اثاثہ ہوں

دادا میرے ہیں نہیں اور اپنی دادی کا شیر ہوں

میرے والد کی دو بہنیں میری پھپھو ہیں جن کا میں لاڈلہ ہوں میری والدہ کی کوئی بہن بھائی نہیں "" "" "" اتنا لمبا چھوڑا انٹروڈکشن سن پوری کلاس ہنسنے لگی جب کہ زائشہ نے خود پر ضبط کیا ورنہ دل تو اسکا قہقہہ لگانے کا کر رہا تھا

میں نے صرف آپکا پوچھا تھا "" زائشہ نے بامشکل پوچھا قہقہہ ضبط کرتے اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا آپ نے پوچھا میں نے بتا دیا "" اتنا کہتے وہ واپس اپنی نشست سنبھال گیا

پھر جب تک کلاس ختم نہ ہوئی زین اپنے موبائل میں ہی لگا رہا جس کو دیکھ زائشہ کو غصہ تو بہت آیا مگر وہ اپنا پہلا دن خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے چپی سادھ گئی

اوکے کلاس کل ملتے ہیں " کہتے وہ کلاس سے نکل گئی

زین وہ مسس کب سے تمہارے ہی حرکتیں دیکھ رہی تھی اور شاید غصہ بھی تھی " کلاس میں کسی لڑکے نے ہنستے ہوئے کہا

شاید نہیں پکا وہ غصے میں تھی دیکھا نہیں کیسے انکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا جیسے انار ہو ہا ہا ہا " ساتھ بیٹھے میر نے قہقہہ لگاتے کہا

وہ شکایت کریں گی پرنسپل کو " ایک لڑکی نے ڈرتے ہوئے کہا

پرنسپل کو کرے یہ چیف منسٹر کو کرے اپنا ویر کسی سے نہیں ڈرتا کیوں ویرے "میر نے
اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا تو زین نے اثبات میں سر ہلایا
ویسے اتنی چھوٹی اور پیاری ٹیچر اب پڑھنے میں زیادہ مزہ آتا ہے "
اور تنگ کرنے میں بھی ہاہاہا"

انکی باتوں پہ سب ہاتھ پہ ہاتھ مار کر ہنسنے لگے اس بات سے انجان کہ باہر کھڑی زائشہ انکی
باتوں کو سن اور سمجھ چکی ہے

اب دیکھو تم بچو یہ چھوٹی سی مس کیا کرتی ہے " کچھ سوچتے وہ مسکرائی



صد کے جاؤ میں واری جاؤ اتنی دل کو چھو لینے والی مسکراہٹ "سٹاف روم میں انٹر ہوتے سحر
نے اسکی بلائیں لے ڈالی تو اسکی ایکٹنگ پہ ہنسی
پچھے کیا دیکھ رہی ہو "اسکو اپنے پیچھے دیکھتے دیکھ وہ اپنے پیچھے دیکھتے بولی
میں دیکھ رہی ہوں کوئی مر مرانہ گیا ہو"

کیا مطلب؟؟

ارے اتنی قاتلانہ مسکراہٹ ہے جناب کہ ہونٹوں پہ کہ کوئی بھی مر سکتا ہے "" سحر نے

معصوم سی شکل بنا کہ کہا تو زائشہ کی ہنسی کا فوارہ چھوٹا

ہاہاہاہا اسکو دیکھ سحر بھی ہنسنے لگی اگر اس وقت کوئی ان کو دیکھ لیتا تو یہی اندازہ لگاتا دونوں ہی

پاگل ہیں 😂😂😂

اچھا ہوا کیا؟ سحر نے مسکراہٹ روکتے پوچھا تو زائشہ نے اسے کلاس کی ساری بات اسکے گوش گزار کر دی

ہاں اس کلاس کے سٹوڈنٹ بہت شرارتی ہیں اور خاص کر وہ زین شاہ "" اسکی بات سن سحر نے ہنستے ہوئے کہا

اگر وہ شرارتی ہیں تو میں بھی زائشہ ہوں"

ہاں ہاں بھلا زائشہ کسی آفت سے کم ہے کیا ہاہاہاہا "" اسکی گال پہ کسی کرتے وہ باہر کو بھاگی

پہلے تو اس کو سمجھ ہی نہ آئی جب سمجھ آئی تو دیکھا وہ سٹاف روم سے باہر جا چکی تھی

زائشہ اس سے بعد میں نیپٹھنے کا سوچتے پرس اٹھا کہ روم سے باہر نکلی

ابھی وہ سیڑھیوں کے پاس تھی تبھی کسی اسکو کھینچا وہ جو اپنے ہی خیالوں میں گم تھی کسی کے
کھینچنے پر اسکے ساتھ آگئی

غصے سے نظریں اٹھا کہ دیکھا تو اسکی آنکھوں میں حیرت در آئی
تم.....



پری نہیں کرو تنگ موڑ بہت خراب ہے میرا " ایلی کے گھر سے آنے کے بعد سے ہی اسکا موڈ
خراب تھا اب پریا کی باتیں سن اسے غصہ آ رہا تھا تبھی تھوڑا تیز لہجے میں بولی تو پریا نے اداسی
سے اسے دیکھا اور عائہ خان کے پاس جا کہ منہ پھولا لیا

کیوں ایسا بھی کیا ہوا تمہارے موڈ کو جو سہی ہونے کا نام نہیں لے رہا؟ سحر والدہ نے اسے
تیکھے چتنوں سے گھور کے پوچھا

کچھ نہیں ماں بس کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی ہوں " سحر جھنجھلا کے بولی

سحر اگر تمہارا موڈ کسی سے بات کرنے کا نہیں ہے تو تمہیں چاہیئے کہ اسے پیار سے منع کرو

اگر کوئی پروہلم ہے تو بتاؤ مجھے مل کہ حل کریں گے ہر مشکل کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے اگر حل نہ بھی کر سکے تو تمہارے دل کا بوجھ تو ہلکا ہو جائے گا

کوئی بھی بات دل میں رکھنے سے ہم خود کو ہی تکلیف دیتے ہیں اور دیکھو تم نے پری کو بھی اداس کر دیا وہ کتنی خوشی سے تمہیں اپنی بکس دیکھا رہی تھی سحر میری جان اگر ہم کسی کی خوشی کا باعث نہیں بن سکتے تو ہمیں کسی کی اداسی کا سبب بھی نہیں بننا چاہیے نہ "اسکے بالوں کو سہلاتے انہوں نے اسے رسانیٹ سے سمجھایا تو سحر نے انکے گلے رونا شروع کر دیا عائہ خان نے اسے رونے دیا تا کہ اسکے دل کا غبار اسکے آنسوؤں کے ساتھ بہہ جائے

اب بتاؤ کیا ہوا میری بیٹی کو جو بچارے ان آنسوؤں کو بھی اتنا تنگ کر دیا "" جب سحر کا رونا کچھ کم ہوا تو انہوں نے اسکے بال چہرے سے ہٹاتے پوچھا

ماں آج ایلے کے گھر ___ "سحر نے انکو سب بتا دیا جسے سوچ کے اسکو بے چینی ہو رہی تھی

گڈ تم نے اچھا کیا پر رونا اسکو چاہیے تھا تمہیں نہیں میری بیٹی تو بہت بہادر ہے نہ "اسکے ماتھے
پہ پیار کرتے عائہ خام نے اسے پیار سے پچھارتے پوچھا

تو سحر نے معصومیت سے سر اثبات میں بلایا

آپی پانی "پری نے سحر کو روتے دیکھ کچن سے پانی لے آئی سحر نے اس سے پانی لیتے اسکے
پھولے ہوئے گالوں کو کھینچا عائہ خان انکو دیکھ کہ مسکرائی اور کچن کی جانب چل دی

سوری آجاؤ کیا دیکھنا تھا میری پری نے "سحر نے سوری کرتے مسکرا کہ پوچھا وہ اب کافی بہتر
محسوس کر رہی تھی پری نے جھٹ سے اپنی بکس اٹھا کہ اسے دیکھانے لگی

کبھی ہم پروبلمز کو خود پہ اتنا سوار کر لیتے ہیں کہ اپنی فیملی کو ٹائم نہیں دے پاتے اور اُن
چھوٹی چھوٹی خوشیوں سے محروم رہ جاتے ہیں

پروبلمز سب کی زندگی میں ہوتی ہیں بس انکو حل کرنے کا طریقہ آنا چاہئے جب ہم پریشان یا اداس ہوتے ہیں تو ہمیں اپنی فیملی کے ساتھ ٹائم سپنڈ کرنا چاہئے کیونکہ کچھ پل کے لئے ہی سہی لیکن ہم اپنی پروبلمز بھول جاتے ہیں اور مائنڈ ریلیکس ہو جاتا ہے "پری کو دیکھتے سحر سوچنے لگی

آپی "" سحر کو کچھ سوچتے دیکھ پری نے اسے پکارا

پا ہوں " سحر نے پری کو دیکھا

کیا ہوا؟

کچھ نہیں دیکھاؤ بکس "" مسکرا کہ کہتی وہ اسکی کتابیں دیکھنے لگی



تم" سامنے زین کو دیکھ حیرانی کی جگہ اب غصے نے لے لی تھی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی ہاں" اس سے دور ہٹتے ایک دم اس نے زین کو
تمہیڑ جڑ دیا

وہ جو ابھی کہنے لگا تھا کہ آپ کو گرانے کے لیے کسی نے اوٹل گرایا ہے نیچھے"" اس کے ہاتھ
اٹھانے پہ لب بھیج گیا اس کے دوست جو زائشہ کو گرتا دیکھنے کے لیے کھڑے تھے زین کو تمہیڑ
کھاتے دیکھ وہاں سے ایسے غائب ہوئے جیسے گدھے کے سر سے سینگھ 😊

زین نے مٹھیا بھیجنے نظریں اٹھا کہ اسے دیکھا تو زائشہ کالی آنکھوں میں چھائی سرخی دیکھ کرا گھبرا
کہ تھوڑا پیچھے ہی

زین نے اسکو پیچھے ہوتے دیکھ اسکے ہاتھ کو موڑ کر اسکی پشت سے لگاتے اسکی بھوری آنکھوں میں اپنی کالی سرخ آنکھیں گاڑھی زائشہ نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا مگر زین نے گرفت مزید سخت کر دی

آج تک کسی نے مجھے غصے سے دیکھا تک نہیں اور تم نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا میرے ماں باپ نے کبھی بھی مجھ سے اونچی آواز میں بات نہیں کی اور تم مجھ پہ چیخ رپی ہو انٹرسٹنگ "میری جان تم مجھے جانتی نہیں ہو اس یونی میں نئی ہو نہ لیکن غلطی کی ہے تو سزا کی بھی حقدار تو ہو تم " اسکے چہرے پہ آئے بالوں کو ہٹاتے اس نے سرد مگر دھیمے لہجے میں کہا

اگر اتنے ہی نواب صاحب ہو تو گھر بیٹھوں یونی میں آنے کی ضرورت نہیں ہو اور میں نے کوئی غلطی نہیں کی جب غلطی ہی نہیں کی تو کس چیز کی سزا ہاں " زین کے میری جان کہنے اور اپنے چہرے پہ اسکے ہاتھوں کا لمس محسوس کر کے زائشہ غصے سے چہرہ پیچھے کرتی غرائی

آدھی یونی وہی جمع ہو چکی تھی وہ حیران تھے کہ زین شاہ نے اسے کچھ کہا کیوں نہیں اسکے سامنے اکڑ کر بولنے والے کو بھی وہ زندہ نہ چھوڑے تو یہ کیسا چمدکار ہو گیا

تم گر جاتی " زائشہ کو ارد گرد دیکھتے دیکھ اسکے ہاتھ کو نرمی سے چھوڑ کے پیچھے ہوا اور یونی سے نکلتا چلا گیا

میں کیوں گر جاتی میری کیا ٹانگیں ٹوٹی ہوئی ہیں "

ٹوٹی ہوئی تو نہیں ہیں مگر ٹوٹ ضرور جاتی اگر وہ نہ تمہیں سنبھالتا " زین کو جاتے دیکھ سحر جلدی سے زائشہ کے پاس آئی

کیا مطلب!؟

مطلب یہ دیکھو "سحر نے اسکو سیڑھیوں کے آگے گرا اوئل دیکھایا تو زائشہ نے تصور میں ہی خود کو سیڑھیوں سے نیچے گرتے دیکھا اور جرجری لی ہائے اللہ جی اگر میں گر جاتی نہ تو میری ہڈیاں پختی نہ ہی عزت ساروں نے ہنسنا تھا "" زائشہ روہاسنی ہو کہ بولی

تھیکنس زین لیکن تم تمھپر بھی ڈیزرو کرتے تھے "زین کا شکریہ کرتے وہ اسکی ہاتھ پکڑنے والی حرکت اور میری جان کہنے پہ دانت پیس کے بولی

سحر ساتھ کھینچتی ساتھ والے روم میں لے آئی

تم پاگل ہو گئی ہو چڑیل تم نے اسے تمھپر کیوں مارا جانتی بھی ہو وہ کون ہے؟؟؟؟

سحر نے غصے سے اسے جھڑکتے ہوئے کہا

وہ اس وقت یونی میں کھڑی اسکی آج کی گئی کارستانی پہ اسکو جھڑک رہی تھی لیکن یہاں پرواہ
کسے تھی

"تھپڑ کے ہی قابل تھا وہ شخص ہنہہ انسان ہی ہے نا کوئی جن ذات تو نہیں ہے نہ اور تم
اسکے لئے مجھے سنا رہی ہو شرم کرو کچھ"

منہ بنا کہ کہتی اسے ابھی ابھی اپنے کیے پہ زرا بھی افسوس نہ تھا

سحر کا دل کیا اپنا سر دیوار میں دے مارے جو اسے سیریس ہی نہیں لے رہی تھی

"اففف زیشش وہ کوئی عام انسان نہیں ہے شاہوں کا اک لوتا وارث ہے اور میں نے تو سنا
ہے وہ ایک نمبر کا ضدی اکڑو سر پھرا اور کسی کی نہ سننے والا ہے اسکے گھر والوں کی بھی اسکے
سامنے نہیں چلتی اس پورے علاقے میں انکی بہت عزت ہے جسے پھوہڑ عورت تم تھپڑ مار چکی

ہو 😞 اب پتا نہیں وہ کیا کرے گا تمہارے ساتھ " جو گاؤں کی لڑکیوں سے اسے سننے کو ملا
تمہا وہ سب اسکے گوش گزار کر دیا

جسے سن زائشہ اب بھی ایسے کھڑی تھی اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو 😁

"کچھ نہیں ہوتا تم ایسے ہی ڈر رہی ہو تمہوڑا بریو بنو تم زائشہ کی دوست ہو لوگ کیا سوچیں گے
زائشہ اتنی انٹیلیجنٹ، بریو اور سحر نکمی ڈرپوک نہیں بتاؤ کیا عزت رہے گی میری ہاں"

زائشہ شرارت سے آنکھ ونک 😊 کرتی باہر بھاگی

سحر اسکی طبیعت صاف کرنے کا سوچتی اسکے پیچھے لپکی



زین بچے آج اتنی جلدی گھر آگئے " زین کو دس بجے گھر آتے دیکھ گریا شاہ نے پوچھا مگر وہ سب
کو نظر انداز کرتا اپنے روم میں گھس گیا

شاہ بی بی کے نواب کا موڈ خراب ہے اللہ حویلی والوں کی خیر کرے " گریٹا شاہ بڑبڑاتی کچن کی طرف بڑھی

بھابی چھوٹے شاہ غصے میں ہے " گریٹا شاہ نے کام کر رہی مہناز بیگم کو بتایا گھر آگیا ہے کیا؟؟
جی "

اچھا میں دیکھتی ہوں " ہاتھ صاف کرتی وہ کچن سے نکل گئی
چھوٹے شاہ؟؟ مہناز بیگم کی آواز پہ اس جلدی سے دروازہ کھولا

کیا ہوا آپ کو آپ پریشان لگ رہیں ہیں؟ بیڈ پہ بیٹھتے انہوں نے نرمی سے پوچھا
کچھ نہیں ہوا ماں آپ پریشان کیوں ہوتی ہیں " انکی گود میں سر رکھتے اس نے سکون سے آنکھیں
موندتے کہا

لیکن انکو اپنی طرف دیکھتا پا کر مسکرایا تو انہوں نے بے ساختہ ماشاء اللہ کہا
بس سر میں درد ہے ""

ایسی ہی بات ہے نہ؟ ناجانے کیوں انہیں یقین نہ آیا تو اس نے سر ہلایا

اچھا آپ فریش ہو لو میں چائے اور دوا بجھواتی ہوں "اسکے سر کو چومتے وہ مسکرا کہ بولی اور روم سے نکل گئی



علینہ آج تمہارے شاہ کا موڈ بہت خراب ہونے والا ہے "میر نے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھا علینہ نے آبرو اچکا کہ اسے دیکھا اپنی یونی میں جو نیو مسس زایشہ ائی ہیں نا انہوں نے گھوما کہ ایک تھپڑ زین کے منہ پہ جڑ دیا اور زین بہت غصے میں نکلا ہے یہاں سے "میر نے بتاتے اسکی طرف دیکھا جو منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی

لکھیوں نے گھر بنا لینا ہے "شرارت سے کہتے میر نے علینہ کا منہ بند کیا بکواس نہیں کرو 😞 اچھا بھائی نے کچھ نہیں کہا اسکو؟؟؟ اس نے حیرانی سے پوچھا نہیں دھاڑنے والا شیر اب میاؤں میاؤں کرے گا "" میر نے ہنستے کہا تو علینہ کا قہقہہ چھوٹا اسکو ہنستے دیکھ میر نے سنجیدگی سے اسے دیکھا

لینہ مجھے شادی کرنی ہے "

کیوں شادی کر کہ کیا کرنا ہے؟؟

ایک کبڈی ٹیم بنانی ہے "میر نے سر پیٹتے کہا

تو ایسے ہی بنا لو اس میں سر کیوں پیٹھ رہے ہو" علیہ نے دانت دیکھاتے پوچھا

یار بچے چاہیے مجھے "میر نے چڑتے ہوئے کہا

اچھا جاؤ اڈوپٹ کر لو چلو کسی معصوم کا بھلا ہو جائے"

نہیں میں خود بچے پیدا کر سکتا ہوں مجھے اڈوپٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے "" میر نے فخر

سے سینہ چوڑا کرتے کہا

بابا بابا بابا بابا واؤ واؤ گڈ تم میں یہ ہنر بھی ہے چلو اچھا ہوا لڑکیوں کو بھی ریسٹ مل جائے گا

ویسے اپس کی بات ہے کتنے بچے پیدا کرنے کا ارادہ ہے؟؟؟ "بامشکل ہنسی روک کہ

سنجیدگی سے پوچھا

کم از کم دس بیس 😊 ار تم کیوں ہنس رہی\ _ "" بے دھیانی میں بولتے جب اسکو ہنستے دیکھا

تو اسکی بات پہ غور کیا تو اسے گھورنے لگا

بابا بابا بابا بابا علیہ پیٹ پکڑ کے ہنسنے لگی

رکو تمہیں بتاتا ہوں "" علیہ کو بھاگتے دیکھ میر اسکے پیچھے دوڑا وہ ہنستی کھلکھلاتی بھاگ رہی

تمھی 😊



چلو کل ملتے ہیں " زائشہ نے اسکے گلے لگاتے کہا تو سحر نے اسکے گرد مضبوطی سے ہاتھ باندھے
اسے اوپر کو اٹھا لیا کہ زائشہ کی چیخ نکلی
ہائیپیہی مسنی چھوڑ میں گر جاؤں گی "

اب نہیں اتارو گی چل آداب و احترام سے بول سحر پلینز مجھے نیچے اتار دیں پھر اتارو گی " سحر نے اسکو گول گول گھماتے کہا

اداب کے تم لائک نہیں اور احترام میں نے تمہیں دینا نہیں پلینز کی کچھ لگتی دیکھتی ہوں کتنا دم ہے تمہارے ان ڈولوں میں کب تک مجھے اٹھا کہ رکھتے ہیں " زائشہ نے آنکھیں گھماتے انگلی اسکے بازو پہ گھمانے لگی

ہاہاہاہاہاہاہاہا پیچھے مرو تم " سحر نے ہنستے ہوئے اسے نیچے اتار کر خفگی سے اسے دیکھا
آیا مزہ بڑی آئی زائشہ کو اٹھانے والی ہنسنہ چلو بھاگو اپنے گھر "" زائشہ ہنستے ہوئے اسے ملتی
گاڑی میں بیٹھتی گاڑی بھگالے گئی



ماما میں زائش کے گھر جا رہی ہوں تھوڑا لیٹ ہو جائے گی " شام کا وقت تھا جب سحر نے
عائہ خان سے کہا جو کچن سمیٹ رہی تھی

خیال سے جانا " انہوں نے مصروف سے انداز میں کہا تو وہ سر ہلاتی گاڑی لے کے زائش کے
گھر کے لئے روانہ ہوئی

اففففف زائش اٹھا لے کال " گاڑی چلاتے وہ بار بار زائش کو کال کرتی فون کافی الجھی ہوئی
لگی تھی

اووو نو نووووو نو " موبائل سے سر اٹھا کے سرک پہ دیکھا تو اپنی گاڑی کے بالکل پاس ٹرک کو
دیکھ وہ بوکھلائی موبائل پھینکتے اس نے جلدی سے گاڑی رائٹ سائیڈ میں کہا اور گاڑی خود ہی
رک گئی

اہہہ تھیکنس اللہ جی " زور سے دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھتے اس نے خدا کا شکریہ کیا ورنہ اسے لگا
آج اسکا آخری دن ہے اس دنیا میں خوف سے اسکے پسینے چھوٹ گئے تھے ابھی ابھی وہ کپکپا
رہی تھی

آنکھیں بند کر کے سیٹ سے ٹیک لگا کے گہرے گہرے سانس لینے

شیشے پہ کسی نے ناک کیا تو اس نے آنکھیں کھول کے باہر دیکھا جہاں وہ آدمی کچھ کہہ رہا تھا وہ اب کافی حد تک کنٹرول کر چکی تھی خود پہ

ہاتھ سے پسینہ صاف کرتی وہ کار سے نکلی ارد گرد کافی لوگ جمع ہو گئے تھے

سحر نے غور کیا تو دیکھا اسکی گاڑی نے آدھی سڑک بلاک کر رکھی تھی اور وہ جو سمجھ رہی تھی گاڑی خود بخود کی ہے لیکن گاڑی کسی اور کی گاڑی کا کبارہ کر کہ رکی تھی

اووو بی بی گاڑی چلائی نہیں آتی تو چلاتی کیوں ہو ہاں دیکھو گاڑی کا اتنا نقصان کر دیا ہے " ڈرائیور نے غصے سے ڈانٹتے کہا تو سحر شرمندہ ہوئی

سو " \ \

یہ کیا طریقہ ہوا لڑکی سے بات کرنے کا؟ " ابھی وہ کچھ کہتی کہ عقب سے آنے والی آواز پہ تھمی

پر سرائیوں نے گاڑی " \ \

بن جائے گی آپ لے جائیں یہ دونوں گاڑیاں ٹھیک کروانے " ولید نے ڈرائیور کو دونوں چابی دیتے سرد لہجے میں کہا تو سحر نے مڑ کے ولید کو دیکھا جواب اسے ہی دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا

آئیں " ہاتھ کے اشارے سے گاڑی میں بیٹھنے کا کہتے اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی

کتنا بے مروت ہے بندہ لڑکی کے لئے دروازہ ہی کھول دیتا ہے " کار میں بیٹھتی وہ بڑبڑائی
کچھ کہا؟؟ ولید نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا

ویسے دھیان کہاں تھا آپکا اتنی لاپرواہی؟؟ کیا آپکو نہیں پتہ گاڑی چلاتے وقت موبائل یوز نہیں
کرنا چاہئے خدا نخواستہ اگر آپکو کچھ ہو جاتا تو آنی کا کیا ہوتا سوچا ہے آپ نے اتنی کئیر لیس کیسے ہو
سکتی ہیں آپ؟ ضبط کرنے باوجود بھی وہ اپنے لہجے کو نرم نہ کر پایا یہ سوچنا بھی سوہان روح
تھا اگر گاڑی ٹرک سے ٹھکرا جاتی تو.....

سسکی کی آواز آئی تو سحر کو دیکھا جو آنسو بہا رہی تھی اسکو روتے دیکھ وہ بوکھلایا

بیسے بیسے سحر سوری سوری ایلچی تمہیں ڈانٹ نہیں رہا تھا میں بس سمجھا رہا تھا کہ اتنی لاپرواہی
اچھی نہیں ہوتی "" گاڑی سائیڈ میں روکتے وہ اسکی جانب ٹشو باکس بڑھاتے بولا

میں آنی کو بتاؤ گی کہ ولی نے ڈانٹا "" سوں سوں کرتے بھیگی آواز میں کہا تو ولی مسکرایا

اوکے میری ماں اب رونا تو بند کر دو ورنہ میرا یہاں کوئی چڑیل دیکھنے کا ارادہ نہیں ہے " اسکے
سامنے ہاتھ جوڑتے ولی نے شرارتاً کہا سحر نے خفگی سے اسے گھورا

آپکو چڑیل سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ خود کسی جن سے کم نہیں ہیں " سحر نے
ہنستے ہوئے کہا ولی تو اپنے بارے میں جن لفظ سن کے ہی صدمے میں تھا

ابھی گھر چلیں صدمہ تھوڑا ڈیلے کر لیں مجھے زائش سے ملنا ہے جلدی آپ گھر جا کہ صدمے
میں چلے جانا اوکے اب چلو "" اسکو صدمے میں دیکھ سحر نے قہقہہ لگاتے کہا تو وہ ولی نے اسے
گھور کے کار سٹارٹ کی



اسلام و علیکم " زائشہ جیسے ہی گھر پہنچی سامنے کسی فیملی کو دیکھ سلام کرتی اوپر روم میں بھاگی
جلدی سے فریش ہو کہ نیچے آئی اور کچن میں ماں کہ پاس گئی
اما یہ کون ہیں اور ہمارے گھر کیوں آئے ہیں ؟؟ زائشہ نے دل میں مچلتا سوال پوچھا
مہمان ہیں اور مہمان گھر کیوں آتا ہے ؟؟ انہوں نے اُلٹا اسی سے سوال کیا
سیدھا سیدھا جواب بھی بندہ دے سکتا ہے نہ؟؟؟؟

تمہیں سیدھا جواب سمجھ آتا ہے کیا ؟ انہوں نے اسی کہ انداز میں پوچھا
سہی سے بتائیں نہ اما " وہ چڑی

تمہیں دیکھنے آئے ہیں " مسسز شاہ نے مسکرا کہ اسے بتایا
کیوں میں کوئی آرٹیفیشل پیس ہوں ؟ اس نے نا سمجھی سے کہا یہ شاید سمجھنا نہیں چاہتی تھی
زائشہ تمہارا ہاتھ مانگنے آئے ہیں " مسسز مرزا نے اسے سمجھانا چاہا

کیوں بھی انکے ہاتھ کہاں گئے جو میرا ہاتھ مانگنے آگئے؟؟ میرے تو ہیں ہی صرف دو ہاتھ یہ بھی انکو دے دیئے تو سب مجھے سُندی کہیں گت "زائشہ نے رونے کی ایکٹنگ کرتے معصوم سی شکل بنائی

دوسروں کے بھی دو ہی ہاتھ ہوتے ہیں زائشہ"

پھر بھی میں ہرگز ہرگز اپنا ہاتھ نہیں دوں گی انکو کہو ہاسپٹل سے جا کہ لے وہاں مفت دے دینگے""

مسسز مرزا نے گھور کے اسکو دیکھا اور بیلن والا ہاتھ اسکی جانب بڑھایا جسے دیکھ زائشہ تیر کی تیزی سے کچن کے دروازے پہ پہنچی

ہاہا ہا ماما آپ تو دل پہ ہی لے گئی میں تو مزاق کر رہی تھی 😊😊 "ان کے خطرناک ارادے دیکھ وہ وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی



زین نہیں آیا ابھی تک دو تو بج گئے "؟ شاہ بی بی نے رات کا کھانا میز پہ لگاتی ملازمہ سے پوچھا شاہ بی بی جی وہ تو صبح ہی آگئے تھے انکے سر میں درد تھا ابھی وہ آرام کر رہیں ہیں" ملازمہ نے رُو طوطے کی طرح سب بتا دیا

نہ رہنے دے آرام کر لے بچہ پڑھ پڑھ کہ ہو جاتا ہے ایسا "شاہ بی بی نے بچہ ہی بنا لیا
تھا اسے

پڑھ پڑھ کہ نہیں آج یونی میں تھپڑ لگنے کی وجہ سے ہوگا سر درد "علینہ نے اصل وجہ بتائی تو
سب نے حیرانی سے اسے دیکھا تو علینہ نے شروع سے لے ساری بات بتائی
زین شاہ اور تھپڑ ناممکن "گریا شاہ ابھی بھی یقین نہیں کر پا رہی تھی
ہاشم کل ہی ہم زین کی یونی چلے گئے ہمارے پوتے پہ ہاتھ اٹھانے کی ہمت کیسے ہوئی اس
لڑکی کی "شاہ بی بی جلال میں آئی

جی آپ غصہ نہ ہو ہم کل ہی چلیں گے "ہاشم شاہ نے سنجیدگی سے کہا
بس بات کا زین کو پتہ نہیں چلنا چاہیے "شاہ بی بی نے کہا تو سب نے سمجھ کہ سر ہلایا
کچھ تو بات ضرور ہے اس لڑکی میں جو زین نے اسے کچھ نہیں کہا "مہناز بیگم پرسوچ

انداز میں مسکرائی



بھائی صاحب کیا سوچا آپ نے پلیز منع مت کر لے گا "لڑکے کی ماں نے پوچھا

میں آپکی بہت عزت کرتا ہوں میری بیٹھی ابھی نا سمجھ ہے ان رشتوں کو نہیں سمجھ پائے گی"

مرزا صاحب نے ہلکی سی مسکراہٹ سے منع کیا

لیکن بھائی صاحب ____

بھائی یہ ورنہ کھا کہ دیکھے میری ماما بہت اچھا بناتی ہیں "معصومیت سے لڑکے کو "بھائی"

کہتی وہ اسکی ماں کا منہ بند کروا گئی

مرزا صاحب نے مسکرا کہ اپنی آفت کو دیکھا جو معصومیت کے ریکارڈ توڑ رہی تھی

زائشہ!!! مسسر مرزا نے وارننگ دینے والے انداز میں پگارا

جی ماما بس میں تو ایڈوائز دے رہی تھی "دانت دیکھاتی وہ وہاں سے کھسک گئی لیکن جاتے

وقت مسسر مرزا کو آنکھ مارنا نہ بھولی 😊😊😊

مسسر مرزا نے مرزا صاحب کو دیکھا تو انہوں نے مسکراہٹ دبائی 😊

چلیں ہم چلتے ہیں "لڑکے کی ماں نے پھسکی ہنسی ہنستے کہا

ارے کھانا تو کھا کہ جائیں"

ارے نہیں بہن پھر کبھی سہی "کہتے وہ وہاں سے دوڑنے کے انداز میں نکلے مبادا دوبارہ روک

ہی نہ لیں 😂😂😂😂😂





اسلام و علیکم کیسے ہیں آنی اور انکل؟؟؟ لاؤنج میں انٹر ہوتے سحر نے مسٹر اینڈ مسسز مرزا سے
پوچھا تو مسسز مرزا نے وا علیکم اسلام کہتے اسے گلے لگایا مرزا صاحب نے پیار سے اسکے سر پہ
بوسا دیا

کیسی ہے میری بیٹی؟ مرزا صاحب نے مسکرا کہ پوچھا

آپکی یہ بیٹی ابھی تھوڑی دیر پہلے موت کو چند سکینڈ کی دوری پہ محسوس کر کہ آئی ہیں؟؟ سحر
نے منہ کھولا ہی تھا کہ اسکے پیچھے اندر آتے ولید نے اسکا بانڈھا پھوڑا سحر نے مڑ کر اسے گھوری
سے نوازہ تو ولی نے سینے پہ ہاتھ رکھتے زرا جھک کہ قبول

ہائے اللہ ایسا کیوں کہہ رہا ہے ولی "مسسز مرزا نے دل پہ ہاتھ رکھتے پوچھا تو ولی نے سحر کی
آنکھوں سے کی گئی التجا کو نظر انداز کرتے اے لڑکی سب بتا دیا

جسے سن مسسز مرزا نے سحر کو خفگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے دیکھا

سوری آئی نیکسٹ ٹائم نہیں ہوگا آپ ناراض تو مت ہو نہ " سحر نے انکا ہاتھ پکڑ کر شرمندگی سے سر جھکاتے کہا تو مسسز مرزا نے اسے اپنے ساتھ لگایا

بچے ہمارا کل اثاثہ ہی آپ لوگ ہو آپکو کچھ ہوا تو ہم مر جائیں گے زندگی میں بہت کچھ کھویا ہے اور کچھ اور کھونے کی سکت نہیں ہے مجھ میں " مسسز مرزا نے روتے ہوئے کہا تو سحر نے انکے آنسو صاف کیے

اچھا سوری روئیں تو مت نہ "

واہمہ سارو میری جان آئی اور یہاں کیا ایبوشنل سین چل رہا ہے؟؟ زائشہ نے سحر کو ملتے مسسز مرزا کی آنکھیں نم دیکھ کہ پوچھا

کچھ نہیں تمہیں ہی یاد کر رہی تھی اسی لیے تم سے ملنے آگئی " سحر نے مسکرا کر کہا

اوووو میلا شونا میکو مشش کل لہا تھا " زائشہ نے پیار سے اس کے گال کھینچتے کہا اس کے لب و لہجہ
سن سب مسکرائے بغیر نہ رہ سکے

آجاؤ بات سنو تم میری " زائشہ اس کو لیے اپنے روم میں آئی



اب کیا کرنا ہے اس کے ساتھ "؟" رات کا وقت تھا زین اور میر ڈیرے پہ بیٹھے تھے تبھی آج کا
واقع سوچتے میر نے پوچھا

زین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

ارے وہی زالشہ _____

تمیز سے نام لے "ابھی میر کچھ غلط بولتا کہ زین نے وارن کیا

تو زین نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا

جو میں سمجھ رہا ہوں کیا وہ سہی ہے؟ "

وہ نئی آئی ہے اور مجھے نہیں جانتی اسی لیے اسے معاف کر دیا " زین نے وجہ بتائی مگر اسکی
بات کی نفی نہیں کی

ویرے مجھے دال جلنے کی بو آپ رہی ہے " زین نے معنی خیز لہجے میں کہا تو زین نے گھورا

اپنے ناک کو سنبھال لے ورنہ دوبارہ کچھ سونگھنے کے لیے سلامت نہیں رہے گی " زین اسکو
کالی آنکھوں سے گھورتے کہا تو اس نے دانت دیکھائے 😄 😄 😄

مجھے نہ ایک گانا یاد آ رہا ہے سننا زرا"

"بھوری آنکھیں جو تیری دیکھی"

"شرابی یہ دل ہو گیا سنبھالو مجھ کو

اوو میرے یاروں سنبھلنا مشکل ہو گیا ااااا"

گانا گاتا وہ وہاں سے رفو چکر ہوا کیونکہ وہ زین کو اٹھتے دیکھ چکا تھا

بھوری آنکھیں "سوچتے اس نے مسکرا کہ سر جھٹکا



بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے "" میر نے رضا صاحب کے کمرے میں انٹر ہوتے کہا

ہاں آؤ بیٹھو "چشمہ اُتار کے رکھتے وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگے جیسے سب چہرے سے
ہی پتہ کر لیں گے

کک کیا دیکھ رہیں ہیں بابا؟ انکو اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ گرہڑا گیا

کچھ نہیں تم کہو کیا کہنا چاہ رہے ہو؟ وہ مسکرائے شاید انہیں اندازہ تھا وہ کیا کہنا چاہتا ہے

وہ بابا آپ زین کے گھر جائیں نہ ""

بچے جاتا تو ہوں میرا کونسا 36 کا اکڑا ہے انکے ساتھ ""؟" رضا صاحب نے عام لہجے میں کہا

اب انہیں یقین ہو گیا تھا

نہیں میرا مطلب ہے کہ "

کیا مطلب ہے؟

وہ وہ پتہ نہیں "" میر نے کنفیوز ہوتے سر کھجایا رضا صاحب نے جاندار قہقہہ لگایا

بابا آپ جانتے ہو نہ یارrrr "  شرما کہہتا وہ سر جھکا گیا

بابا ہا بر خودار مجھے پہلے ہی اندازہ تھا کہ تم علیینہ بیٹی کو پسند کرتے ہو " اسکا کندھا تھپتپاتے وہ

اسکے شرمانے پہ ہنسے

تم شرماتے ہی رہو گے تو میرا تمہاری شادی کرانے کا فائدہ؟؟؟

نہیں بابا شادی کے ایک سال بعد ہی آپکو ایک بچہ دے دینگے آپ کو اور کیا چاہئے " وہ شرارت سے آنکھ دبا کہ بولا تو وہ ہنسے

بابا بابا بابا بابا

پھر کب جا رہیں ہیں انکے گھر؟؟ میر نے بے تابی سے پوچھا

کل چلتے ہیں"

تھیکنس بابا آئی لوگ یو سوووو مچ "" رضا صاحب کے گلے لگتے وہ شدت سے انکا گال چوم لیا

چل ہٹ بدمعاش " رضا صاحب نے اسے دور کیا

بابا جان پریکٹس کر رہا تھا "انکو دانت دیکھاتے وہ جلدی سے باہر نکلا اب خوشی کی خبر علیینہ کو
بھی تو دینی تھی نہ



اففف کیا کرو اب "وہ یہاں وہاں ٹہلتی کافی بے چین تھی جب سے اسے اپنی غلطی کا
احساس ہوا تھا تب سے اسکی بے چینی سوانیزے پر تھی وہ ایسی ہی تھی اپنی غلطیوں پہ
شرمندہ ہونے والی یہ بات الگ تھی کہ شرمندہ بھی وہ کبھی کبھی ہوتی تھی 😄 😄

تم کیا گھور رہی ہو کچھ منہ سے پھوٹ پڑو اب "سحر کو اپنی طرف معنی خیر نظروں سے دیکھتے پا
کر وہ زچ ہوئی

سمیل ہے سوری کرلو"

کیا وہ معاف کرے گا مجھے؟ میں نے بھی تو سب کے سامنے ہیروئن کی طرح اسے تمپڑ جڑ دیا
بس اب وہ ہیرو کی طرح میرا جینا نہ حرام کرے بلکہ ولن کی طرح میری سوری ایکسپٹ لر
لے "" وہ ناول کی بہت ابھی بھی ناول کے ہیرو ہیروئن کو سوچتی بولی

لیکن اگر اس نے معاف نہ کیا تووو؟؟ سحر نے پوچھا تو زائشہ نے آنکھیں گھمائی

ہنہ نہ کرے تو نہ کرے میں مانتے نہیں کرونگی اسکی لیکن اس دل کا کیا کرو جو ابھی بھی
مجھے لان تان کر رہا ہے 😞 "" بیچاگی سے بولتی وہ کچھ سوچ کہ مسکرائی 😊😊

کیا سوچ کے مسکرایا جا رہا ہے؟؟ سحر نے اپنے کندھے کو اسکے کندھے سے مارتے شرارت
سے پوچھا

بکواس نہیں کرو یار "" زائشہ نے بولتے منہ پھیرا

اچھا سوری نہیں کرتی بولو کیا سوچ رہی ہو؟؟ سحر نے سنجیدہ ہوتے پوچھا

بس اتنا کہ اسکے تو اچھے بھی معاف کرینگے مجھے 😊😊 "" چھٹکی بجا کہ کہتی وہ دھڑام
سے بیڈ پہ گرمی تو سحر نے قہقہہ لگایا

اچھا میں چلتی ہو " سحر نے ٹائم دیکھا تو اٹھ کھڑی ہوئی

آج رک جاؤ نہ "

پھر کبھی زائش آج نہیں سوری " سحر نے کہا تو زائشہ سمجھتی سر ہلا گئی

اپنا خیال رکھنا اوکے آرام سے جانا " زائشہ نے اسے گلے لگتے کہا

جی اماں جی آپکا آرڈر اور لوہے کا گاڈر " سحر نے ہاتھ جوڑتے احترام کہا تو زائشہ کھلکھلائی



زائش اٹھ جاؤ ورنہ اب تمھپر کھاؤ گی "پچھلے پندرہ منٹ سے اٹھا رہی مگر زائشہ ٹس سے مس نہ ہوئی مسسز مرزا نے تنگ آ کر کہا مگر یہاں پرواہ کسے تھی تم نے یونی جانا ہے پھر مت کہنا بتایا نہیں " وہ کہتی کمرے سے نکلی پیچھے زائشہ جو سونے کا نائک کر رہی تھی جھٹ سے اٹھ بیٹھی ٹائم دیکھا تو 7:30 ہو رہے تھے الماری سے ڈریس لیتی وہ واشروم میں گھسی

اوہووو ماما لیٹ ہو گیا یہی آپ جلدی اٹھا دیتی " فریش ہو کہ نیچے آتے زائشہ نے انکو تنگ کرنے کے لئے کہا تو مسسز مرزا نے اسے غصے سے دیکھا کب سے ہی اٹھا رہی تھی لیکن تم تو جیسے مردوں سے شرط لگا کہ سوتی ہو میں بتا رہی ہو جو کل سے تم ٹائم پہ نہ اٹھی تو پوکٹ منی بھی نہیں ملنی کھانا بھی خود گرم کر کے کھانا اور باہر جانا بھی بند " مسسز مرزا نے سنجیگی سے کہا تو زائشہ نے مظلوم سی شکل بنا کہ انہیں دیکھا جیسے انہوں نے بہت بڑا ظلم کر دیا ہو

اما ایسا تو مت کہیں ہائے میں مر جاؤ گی اتنا بڑا ظلم نہ کریں مجھ پہ خان بیگم نہ کریں میرے
چھوٹے چھوٹے بچے ہیں میں انہیں کیسے کہاں سے لاکھ کھلاؤں گی کھانا؟ آپکو ترس نہیں آئے
گا زرا بھی؟ ڈرامائی انداز میں انکا ہاتھ پکڑے کہا تو مسسز مرزا نے مسکراہٹ روکنے کے لئے رخ
پھیرا

زیادہ ڈرامے نہ کرو اور میں نے جو کہا ہے اسے دھمکی مت سمجھنا؟ زائشہ نے انکو ہنستے دیکھ اپنی
ایکٹنگ کو خیال میں ہی بیسٹ ایکٹنگ کا ایوارڈ دے دیا تھا مگر انکی اگلی بات سن اس نے اپنی
ایکٹنگ پہ لعنت بھیجتے انہیں دیکھا جو کافی سیریس لگ رہی تھی
بابا اور بھائی کہاں ہیں؟

انکو جلدی جانا تھا سو وہ چلے گئے تم بھی جلدی کرو"

جی میرا ہو گیا "وہ جوس کا گلاس ٹیبل پہ رکھتی جانے لگی

زائشہ نماز پڑھا کرو بچے مجھے پتہ ہے تمہیں میرا ڈانٹنا برا لگتا ہے مگر ایک دن تم میری باتوں کو یاد
کرو گی زندگی اسان ہے تو خدا کا شکر کرو لیکن تم تو بھول ہی گئی ہو تمہیں یاد بھی آخری بار کب
تم نے نماز آدا کی تھی میری ایک بات یاد رکھنا زائش صرف مشکل میں ہی نہیں خوشی میں بھی
خدا کا شکر کرنا چاہئے جو سکون دنیا میں نہیں ملتا وہ خدا کو یاد کر کہ ملتا ہے وہ ہی ایک پاک

زات ہے جو ہمارے راز رکھتی ہے یہاں موجود ہر شخص چاہے وہ تمہارے اپنے ہو یا کوئی دوست کبھی نہ کبھی کہیں نہ کہیں ہمیں دکھ درد اور دوکھا دے جاتے ہیں صرف اللہ تعالیٰ ہی ہمیں سنبھال سکتے ہیں وہ ہی ہماری مشکلوں کو حل کرتے ہیں وہی ہمارے اعتبار کو قائم رکھتے ہیں

میرے بچے آج ہم ہیں تمہیں سمجھانے کے لئے کیا پتہ کل نہ ہوں تو کون سمجھائے گا" انکی ساری بات غور سے سنتے آخری بات پہ تڑپ کے انکو دیکھا بھوری آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے تھے

ٹاما ایسے تو مت کہیں اللہ آپکو میری عمر بھی لگا دے مجھے ہمیشہ اپنے ٹاما بابا کے پاس رہنا ہے آپ آپ یہی چاہتیں ہیں نہ کہ میں خدا کو یاد کیا کرو انکی عبادت کرو پکا کروں گی لیکن آپ پرومش کرو مجھے پھر کبھی بھی آپ اس طرح کی بات نہیں کریں گی " زائشہ نے روتے ہوئے کہا انکی بات سن کہ اسے لگا جیسے کسی نے اسکی سانسیں روک دی ہو میری جھلی بیٹی " اسکے آنسو پوچھتے مسسز مرزا نم آنکھوں سے مسکرا دی چلو اب جاؤ پہلے ہی بہت لیٹ ہو گئی ہو"

آپ اپنا خیال رکھنا " مسسز مرزا کو گلے لگاتے وہ باہر کو بھاگی



سحر کیا سوچ رہی ہیں چلے آجائیں " سحر جو ولید کے بارے میں سوچ رہی تھی عائہ خان کی آواز
پہ چونکی

جی جی آرہی ہو " جلدی سے کہتی قہ نیچے کو بھاگی جہاں عائہ خان گاڑی میں اسکا ہی انتظار کر
رہی تھی

خیریت اتنی دیر سے بلا رہی تھی؟

سوری ماں لبس کام تھا تھوڑا " سحر نے گاڑی میں بیٹھتے کہا تو انہوں نے گاڑی سٹارٹ کی


ابو سرکار آج سورج کہاں سے نکلا ہے " زین کو ٹائم پہ آتے دیکھ میر نے شرارتاً کہا

کیوں تم اندھے ہو کیا " زین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو میر نے منہ بگاڑ

حد ہے بندہ کوئی مزاک ہی کر لیتا ہے تم ہر وقت کیوں سرے ہوئے رہتے ہو ہاں اب تو

سرکار نے سرکاری بھی ڈھونڈ لی ہے پھر تو سڑی ہوئی شکل نہ بنایا کرو " " " " میر نے آنکھ ونک

کرتے کہا تو زین نے بے ساختہ ہی قہقہہ لگایا وہاں موجود لڑکیاں کیا لڑکے بھی اسے دیکھنے لگے

جو ہنستا کافی کم تھا مگر جب ہنستا تھا تو دیکھنے والے کو اپنے سحر میں جکڑ لیتا تھا

سب کو اپنی طرف دیکھتا دیکھ وہ سنجیدہ ہوتے کلاس کی طرف بڑھا

اوو ظالم مجھے بھی لیتے جاؤ بھلائی کا زمانہ ہی نہیں ہیں ایک میں نے اسکو ہنسایا اور یہ تھینکیو
کہنے کی بجائے مجھے ہی چھوڑ کے بھاگ رہا ہے "" میر نے اسکے پیچھے جاتے جل کہ کہا



زائشہ یونی پمچتے ہی سیدھا کلاس میں گئی اس نے نظر گھما کہ دیکھا زین نے وائٹ شرٹ بلو
پیٹ کورٹ پہنے وہ بہت وجیہ لگ رہا تھا پہلے کے برعکس وہ آج ٹائم پہ یونی آیا تھا
زین کی نظر جیسے ہی کلاس میں انٹر ہوتی زائشہ پہ پڑی جو کافی لیٹ تھی اس نے غور کیا تو
اسکی آنکھیں سرخ ہو رہیں تھی رونے سے چھوٹا ساناک ایسے لال ہو رہا تھا جیسے جوکر کا ہوتا ہے



اس نے لیکچر سٹارٹ کیا۔ وہ جلدی ہی فری ہو چکے تھے زائشہ نے چئیر پہ بیٹھتے اسکی بیک سے
سرٹکایا اور مسسز مرزا کی باتوں کو سوچنے لگی

کلاس میں سب نے ہی اسکی آواز میں لڑکھڑاہٹ اود اسکی بے دھیانی نوٹ کی تھی اور زین اسکا
بس نہیں چل رہا تھا وہ جا کہ اسی سے اسکے پریشانی کی وجہ پوچھ لیتا لیکن خود پہ کابو کیے بیٹھا

رہا

زائشہ کو کب سے خود پہ کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہو رہی تھی اس نے سرخ آنکھیں کھولی تو زین کو اپنی طرف دیکھتا پایا اچانک ہی اسے یاد آیا اس نے تو سوری کرنی تھی اس نے ارد گرد نظریں گھمائی تو سب ہی اپنی اپنی بکس پہ جھکے ہوئے تھے وہ اٹھی اور اسکی طرف بڑھی اسکو اپنی طرف آتے دیکھ زین مسکرایا وہی میر نے اسے کندھا مارا اسے گھوری سے نوازتے وہ زائشہ کی طرف متوجہ ہوا جو ناجانے کیا کہہ رہی تھی

کل جو بھی ہوا وہ میں نے جان کر نہیں کیا تھا غصے میں ہو گیا سو آیم سوری "زائشہ کا لہجہ ایسا تھا جیسے سوری بول کہ اسنے زین پہ بہت بڑا احسان کر دیا ہو زین نے مسکرا کہ اسکی آنکھوں میں دیکھا

آنکھیں اندر کر لو ورنہ نکل کہ گر جائیں گی؟ 😞 😞 اسکے بنا پلک چھپکائے مسلسل خود کو دیکھنے پہ وہ چڑی

آنکھیں نیچے کرو گے یا "پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہتے اسکی آواز زرا اونچی ہوئی پوری کلاس کام چھوڑے مزے سے انہیں دیکھنے لگی جیسے یہاں کوئی شو چل رہا ہو آہستہ بولو لڑکی نازک سے کان ہیں میرے "اپنے کان پہ کو سہلاتے ہوئے کہا لیکن اسکی نظریں ابھی ابھی زائشہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھی جو اسے غصے سے گھور رہی تھی

آنکھیں نیچے کرو زین "پوری کلاس کو اپنی جانب دیکھتے پا کر وہ غصے سے سرخ ہوتی دھاڑی
مگر وہ ازلی ڈھیٹ بنا اسکو دیکھتا رہا
آنکھیں نیچے کرو ورنہ "

ورنہ؟؟

ورنہ ایک ٹیچر کی بات نہ ماننے پہ میں تھپڑ بھی لگا سکتی ہوں " زائشہ نے خود پہ ضبط کرتے
تھوڑے دھیمے مگر تیز لہجے میں کہا

مارو " زین نے کہا تو سب نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا وہ کیوں اس لڑکی کا غصہ
برداشت کر رہا تھا وہی زائشہ کا میٹر گھوما

تڑا خنخ " زائشہ نے گھوما کہ ایک زناٹے دار تھپڑ اسکی گال پہ دے مارا

باہر کھڑے لوگوں میں کچھ کا ہاتھ منہ اور کچھ کا دل پہ گیا

مزہ نہیں آیا کھاتی واتی نہیں ہو کیا اتنا ہلکہ ہاتھ مجھ جیسے انسان کا کیا بگاڑ لے گا ہاں " زین
نے ہلکی سی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے پوچھا

بکواس بند کرو تم جیسا پتھر کا بنا انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا " غصے سے اسکا نازک سا بدن کانپ رہا تھا زائشہ کا دل کیا اسکو جان سے ہی مار دے مگر ہائے رے قسمت اس پہ بھی پابندی وہ سکون سے کھڑا ابھی ابھی اسے ہی دیکھ رہا تھا دیکھ رہا تھا

افففف اللہ جی میرا ہاتھ لگتا ہے آپ نے اس میں کسی جانور کی روح ڈالی ہے جتنا مار لو اسکا کوئی اثر ہی نہیں پڑتا اس پہ " زائشہ آسمان کی طرف دیکھ کہ بڑبڑائی

زین اسکی بڑبڑاہٹ سن کے محفوظ ہوا

دروازہ کھول کے بولتی سامنے لوگوں کو بیٹھا دیکھ کر آسکی زبان کو بریک لگی اس نے زبان دانتوں
تالے دبا کر انکے ساتھ بیٹھی اپنی آنی کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہیں تھی

سوری میں بعد میں آتی ہوں" معذرت کرتی وہ جانے کو پلٹی

رُکو لڑکی ادھر آؤ" ایک خاتون نے اسے سخت لہجے میں بلایا

جی آنٹی؟؟ عائدہ خان کو دیکھتی وہ اس خاتون کے پاس آئی

مس زائشہ یہ زین شاہ کی فیملی ہے"

کیا اس پتھر جیسے انسان نے اپنے گھر شکست لگائی میری؟ اففف اب کیا کرے گی تو زائشہ؟
اس نے دل ہی دل میں بولتے شاہ بی بی کی طرف دیکھا جن کے تیوروں سے لگ رہا تھا اپنی
آنکھوں سے ہی جان نکال لیں گی

All is well زائشہ تم نے کچھ غلط نہیں کیا "be brave خود کو تسلی دیتے وہ ساتھ
پڑھی کرسی پہ ٹک گئی

اسلام و علیکم کیسے ہیں آپ سب؟ پوچھنے کا انداز ایسا معصوم تھا کہ ایک بار تو شاہ بی بی بھی
شک میں پڑ گئی کہ یہ وہی لڑکی ہے جس ابھی انکے سامنے انکے لخت جگر کو تھپڑ مارا تھا
واعلیکم اسلام ہم سب ٹھیک ہیں بچے آپ کیسے ہو "مہناز بیگم نے نرم سے لہجے میں کہا تو
زائشہ کی سانس میں سانس آئی

شکر ہے کوئی تو نرم دل والا بھی ہے "میں ٹھیک آنٹی" دل میں کہتے اس نے مسکرا کہ کہا
میرے پوتے کو مار کر بی بی تم تو ٹھیک ہی ہوگی نہ "شاہ بی بی نے طنزاً کہا زائشہ نے مسکرا
کر اگنور کر دیا

زرا ڈ نہیں لگا شاہوں کے چشم و چراغ کو تمانچہ مارتے ہوئے مجھے لگا ابھی تک تو تم ڈر کے
بھاگ گئی ہوگی " وہ ایک بار پھر طنز کے تیر چلائے عائہ خام نے آنکھوں سے زائشہ سے التجا کی
کہ پلیز کچھ مت کہنا مگر اب چپ رہنا زائشہ کی نظر میں بے وقوفی تھی

معذرت آنٹی لیکن میں نے آپکے پوتے کو جان سے نہیں مارا جو مجھے ڈرنا چاہیے ویسے بھی اگر وہ
شاہوں کا چشم و چراغ ہے تو میں بھی خان فیملی کی اک لوتی بیٹی ہوں اور جب کوئی غلطی ہی
نہیں کی تو ڈر کیسا " زائشہ نے تحمل سے مسکرا کہ جواب دیا

ٹیچر کا کام ہے اپنے سٹوڈنٹس کو اچھائی کی طرف لانا اگر اس میں تھوڑی سختی دیکھائی جائے تو
اس میں بھی سٹوڈنٹس کا ہی فائدہ ہے اگر ہم انہیں نہیں روکے گے تو وہ مزید بگڑیں گے اور
بعد میں ماں باپ ہم ٹیچرز کو برا بھلا کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ نہیں سکھایا حالانکہ جب کوئی ٹیچر
زرا سختی برتے تو آپ لوگ ہی آجاتے ہیں کہ ہمارے بچے کو غصہ مت کیا کریں وہ یہ نہیں
دیکھتے کہ انکے بچے کی کیا غلطی تھی بس بچے کو روتے دیکھ وہ چل پڑتے ہیں شکایت کرنے
زندگی بھر کے رونے سے بہتر ہے اب ہی تھوڑا رو لے تاکہ بڑے ہو کہ انہیں رونا نہ پڑے "

زائشہ نے سمجھانے والے انداز میں کہا مہناز بیگم اور عائہ خام کافی متاثر ہوئی تھی
ہاشم شاہ نے سراہتی نظروں سے اسے دیکھا

زائشہ نے شاہ بی بی کی طرف دیکھا جن کے تاثرات بتا رہے تھے کہ بات انکے پلے پڑ گئی ہے
چلو شکر ہے اتنے بڑے لیکچر کا کچھ تو فائدہ ہوا " ڈک میں سوچتی وہ مسکرائی

دیکھ ماسٹر نی باقی سب تو ٹھیک ہے یہ بتا تو نے یہ سب کہاں سے سیکھا؟؟ شاہ بی بی بات
بدلی

سچ بتاؤ تو مجھے نہیں پتہ میں نے کیا کہا بس جو دل سے نکلا میں نے بول دیا " زائشہ نے کہا تو
ہاشم شاہ نے بامشکل خود کو قہقہہ لگانے سے روکا شاہ بی بی بھی مسکرائی

انہیں یہ جھلی سی لڑکی پسند آئی تھی مگر وہ کچھ اور بھی کرنے کا سوچ رہی تھی

بابا جان زین کو لگا یہاں جنگِ عظیم ہو رہی ہوگی مگر سب کو مسکراتے دیکھ اس نے زائشہ کو
دیکھا جس نے اسکے دیکھتے ہی منہ بگاڑا تو وہ کھل کہ مسکرایا زین کو میر نے اسکی فیملی کی آمد کا

بتایا تو وہ پرنسپل کے روم کی طرف دوڑا دوڑا آیا تھا وہ تو سوچ رہا تھا شاہ بی بی نے زائشہ کی خوب

کلاس لی ہوگی مگر یہاں تو وہ ایسے ہنس ہنس کے باتیں کر رہے تھے جیسے سالوں سے ایک

دوسرے کو جانتے ہوں

آپ لوگ کریں انجوائے میری کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے اللہ حافظ " زائشہ کہ کے وہاں سے بھاگنے

والے انداز میں گئی کہ پیچھے سب نے قہقہہ لگایا



واہ واہ جناب ویسے اتنا دماغ کہا سے لے اتی ہو تم ہاں؟ سحر نے زائشہ کے راستے میں آتے کہا
تو زائشہ ہنسی

میرے پاس ایک راز ہے میں ہر موقع دیکھ کہ اپنی چیزیں یوز کرتی ہوں"
آج تیری سپیچ سن کہ مجھے بھی بچے یاد آ رہیں ہیں " سحر نے گہری سانس بھرتے کہا تو زائشہ
نے حیرانی سے اسے دیکھا
کس کے بچے؟؟؟

میرے اور میرے بچوں کے ابا کہ " سحر نے شرماتے ہوئے کہا اگر اسکے تاثرات دیکھ لیتی تو
اس طرح نہ کہتی

کمینی تم نے شادی کر لی اور تو اور بچے بھی پیدا کر لیے اور تم نے مجھے نہیں بتایا ڈوب مرو تمہیں
زرا شرم نہ آئی کم از کم بتا ہی دیتی میں نے کون سا تم سے مٹھائی مانگ لی تھی ویسے اگر
مانگتی بھی تو تم نے کونسا مجھے کھلا دینی تھی ایک نمبر کی کنجوس جو ٹھہری دفع بات نہ کرو ""
زائشہ نے اسکے کندھے میں ملے مارتے کہا تو سحر ایک دم سے پڑنے والی افتاد پہ بھونچکا کہ رہ
گئی

اوو بی بی میری بھی سن لو اپنی ہی ہانکتی جا رہی ہو میں اپنے فیوچر کے بچوں کی بات کر رہی
تھی اور مجھے خیالوں میں ہی اپنے سیاں جی نہیں ملے اور تم حقیقت کی بات کر رہی ہو""
خفگی اسے گھورتے بازو سہلایا تو زائشہ نے زبان دانتوں تلے دبائی
اوہ اچھا مجھے لگا کہ۔\

ہاں تمہیں لگا کہ سحر نے شادی کر لی اور تمہیں خالہ بھی بنا دیا تو سن لو بی بی ابھی تمہارے بیج
ہی نہیں مل رہیں مجھے، پتہ نہیں کہاں کہاں ڈھونڈ رہا ہوگا مجھے " سحر نے افسوس کن لہجے میں
کہا زائشہ ہنسی

بابا بابا ویسے ماننا پڑے گا ایکٹنگ اچھی کرتی ہو " وہ ہنستے ہوئے بولی تو سحر نے اسے گھورا پھر
خود بھی ہنسنے لگی

وہ ہنس رہی تھی یہ جانے بغیر کہ وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا نا جانے کیا ہونے والا تھا انکی
زندگی میں



خیریت بھابھی شاہ بی بی جب سے یونی سے آئی ہیں کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی ہیں اس لڑکی
نے کچھ کیا کیا "" یونی سے آنے کے بعد سے ہی گریڈ شاہ نے شاہ بی بی کو کسی سوچ میں
ڈوبا دیکھ کر مہناز بیگم سے پوچھا تو شاہین شاہ بھی انہیں دیکھنے لگی

ارے نہیں آیا وہ کسی اور بات سے ہوگی پریشان ہونگی وہ بچی تو بہت اچھی تھی"

کیا مطلب "شاہین شاہ نے ابجھتے ہوئے پوچھا تو مہناز بیگم نے انہیں زائشہ کی پیار محبت سے سمجھائی گئی باتیں بتائی

شکر شاہ بی بی بچی کو سمجھ گئی "شاہین شاہ نے مسکرا کہ کہا تو وہ دونوں بھی مسکرائی

چلیں آج اسی خوشی میں آج میں بناؤں گی لہج

لیکن آیا آپ کیوں محنت کریں گی میں۔\

آپ روز ہی کرتی ہو نہ آج میں کر لیتی ہوں "اگر شاہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا گئی

اور دونوں کچن کی طرف بڑھی



بیگم "مرزا صاحب نے گھر میں آٹر ہوتے اونچا بلایا

جی جی آگئے آپ کھانا لگاؤں "؟" مسسز مرزا نے ان سے بیگ لیتے کہا

نہیں آج باہر چلتے ہیں کچھ وقت گزارنا ہے سب کے ساتھ راستے سے زائشہ اور ولید کو بھی

لے لیں گے "مرزا صاحب نے انکے ہاتھ پکڑتے کہا تو مسسز مرزا نے اثبات میں سر ہلایا

چلیں میں تیار ہو کر آتی ہوں ""

نہیں زیادہ ٹائم نہیں ہے آپ ایسے ہی چلے آجائیں "مرزا صاحب نے جلدی سے کہا اور مسسز مرزا نے حجاب اوڑھتے گاڑی میں جا بیٹھی

خیریت ہے آپ کافی جلدی میں لگ رہیں ہیں "انکو فاسٹ ڈرائیونگ کرتے دیکھ مسسز مرزا پوچھے بغیر نہ رہ سکی

ایک آخری بار اپنے بچوں سے ملنا چاہتا ہوں "مرزا صاحب نے بے تابی سے کہا تو مسسز مرزا نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا

آخری بار کیوں کہیں جارہیں ہیں آپ؟

پتہ نہیں لیکن مجھے اپنے بچوں کی یاد آرہی ہے "انکے لہجے میں تڑپ تھی

ابھی وہ بات ہی کر رہے تھے کہ پیچھے دو گاڑیوں کا دل دہلا دینے والا ایکسیڈیٹ ہوا چونکہ انکی گاڑی ان گاڑیوں کے بہت قریب تھی

ان میں سے ایک گاڑی زور سے انکی گاڑی میں آگئی گاڑی کو ایک جھٹکا لگا

یا اللہ "مسسز مرزا نے دل پہ ہاتھ رکھا

گاڑی آؤٹ آف کنٹرول ہوئی سامنے کھائی تھی بریک لگائی لیکن شاید بریکس فیل تھی مرزا

صاحب مسکرائے اور مسسز مرزا کی جانب مڑے

ہم آپکا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپکو ہمارے لیے رحمت بنا کہ بھیجا ہے ہمیں آپ سے بہت محبت ہے شاید ہمارا وقت قریب ہے اللہ ہمارے بچوں کو صبر دے " مرزا صاحب نے انکے آنسو صاف کرتے کہا تو وہ مسکرائیں

گاڑی سیدھا کھائی میں گرنے سے پہلے ایک پتھر سے ٹکرائی مرزا صاحب نے اپنا موبائل گاڑی سے باہر پھینکا اور گاڑی کھائی میں گرتی چلی گئی

لوگ ارد گرد جمع ہونے لگے تھے انہی میں کسی شخص نے موبائل اٹھاتے کسی کو کال ملائی



میم پلیز آج نہیں پڑھتے نہ " کلاس میں سے ایک لڑکی نے معصومیت سے کہا کیوں بھی آج ایسا کیا ہے جو نہیں پڑھنا؟ زائشہ نے ابرو اچکا کہ پوچھا اسکے اس طرح کرنے پہ زین کے ہونٹوں پہ مسکان آئی

میم پلیز ویسے بھی کچھ دنوں میں ہی ایگزیم سٹارٹ ہونے والے ہیں پلیز!" پوری کلاس نے مننت بھرے لہجے میں کہا تو زائشہ مسکرائی

اوکے لیکن پھر کیا کرنا ہے آج؟ زائشہ بھی کافی بے چین تھی اسکا بھی پڑھانے کا دل نہیں تھا نا جانے کیوں اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے

بھابی اوہ دوری میم آج آپ سے باتیں کرنی ہیں آپکا لاسٹ ڈے ہے نہ آج " میر نے بھابی کہا
تو زین نے اسے کہنی ماری میر نے جلدی سے کہا

تو بتائیں کون کون ہے آپکی فیملی میں ؟ میر نے پوچھا جو زین پوچھنا چاہ رہا تھا

میرے ماما بابا میرے بھائی ولید اور پھر میں " زائشہ نے مسکرا کہ کہا

اوہ چلو سہی ایک سالہ ہے کوئی پروہلم نہیں ہوگی " زین نے دل میں سوچا

باقی سب نے بھی اس سے سوال کیے جسکا اسنے مسکرا کہ جواب دیا

اففف یہ کیا ہو رہا ہے " اسکی بے چینی تھی کہ بڑھتی ہی جا رہی تھی

میم آپ نے کسی سے محبت کی ہے ؟ کلاس میں کسی نے پوچھا تع زائشہ کو جھٹ سے اپنے

ماما بابا یاد آئے

میرے موم ڈیڈ اور بھائی جن سے میں بہت محبت کرتی ہوں " زائشہ نے محبت بھرے لہجے

میں کہا اسکی آنکھیں نم ہونے لگی تھی جیسے اسکا کوئی اپنا اس سے دور جا رہا

زائشہ کیا ہوا آپکو رو کیوں رہی ہو " اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ زین نے بے ساختہ پوچھا وہ تو اسے

ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتا تھا

کچھ نہیں ایسے ہی " زائشہ نے زبردستی کی مسکان ہونٹوں پہ سجاتے کہا کیونکہ وہ خود ہی اپنے آنسوؤں کی وجہ نہیں جانتی تھی زین نے اسکے جھوٹ بولنے پہ لب بھیجنے

ہمیں چھوڑ کے جا رہیں ہیں نہ اسی لیے اداس ہو گئی ہیں " میر نے زین کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا زین اسکا ہاتھ جھٹکا زائشہ کہ ہنسنے مسکرانا پہ اسکی آنکھوں میں جو نرم سا تاثر آتا تھا اسکی روتے دیکھ سرخی مائل کالی آنکھوں کا سرد پنا لوٹ آیا تھا

ابھی وہ کچھ کہتی کہ اسکا موبائل رنگ ہوا دیکھا تو اسکے بابا کی کال تھی

بابا کہاں گم ہیں آپ صبح بھی نہیں ملے آپ اور بھائی ایسے کوئی کرتا ہے کیا بھلا ہاں میں ناراض ہوں آپ سے " اس نے ارد گرد کی پرواہ کیے جلدی سے کال اوکے کرتے وہ ناراضگی سے منہ پھلا کہ بولی

مگر سامنے سے کو بولا گیا اسے سن ساتوں آسمان اسکے سر پہ ٹوٹ پڑے اسے لگا کسی نے اسکے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو جیسے کسی نے اسکی سانسیں بند کر دی ہوں آنسو چھلکنے کو بے تاب تھے اور پھر وہ بھی راستہ بناتے بہہ نکلے کھینچ کھینچ کہ سانس لیتے اس نے دیوار کا

سہارا لیا

آپکے بابا اور انکے ساتھ جو لیڈی تھی کار میں انکی کار کھائی میں گر کر تباہ ہو گئی ہے " پوری کلاس جو اسی کی طرف متوجہ تھی اسکو روتے دیکھ چونکی

کال بند ہو چکی تھی اسکی ہمت نہ ہوئی کہ پوچھ پاتی کہاں ہوا یہ سب اسکی ٹانگیں بے جان ہوئی تو وہ گرنے کے انداز میں بیٹھی سب حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے

بابا اااااااااااااااااااااا " پھر اچانک وہ اتنے زور سے چیخی عائہ خان اور باقی سب بھی کلاسز سے نکل آئے

یہ تو زائش کی چیخ تھی " سحر کہتی باہر بھاگی

اہہہ ماما بابا بابا نہیں " وہ روتے ہوئے چیخ کر بولی اور روتی چلی گئی اسے بار بار مسسز مرزا کی باتیں یاد آ رہیں تھی

کیا ہوا زائشہ کیا ہوا بتاؤ " زین نے اسکے پاس پہنچتے فکر مند لہجے میں پوچھا اسکے آنسو اسکے دل پہ گر رہے تھے

زائش میری جان " سحر نے اسکی حالت دیکھ اسکو گلے سے لگایا تو زائشہ نے سہارا ملتے پھوٹ پھوٹ کہہ رو پڑی اسکی حالت دیکھ سحر کو کچھ بہت بڑا ہونے کا احساس ہوا

عائہ خان نے پریشانی سے اسے دیکھا ابھی ہی تو سحر وار وہ ہنس رہی تھی اچانک ایسا کیا ہوا جو کبھی نہ رونے والی زائشہ رو پڑی

بابا ماما وہہ وہ کھائی بابا اہہ ماما" توڑ پھوڑ کے کہتی وہ اپنے ہواس میں نہیں لگ رہی تھی اسکی بات سمجھتے سب اپنی جگہ پہ منجمد ہوئے

سحر سحر وہ ٹھیک ہیں نہ انکو کچھ نہیں ہوا نہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے ان انکو پتہ ہے ن، نا میں انکے بغیر نہ نہیں رہ سکتی پھر پھر وہ آدمی جھوٹ بول رہا تھا" سحر کو جھنجھوڑتے وہ زائشہ تو نہ تھی زائشہ تو بہت ہمت والی تھی لیکن ماں باپ کے دور جانے کا دکھ اسکی ساری ہمت توڑ گیا تھا

چپ کر جاؤ زائشہ ہونی کو کون ٹال سکتا ہے" سحر نے روتے ہوئے اسے گلے لگایا تو زائشہ نے اسے پیچھے دھکا دیا

تم تم بھی یہی، میں میں جاتی ہوں وہ گھر ہی ہونگے میرا ویٹ کر رہیں ہونگے ہاں میں جاتی ہوں" وہ انکھیں صاف کرتی لڑکھڑاتے ہوئے اٹھی ٹانگیں ساتھ چھوڑ رہی تھی وہ لڑکھڑا کہ گرتی پرورش زین نے اسے سنبھالا

مجھے با-بابا پاس لے چلو پلیر-زر "کوئی اور وقت ہوتا تو اسکے خود سے مخاطب کرنے پہ وہ تھوڑا
نخرے کرتا لیکن ابھی تو اسکا محبوب ہی تکلیف میں تھا وہ کیسے کچھ کر سکتا تھا
آجائیں "اسکا ہاتھ چھوڑتے اس نے سحر کو اشارہ کیا تو وہ بھی انکے پیچھے ہولی وہاں کھڑا ہر
شخص زائشہ کے لئے صبر کی دعائیں کر رہا تھا
یا اللہ ایسا کچھ نہ ہو ورنہ زائشہ ______ عائہ خان نے آسمان کی طرف دیکھتے کہا



سر"

میٹنگ کے بعد "میٹنگ روم میں جاتے ولید کے سیکرٹری نے لرزتی ہوئی آواز میں کچھ بتانا
چاہا مگر ولید کہتا میٹنگ روم میں چلا گیا

اففف سر کو کیسے بتاؤں اب میٹنگ تو ایک گھنٹے کی ہے "سیکرٹری نے پریشانی سے سوچھا بار
بار اسکی آنکھیں بھیگ رہی تھی جنہیں وہ صاف کر کے میٹنگ روم میں گھسا

سر پلیر میری بات ______ "ابھی وہ بولنے ہی لگا تھا کہ ولید نے اسے غصے سے دیکھا

سیکرٹری نے آنکھوں میں آئے انسو صاف کیے اور باہر نکل گیا

کاش سر سن لیتے "اپنے کیبن میں جا کہ وہ غم کی شدت سے رونے لگا تھا



پولیس نے کافی جدوجہد کے بعد مرزا صاحب اور مسسز مرزا کی لاشیں ڈھونڈ نکالی تھی لیکن وہ دیکھنے کے قابل نہیں تھی ان پہ سفید کپڑہ ڈالے وہ ایسولینس میں انہیں مرزا ہاؤس لے جانے کیونکہ وہاں موجود سب لوگ انہیں جانتے تھے
سب ہی انکی موت پہ افسردہ * تھے *



* ماما " اس نے گھر میں قدم رکھتے ہی اونچی آواز میں بلایا مگر کوئی ہوتا تو آتا نہ گھر ایک دم سنسان پڑا تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے یہاں کی ہر چیز غمگین تھی وہ زار و قطار رونے لگی پورے گھر میں اسکی رونے کی آوازیں گونج رہی تھی جیسے وہ بھی اسکو روتے دیکھ رو پڑی ک

ہوں

زین کا دل پسچ رہا تھا اسکو اس طرح روتے بلکتے دیکھ کر جب مزید برداشت نہ ہوا تو الٹے پاؤں
واپس گاڑی میں بیٹھتے گاڑی بھگا لے گیا

یہ کیا "ایمبولینس کی آواز پہ وہ بچ

سم سی گئی سحر نے اسے پکڑ رکھا تھا ورنہ وہ اب تک زمین بوس ہوتی
کچھ لوگ انکی میت کو اندر رکھ کر گئے ہوا تیز ہو گئی تھی جیسے ابھی بہت کچھ باقی تھا ابھی صرف
طوفان نے اپنی جھلک دیکھائی تھی

تیز ہوا نے انکے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو زائشہ کے پیروں تلے زمین کھسکی اتنی بری حالت یہ
ایکسیڈینٹ تو نہ تھا

بابا ماما "دل میں جو ایک امید تھی وہ بھی ٹوٹ گئی تھی انکو پکارتی وہ ڈھاڑے مار کے رونے لگی

*    *

آجاؤ زین تم بھی کھالو کھانا "شاہ بی بی نے کہا تو وہ سست قدموں سے انکے پاس آیا
کیا ہوا میرے شیر کو؟ اسکا اتر اچہرہ دیکھ شاہ بی بی نے پیار سے پوچھا

دادو زائشہ کے ماں بابا اس دنیا میں نہیں رہے وہ بہت رو رہی تھی کاش میں اسکے لیے کچھ کر پاتا لیکن اس معاملے میں، میں بہت بے بس ہوں ""زہن کرب بھرے لہجے میں کہا جیسے دکھی وہ ہو اور تکلیف اسے ہو رہی ہو

اللہ اس بچی کو صبر دے کتنی پیاری بچی ہے دکھ بہت بڑا ہے اسکا شاہ بی بی ہم چلیں گے اسکے گھر " مہناز بیگم نے دکھ سے کہا تو انہوں نے سر بلایا



تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد ولید میٹینگ سے فری ہوا اپنے ٹائم دیکھا تو تین بج رہے تھے اوہو بابا نے کہا تھا لہجے ساتھ کریں گے اور پرنسز بھی ناراض ہو کے بیٹھی ہوگی " آفس سے نکلتے ولید نے گاڑی میں بیٹھتے مسکراتے لہجے میں کہا یہ جانے بغیر کہ کتنی بڑی آفت ٹوٹ پڑی ہے اس پہ دنیا اُجڑ گئی اسکی

یہاں اتنی بھیڑ کیوں لگی ہے " اپنے گھر کے باہر گاڑیاں اور لوگوں کو روتے دیکھ اسے سختی سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

یا اللہ خیر " لرزتے دل کے ساتھ وہ گاڑی سے نکلا اور اندر کی جانب قدم بڑھائے

بابا بابا نہ کریں نہ میں پکا آپ سے ناراض نہیں ہونگی اٹھو نہ ، بابا آپنی بیٹی کو سنے نہ ورنہ میں
 ناراض ہو جاؤ گی پھر آپ مناؤں گے تب بھی نہیں مانوں گی ماما آپ بولو نہ بابا کو ایسے کیسے
 مجھے اکیلا چھوڑ سکتے ہو آپ ماما آپ ناراض ہو نہ کیونکہ میں آپکی بات نہیں مانتی میں سب باتیں
 مانوں گی پر پر آپ اٹھو بتاؤ نہ میں کیا کرو بابا ماما "" وہ روتے ہوئے کبھی مرزا صاحب اور
 کبھی مسسر مرزا کے پاس جا کہ منتیں کرتے آخر میں چیخی اسکی درد بھری چیخیں مرزا ہاؤس کی
 درو دیوار ہلا رہی تھی ہر آنکھ نم نظروں سے اسکی دیوانوں جیسی حالت دیکھ رہی تھی
 گھر میں قدم رکھتے ہی زائشہ کے الفاظ سن وہ ہل ہی نہ سکا کیا اسے ہر دھوپ چھاؤں سے بچانے
 والے اب اسکے پاس نہیں رہے ضبط سے سرخ آنکھوں سے وہ زائشہ کے پاس آیا
 بھائی بھائی دیکھو نہ ماما بابا اپنے ساتھ پرینک کر رہے ہیں انکو بولو نہ یہ پرینک میری جان لے
 لے گا بولو نہ انکو مر جائے گی انکی ڈول ، انکو ٹولی بس کریں نہ ، میری بات نہیں سن رہے مجھ
 سے ناراض ہیں آپ بولو ""
 ولید کو جھنجھوڑتے وہ اپنے حواس میں نہیں تھی
 زائشہ بچے یہ پانی پیو "

نہیں پینا مجھے پہلے ماما لادیتیں تھی اب بھی لادیں ماما اٹھو نہ پلیزززز " وہ گلاس دور پھینکتی
چیچی ولید نے زائشہ کو دیکھا جو کسی سے سنبھل نہیں رہی تھی از نے خود کو سنبھالا اگر وہ کمزور
پڑ جاتا تو زائشہ کو کون سنبھالتا

بس پرنسز نہیں روتے وہ یہی ہیں اپنے پاس "ولید نے اسے خود سے لگایا اور سحر کو پانی لانے
کا اشارہ کیا تو وہ جلدی سے پانی لے آئی
بھائی پھر وہ بات کیوں نہیں کر رہے مجھ سے "

کیونکہ وہ ناراض ہیں تم سے، تم اتنا رو رہی ہو حالانکہ ماما بابا نے تو ہمیں صبر کرنا سکھایا ہے نہ وہ
تھیں روتا ہوا بھی تو نہیں دیکھ سکتے ہے نہ ؟ "" ولید نے اسے بچوں سے انداز میں سمجھاتے
پوچھا تو وہ آنسو صاف کرتے سر ہلا گئی ولید نے اسکو پانی پلایا پھر میت کو اٹھانے آئے تو زائشہ
کی چیچی بے ساختہ تھی

نہیں میری ماما میرے بابا کدھر لے جا رہیں ہیں بھائی " اس نے روتے ہوئے ولید سے پوچھا جو
خود آنسو ضبط کر رہا تھا

عائہ خان اور سحر نے زائشہ کو پکڑا مگر وہ مچلتی بار بار خود چھڑوانے کی کوشش کرتی چیخ رہی تھی

جب بیٹوں کو لے کے چلے گئے تو عائہ خان نے محسوس کیا کہ زائشہ کی بوڈی ڈھیلی پڑ رہی ہے سحر نے اسکو پکڑا جو بے ہوش ہو کر گرنے والی

اما " سحر کا دل دکھ رہا تھا اپنی بہن جیسی دوست کی یہ حالت دیکھتے ہوئے 😞

کاش وہ سب ٹھیک کر پاتی لیکن یہ تو اللہ کا نظام ہے جو آیا ہے اسے جانا بھی ہے زائشہ کو بیڈ پہ بیٹھتے عائہ خان نے ڈاکٹر کو کال کی وہاں سب موجود سب لوگ اس نازک سی لڑکی کے لئے دعا گو تھے جسکی ابھی سے یہ حالت تھی 😞😞

تدفین کے بعد جب سب وہاں سے چلے گئے تو ولید اپنے ماں باپ کی قبر کے درمیان میں بیٹھتا رو پڑا

آپ نے اچھا نہیں کیا اما بابا اب ہم کیسے رہیں گے آپکے بغیر زائشہ کو کون سنبھالے گا آپکو پتہ ہے نہ وہ بہت ضدی ہے کسی کی نہیں سنتی " سب کے سامنے خود پہ ضبط کرنے والا وہ خوبصورت سا شخص اپنے ماں باپ کے سامنے رو پڑا تھا

بابا اب ہم انات ہو گئے 😞 " کہتے وہ انکی قبر پہ سر ٹکا گیا جیسے انکے گلے سے لگ گیا ہو

آپ جہاں ہو خوش رہو میں روز آپ سے ملنے آیا کرو گا " اندر کا غبار نکالنے کے بعد وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے بولا تبھی اسکا موبائل بجا

اسلام و علیکم! جی " اس نے کال ریسو کرتے کہا

ولی ہو سپیٹل اجائیں زائشہ کی طبیعت بہت خراب ہو چکی ہے " فون میں سحر کی پریشانی سے کہا

تو وہ ایک نظر قبروں پہ ڈالتا لٹے پاؤں بھاگا

کون سے ہاسپٹل میں بتاؤ میں آتا ہوں " ولید نے گاڑی سٹارٹ کرتے پوچھا سحر کے نام بتانے پہ

وہ رش ڈرائیونگ وہاں پہنچا

ولید آدھے گھنٹے سے وہ اندر ہیں ابھی تک کوئی مثبت جواب نہیں ملا " عائہ خان نے روتے

ہوئے کہا

یا اللہ صبر دے کی میں اس آزمائش پر پورا اتر سکوں " ولید نے آنکھیں بند کرتے دل میں کہا

سحر وہی بیٹھی زائشہ کے لئے دعا گو تھی

آنی آپ اور سحر جائیں گھر میں ہوں یہی " ولید نے سرد لہجے میں کہا ناجانے کیوں اسے انکا رونا

فکر کرنا اندر ہی اندر کھٹک رہا تھا

ٹھیک ہے بیٹا خیال رکھنا اپنا چلو سحر " اسے کہتی وہ سحر سے بولی جو نفی میں سر ہلا رہی تھی

مجھے نہیں جانا میں نے نہیں جانا پلیزز ماں "

میں نے کہا نہ چلو " غصے وہ اسے ہاتھ سے کھینچتی باہر لے گئی

ولید نے نظریہ انہیں دیکھا اور اداسی سے مسکرایا

ماما بابا آپکے جانے کے کچھ گھنٹے بعد ہی ان نام نہاد کے رشتوں نے اپنی اصلیت دیکھا دی پتہ نہیں اور کیا کیا دیکھنے کو ملے گا"

کوئی بات نہیں اپنی بہن کے لئے میں خود کافی ہوں ہمیں دنیا والوں کی ضرورت ہی نہیں ہے" وہ دل میں مرزا صاحب اور مسسز مرزا کو یاد کرتے بولا

پیشنٹ کے ساتھ آپ ہیں؟ اسی وقت ڈاکٹر نے باہر آتے پوچھا

میں اسکا بھائی ہوں کیا ہوا میری بہن کو؟

دیکھیں پیشنٹ کو گہرا صدمہ لگا ہے آپ جتنا ہوسکے انہیں خوش رکھنے کی کوشش کریں ورنہ کچھ

بھی ہوسکتا ہے صبح تک انکو ہوش آجائے گا پھر انہیں لے جاسکتے ہیں "ڈاکٹر نے پروفیشنل

انداز میں کہا اور وہاں سے چل دیے ولید نے بامشکل خود کو سنبھالا ایک کے بعد ایک غم وہ

گہری سانس بھرتے زائشہ کے روم میں گیا

جہاں اسکا شفٹ کیا گیا تھا

بچے بھائی کو تنگ نہیں کرو میری پرنسز تو بہت بریو ہے ابھی اٹھ کہ بولے گی بھائی میں ایک

فائٹر تھوڑی ہوں جو بریو ہونگی میں تو معصوم سی ہوں سب سے ڈر جاتی ہوں "وہ اسکے انداز میں

بولا مگر وہ تو آنکھیں بند کیے لیٹی تھی اسکی یہ حالت ولید سے دیکھی نہ گئی تو وہ روم سے باہر نکل آیا



اففف میلا بے بی اتنی سی تکلیف برداشت نہیں کر پایا یا اللہ اسکو ہمت دینا ابھی تھوڑے اور درد برداشت کرنے پڑے گے تمہیں اگر اب تمہیں اس حالت میں دیکھا تو مجبوراً میں تمہیں اپنے پاس لے آؤں گا ہمیشہ کے لیے"

اندھیرے کمرے میں بیٹھا وہ شخص زائشہ کے لئے دعا گو تھا اسکی زندگی میں شامل تو وہ کسی اور مقصد سے کیا گیا تھا مگر زائشہ اسکا جنون بن گئی تھی انجانے میں ہی وہ اسے اپنے بہت قریب کرچکا تھا

واپس آگیا ہوں میں تمہاری زندگی میں تھوڑا سا صرف تھوڑا سا اور درد دونگا اسکے بعد خوشیاں ہی خوشیاں " کہتے وہ قہقہہ لگانے لگا وہی تو تھا اسکے زندگی میں طوفان لانے والا تھا عجیب تھا وہ شخص وہی اسکی خوشیوں کی وجہ بھی وہی تھا اور درد بھی، زخم دیتا تھا تو مرہم بھی خود ہی لگاتا تھا

میلا شونا سوری تھیں یہاں اکیلا چھوڑ کر جانے کے لئے پر فکر نہیں کرو اب ہمیشہ کے لیے
تھیں اپنے پاس رکھ لونگا اب کوئی آیا راستے میں تو فنا کردونگا اس شخص کو "کھرکی سے آتی ہلکی
سی روشنی میں اسکی تصویر پر ہاتھ پھیرتا وہ عجیب سے لہجے میں بولا دیکھتا بولا اسکی
اب تھیں انا ہوگا اپنے اس ٹھکری مجنوں کے پاس "تصویر کو سینے سے لگاتا وہ ہنسا اور ہنستا چلا
گیا۔۔۔"



ابہ مندی مندی آنکھیں کھولی تو خود کع ہو سپیٹل کے بیڈ پہ پایا وہ حیرانی سے یہاں وہاں دیکھنے
لگی اس نے کچھ یاد کرنے کہ کوشش کی مگت وہ تو کچھ سوچ ہی نہیں پارہی تھی
بھائی ماما بابا؟ وہ اونچی آواز میں بولی
ولید جمع روم سے باہر تھا اسکی آواز سن جلدی سے اندر بھاگا اسکو ہوش میں دیکھ وہ اسکے قریب
پہنچا

کیسی ہے میری پرنسز؟ اسکے سر پہ بوسا دیتے ولی نے پوچھا
میں ٹھیک ہوں بھائی پت ہم ہو سپیٹل کیوں آئیں ہیں؟ اور ماما بابا کہاں ہیں؟ زائشہ نے
سوالیہ انداز میں پوچھا اب حیران ہونے کی باری ولید کی تھی
تھیں کچھ یاد نہیں ہے؟

مسٹر ولید بات سنیں زرا "ڈاکٹر نے زائشہ کو کہتے سنا تو ولید کو باہر بلایا
دیکھیں انہیں تھوڑی پروہلم ہوگی دو تین دن تک انہیں سب یاد آجائے گا لیکن آپ کو خاص
خیال رکھنا ہے کہ وہ اب ٹینشن مت لیں "ڈاکٹر نے کہا تو ولید سر ہلاتے اندر گیا
آجاؤ گھر چلے اور ماما بابا گھومنے گئے ہیں " ولید نے اسکو اٹھاتے ہوئے کہا تو وہ ہنسنے لگی
ہاہا مطلب کہ سیکنڈ ہنی مون پہ گیا ہے "

ایسے نہیں کہتے پگلی " اسکی ہنسی نے ولید میں جیسے روح پھونک دی تھی پھر وہ ہنستی ہنستی
رونے لگی

بھائی میرا دل کر رہا ہے میں روؤ مجھے بہت خالی سا لگ رہا ہے " " وہ اسکے کندھے پہ سر ٹکا کہ
بولی ولید کے دل کو کچھ ہوا وہ سوچ نہیں پا رہی تھی لیکن اپنے دل کا کیا کرتی وہ جو اپنے ماں
باپ کو نہ پا کے بے چین تھا

ہم گھر چلے یہ یہی ذات گزارنی ہے " ولید اسکا ہاتھ پکڑتا اسکو لیے ہو اسپتال سے نکلا
ہم کہاں جا رہیں ہیں؟ کسی انجان راستے کو دیکھ زائشہ نے پوچھا

ماما بابا گھر ہیں نہیں پھر ہم گھر جا کہ انکی کمی فیل کریں گے اسی لیے ہم آج ہی ملتان جا رہیں
ہیں " ولید نے کہا تو وہ سر ہلا گئی

اما ہمیں ایسے نہیں آنا چاہئے تھا انکو ضرورت یوگی نہ ہماری " سحر نے رونے کی وجہ سے بھاری
آواز میں کہا

بکواس بند کر لڑکی زیادہ بک بک کی نہ تو جان نکال لوں گی " عائہ خان نے نخوت سے کہا سحر
نے حیرانی سے اپنی ماں کو دیکھا جس کا بات کرنے کا انداز ہی بدل گیا تھا
ماں یہ آپ کیسے کہہ سکتی ہیں وہ آپکی بہن کی اولاد ہے "

بہن نہیں ہے دوست تھی جس نے مجھ سے وہ سب چھین لیا جو میرا تھا لیکن اب جو اسکا ہے
وہ سب میرا ہوگا " وہ نفرت سے پنکاری

محبت کا لبادہ اوڑھ کر وہ نفرت کرتی تھی ان سے " سحر رکے آنسو پھر بہنے لگے
اما "

نہیں ہوں میں تیری ماں سمجھی تو ارے راستے میں پڑی ملی تھی تو ہمیں مرزا نے تجھے میرے
سر منڈ دیا میری صرف ایک ہی اولاد ہے اور وہ ہے سیف میرا بیٹا " وہ غرور سے بولی شاید جانتی
نہیں تھی جس چیز پہ ہمیں غرور ہوتا ہے وہ چیزیں ہم سے چھن جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو
غرور نہیں پسند

سحر کو لگا جیسے اس نے کچھ غلط سن لیا پو

ارے ہمیں تع پتہ بھی نہیں کس کا گندہ خون ہو تم " عائہ خان نے نخوت سے اسے دیکھتے
کہا سحر لڑکھڑائی یہ اسکی زندگی کی حقیقت اتنی بھیانک ہوگی اس نے سوچا نہیں تھا
پہلے مجبوری تھی تمہیں جھیلنا مگر اب وہ مجبوری بھی ختم مرزا ختم اسکی کہانی ختم " انہوں نے
قہقہہ لگاتے کہا سحر کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے جسکو ماں سمجھا وہ ماں نہیں تھی
مگر آج تک اس نے اسے پالا تو تمہا نہ اٹھ نکل یہاں سے چل اٹھ " عائہ خان اسکو بازو سے
گھسیٹتے کہا جمع رو رو کہ ساکت ہو چکی تھی

ماں نہیں پلیز نہیں مجھے گھر سے مت نکالا میں مر جاؤں گہ پلیز ماں " اسکی منتیں ترلے
معافیاں کسی کام نا آئی عائہ خان نے اسے تھپڑ مار کر گھر سے باہر دکا دیا وہ منہ کے بل جا
گری

جادف ہو جس جگہ سے تجھے لائے تھے آج اسی جگہ تجھے بھیج رہی ہوں " انہوں نے موسم کو
بدلتے دیکھ کہا اور دروازہ بند کرتی اندر چل دی

یہ ہوائیں گواہ ہیں میرے درد کی یہ آندھی جو میری زندگی میں آئی ہے ایک دن جب تم لوگ روؤ
گے تو بارش نہیں بلکہ طوفان آئے گا اس دن قبر بر سے گا مجھے برباد کرنے والوں میری دعا

ہے تم اس سے بھی بدتر حالات کا سامنہ کرو یا اللہ انصاف کرنا اور جلدی کرنا تاکہ میں اپنی آنکھوں سے ان کو تڑپتا دیکھو " وہ کرب سے کہتی چیخی بارش نے اسکو بھیکا دیا تھا آسمان میں بجلی کرکی جیسے اسکی دعائیں سنی جا چکی ہوں

مکافات علم ضرور ہوگا درد دیا ہے تو اپنی ذات پہ جھیلنا بھی پڑے گا

عورت کمزور نہیں ہوتی یہ دنیا اسے کمزور کر دیتی ہے میری جان جب دنیا تمہیں نیچے گرائے نہ تو پھر سے تم اٹھ کھڑی ہونا جب تک ہو سکے خود کے لئے لڑنا دنیا ظالم ہے چننا وہ ظلم کرے گی لیکن سنو ظلم سہنا اور ظلم کرنا دونوں ہی گناہ ہیں پرومیں کرو تم دونوں کبھی ہار نہیں مانوں گی جب تک جان ہے تب تک کوئی بھی مسئلہ ہو ڈٹ کے مقابلہ کروگی " مسسز مرزا نے انکو رسانییت سے سمجھاتے کہا تو زائشہ اور سحر نے جھٹ سے ہاتھ آگے کیا ہم کمزور نہیں ہیں نہ ہونگے ہم وعدہ کرتے ہیں ظالموں کی بینڈ بجا دینگے " وہ دونوں ساتھ بولی تو سب ہنسنے لگے

اسکو مسسز مرزا سے کیا وعدہ یاد آیا تو اٹھ کھڑی ہوئی اور پیدل چلنے لگی تھوڑا دور چلنے کے بعد وہ ایک ہوٹل کے پاس آہ رکی اور اسکے اندر گئی میم آپ اکیلی آئی ہیں اور سر " اندر جاتے ہی مینجر نے اس سے احتراماً پوچھا

یہ ہوٹل مرزا صاحب کا تھا جو انہوں نے صرف اپنے بچوں کے لیے لیا تھا اور زائشہ اور سحر اس کی 50% مالک تھی

نیوز دیکھ لو اور روم میں کوئی نہ آئے " سرد آواز میں کہتی وہ اوپر کی طرف بڑھی جہاں صرف اسکا زائشہ اور ولید کے روم تھے

مینجر نے نیوز دیکھی تو اسکو بہت افسوس ہوا

سحر نے روم میں آتے ہی کپڑے لیے اور فریش ہونے چل دی کچھ دیر بعد آئی موبائل اٹھا کہ ولید کو کال کی جو وہ اٹھا نہیں رہا تھا



انسان کو اپنی اوقات تب پتہ چلتی ہے

جب اسے وہاں سے ٹھوکر پڑتی ہے جہاں اس نے سب سے زیادہ بھروسہ کیا ہوتا ہے!



یہ منظر تھا شاہ حویلی کا جہاں اس وقت سب ہی نیند کی وادیوں کی سیر کونکے تھے وہی ایک سایہ یہاں وہاں دیکھتا کوئی چور ہی لگ رہا تھا وہ آہستہ سے دیوار کے ساتھ لگے پائپ پہ چڑھا تاکہ مطلوبہ کمرے میں جا کر چوری کر سکے

اوپر چڑھتے چڑھتے اسکو جھٹکا لگا جب پوری شاہ حویلی روشنی میں نہا گئی

چور صاحب کا ہاتھ بے دھیانی میں پھسلا اور وہ ڈھرام کی آواز سے زمین کو سلامی دے رہے تھے

چوکیداری کرتا چوکیدار نے چور کو گرتے دیکھ شور مچایا

اففف منہوس انسان تمہیں اپنی بھدی آواز میں سپیکر پھاڑنا ضروری تھا " کان کو انگلی سے مستلے اس چور نے دل میں کہا

چل اٹھ اوو یار اب چھپنے کا کوئی فائدہ نہیں یہ ڈیش انسان تیری مٹی پلید کرچکا ہے " جلتے کرہتے وہ ہاتھ جھاڑتے اٹھا

چوکیدار کے چیخنے پہ سب مرد حضرات وہاں پہنچے دیکھا تو چوکیدار صاحب سپرنگ کی طرح اچھلتے بار بار چور چور کی مالا جاپ رہے تھے

نہ بھائی کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہے یہاں کھڑے کے اچار پیس رہے ہو تم اور ہم نے تمہیں اس لیے نہیں رکھا کہ اگر کوئی چور گھس جائے تو تم یہاں لڑکیوں کی طرح ناز نخرے دیکھانے لگو اگر یہی کرنا تھا میاں تو ہمارے ہاں نوکری کیونکہ کر رہے ہو جا کہ اماں کے انچل میں چپ جاؤ " ہاشم شاہ نے برہمی لہجے میں کہا اتنے میں کوئی ہیولہ انہیں اپنی طرف آتا دیکھائی دیا

وہ اس لیے میری سائیں کہ آپکی حلیہ اور حرکتیں دونوں ہی چوروں والی تھی تو ہمارے چوکیدار کو بھی غلط فہمی ہوگئی " زین نے اپنی ہنسی کو بامشکل کنٹرول کرتے کہا اور پھر سے ہنسنے لگا

بلیک پینٹ شرٹ میں چہرے پر بلیک رنگ لگائے وہ واقع چور لگ رہا تھا



82

کسی غیر شناسی نمبر سے کال آنے لگی ایک بیل دو بیل تیسری بیل پہ اس نے کال اوکے کر کے بلوٹو تمھ سے کنیکٹ کیا

یس ولید اسپیکنگ "وہ آہستگی سے بولا تو سحر کے رکے آنسو پھر بہہ نکلے

ولی "وہ کہتی پھوٹ پھوٹ کہ رومی ولید پریشان ہوا اسکے رونے پہ

ہیے سحر کیا ہوا تمھیں کیوں رو رہی ہو ہاں "وہ بوکھلاتے گاڑی سائیڈ میں روکتے گاڑی سے باہر نکلا

ولی میری ہیلپ کرو پلیز"

سحر رونا بند کرو اور سہی سے بتاؤ ہوا کہا ہے آنی نے کچھ کہا ہے کیا؟" اس نے گاڑیوں کو دیکھتے سنجیدگی سے پوچھا

انہوں نے جو کہا وہ تمھیں بعد میں بتاؤں گی ابھی کہاں ہو تم"

ہممم ہم ملتان جا رہے ہیں کچھ دن کے لیے "ولید نے پیشانی مسلتے کہا

چلو میں بھی آتی ہو کل ملتان زائشہ کیسی ہے؟"

وہ سب کچھ بھول چکی ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کچھ دن بعد نارمل ہو جائے گی "وہ گاڑی کو

دیکھتا بولا جس میں زائشہ تھی

یہ سن سحر رونے پھر سے رونے لگی تھی

اللہ غارت کرے ان لوگوں کو جنہوں نے ہماری زندگیوں کو برباد کر کے رکھ دیا ہے "وہ روتی ہوئی بولی ہماری لفظ پہ ولید ٹھٹھکا

سحر کوئی پروہلم ہے تو بتاؤ مجھے "وہ بھانپ تو گیا تھا کوئی پروہلم ضرور ہے جو سحر بتا نہیں رہی میری لائف ہی سب سے بڑی پروہلم ہے جب لگتا ہے سب سہی ہونے لگا ہے تب ہی سب کچھ غلط ہو جاتا ہے"

کملی اداس مت ہو شب میں مشکل نہ ہو تو کون کہے گا اسکو زندگی، زندگی کا دوسرا نام ہی پروہلم ہے ویسے ماشاء اللہ تم دونوں کی عادت ہے پروہلم سولو کرنے کی بجائے اس سے بھاگنا "وہ ماحول کو ہلکا پلکا کرنے کے لیے بولا تو سحر نے تیوری چڑھائی کس نے کہا وہ خود ہو جاتی ہے ہم نے کچھ نہیں کیا اور بھاگنا ہماری عادت میں شامل نہیں سحر نے اکڑ کر کہا تو ولید نے مصنوعی قہقہہ لگایا

ہاں بالکل تم لوگ نہیں بھاگتی تمہاری روحیں بھاگ جاتی ہیں ہاں "ولید نے اسکا مزاق بنایا تو سحر نے بغیر کچھ کہے کال کاٹ دی کیونکہ جو وہ کہہ رہا تھا غلط بھی تو نہیں تھا ولید پلٹا تو اسکے پیروں تلے زمین کھسکی



اندھیرے کمرے میں سگریٹ کا دھواں پھیلائے وہ شخص کوئی دوسری ہی مخلوق لگ رہا تھا
آنکھیں بند کی تو اسکی یادوں کے پردے آنکھوں میں لہرائے

اوو ہیلو مسٹر آنکھیں خراب ہیں تو ادھر ادھر سر مارنے سے بہتر ہے کہ آپ ڈاکٹر کے پاس
جا کہ اپنا علاج کروائیں " زائشہ غصے سے نتھے پھولا کر بولی چھوٹی سی ناک غصے سے سرخ ہو رہی
تھی

مقابلہ مڑ کر اچھا خاصا سنانے کا ارادہ رکھتا تھا مگر اسکو دیکھ وہ رکا
ناجانے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈتا تھا اسے اور وہ یہاں ایک گاؤں میں ملی تھی اسے
کیا دیکھ رہیں ہیں آپ سوری کریں مجھے " اسکو اپنی طرف دیکھتا پا کر زائشہ نے اسکو گھورتے کہا
مقابلہ کے گارڈز اگے بڑھنے لگت اس کے اشارہ کرنے پہ لب بھینچتے رکے ایک تو غلطی ان میڈم
کی تھی اوپر سے غصہ وہ اس شخص پہ ہو رہی تھی

زائشہ چل نہ کیا مسئلہ ہے غلطی تیری ہے تم نے گاڑی رونگ سائیڈ "
تم چپ کرو اور آپ چلیں سوری کریں مجھے جانا ہے پھر "

میں بھرپائی کرنے کو تیار ہوں بٹ سوری نہیں بولو گا " اس نے اپنی سحر میں جھکڑ لینے والی پر سینلٹی پہ دھیمی سی آواز میں کہا سحر نے حیرت سے اس شخص کو دیکھا جسکی آواز اتنی دھیمی تھی کہ صرف زائشہ سن سکتی

پیسے کا رعب نہیں دیکھاؤ بس سوری کردو " اس نے احسان کرنے والے انداز میں کہا تو مقابل کے ہونٹ گہری مسکراہٹ میں ڈھلے

اگر اس نے سوری کردی تو آج تمہیں میری طرف سے ریٹ پکی " سحر پھر اسکے کان میں گھس کے بولی تو زائشہ کی آنکھیں چمکی اب تو سوری کروانا اور ضروری ہو گیا تھا

کر لیں سوری " زائشہ نے کہا تو اس شخص نے نفی میں سر ہلایا زائشہ نے ہونٹ لٹکائے اسے دیکھا آنکھوں میں جو چمک تھی وہ مانند پڑنے لگی تھی

سوری " اسکے جانب جھکتے اس نے اسکے کان میں ایسے کہا کہ سحر سن سکے اسکے اس طرح کرنے پہ زائشہ تھمی

ٹھہرکی " دور ہوتے اسنے غصے سے کہا اور سحر کا ہاتھ پکڑتی وہاں سے بھاگی "

ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی آنکھیں کھولی تو ان میں موجود چمک اسکے کچھ کرنے کی گواہی دے
رہیں تھی

ہوا کی تیزی سے کھرکی سے پردے ہٹے تو کمرہ تھوڑا روشن ہوا
وہ کمرہ کمرہ نہیں فوٹو ایلم لگ رہا تھا ہر جگہ اسکی تصویریں اسکی پینٹنگ کہی وہ ہنس رہی کہی
غصہ تھی اور کہی منہ بگاڑ رہی تھی

ہر نئے دن کے ساتھ اسکی ایک تصویر اس روم میں لگتی تھی
انتظام نہیں ہو رہا کیا کرو شونا تمہارا یہ ٹھہکی بس تمہارے لئے خاموش ہے ورنہ کب کا میری شونا
میرے پاس ہوتی لیکن تمہارا یہ جو چڑیا جتنا دل ہے نہ میں اس سے ڈرتا ہوں "
وہ مسکرا کہ بولا تو چھناک سے زائشہ کا ڈر سے اسکا بازو پکڑنا یاد ہے
اب برداشت سے باہر ہے انتظار " وہ کچھ سوچ کہ بولا اور ہنسا



ولید واپس مڑا تو دیکھا ایک ٹرک نے اسکی گاڑی کو ٹکر ماری اور اسکی گاڑی کلابازیاں کھاتے دور
جا گری

پیٹرول پھیلنے کی وجہ سے وہاں کچھ ہی سکینڈ میں آگ بھڑک اٹھی ولید جب تک وہاں پہنچا ہر
طرف آگ پھیل چکی تھی

وہ جلتی گاڑی کے قریب جانے لگا تو وہاں موجود لوگوں نے اسے بازوؤں سے پکڑ لیا

چھوڑو میری بہن " انکے ہاتھ جھٹکنے کی کوشش کی مگر وہ لوگ بہت زیادہ تھے گاڑی جل کے
کوئلہ بن گئی تو ولید

وہ گھٹنوں کے بل وہاں ہی گر پڑا کل اور آج کا دن اسکے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھا
کل اسکے ماں باپ اسے چھوڑ گئے تھے اور آج اسکی جان سے پیاری بہن اسے تنہا چھوڑ گئی تھی
وہ رو نہیں رہا تھا بلکہ وہ تو اندر سے تڑپ رہا تھا

اردگرد لوگ جمع ہو چکے تھے وہ سب سرگوشیوں میں کچھ باتیں کر رہے تھے
کاش میں باہر نہ نکلتا گاڑی سے تو میں بھی اسکے ساتھ اس دنیا سے چلا جاتا سوری بابا میں اسکو
بچا نہ پایا

وہ آٹھ کر ساتھ کھڑی مسجد میں داخل ہوا

تمجد پڑھ کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو ایک دو آنسو بغاوت کرتے نکل پڑے

یا اللہ اب مانگنے کے لئے صرف صبر ہے مجھے ان حالات کو گزارنے کے لیے صبر دے بے شک
آپ جو کرتے ہیں ہماری بھلائی کے لیے کرتے ہیں یا اللہ رحم کریں "ولید نے روتے ہوئے
کہا اور ہاتھ چہرے پہ پھیرتے اٹھا اسے اپنے اندر بہت سکون سا محسوس ہو رہا تھا وہ اطمینان سے
مسجد سے باہر نکلا ایسبولینس وہاں پہنچ چکی تھی وہ گاڑی میں موجود جھلسی ہوئی لاش اٹھاتے
اسی قبرستان میں اسکی تدفین کے لئے آئے تھے جہاں اسکے ماں باپ تھے
جب اسکو قبر میں اتارنے لگے تو ولید ضبط کے باوجود رو پڑا

تدفین کے بعد وہ ان کی قبر پہ پھول رکھتے من ہی من میں کوئی ارادہ کرتے اٹھا اور سحر کے
پاس جانے لگا



بابا بابا بابا بابا علیہ اسے دیکھتے ہی پیٹ پکڑ کے ہنسنے لگی

باندی جی منہ بند کر "میر نے دانت پیستے کہا

بھائی یہ چور ہے تو اسکی پٹائی کیوں نہیں کی آپ رملہ اوو رملہ زرا جاؤ لانا چور کو پیٹنا ہے "

شرارت سے کہتے اس نے ملزمہ کو آواز دی

جو بھاگتی بھاگتی لے جاؤ لے آئی اور بنا میر کی شکل دیکھے ایک دو جاؤ اسکی کمر میں دے ماری
ہائے دھاڑاؤے "میر نے کمر پہ ہاتھ رکھا تو اب کی بار وہاں موجود سب نے قہقہہ لگایا

ساری ساری میر سائیں چور کہاں ہیں بی بی، مجھے دیکھائیں ایسی دھلائی کروں گی کہ آئندہ
چھوری کا سوچے گا بھی نہیں " رملہ نے علیینہ سے پوچھتے کہا تو ضبط کرتی علیینہ کا قہقہہ پھر
سے ابل پڑا

اسب کو ہنستے دیکھ میر نے منہ بگاڑتے شاہ بی بی کو دیکھا تو انہوں نے اپنی چھڑی اٹھائی اور
زین اور علیینہ کی کمر میں ماری

کمبختوں ہنسنے کی بجائے دیکھو بچہ کیسے مرجھا سا گیا ہے چلو جاؤ بچے تم منہ دھو آؤ اور بہو جا جا کے
اسکے لیے جو لے آؤ " انکو گھر کتے شاہ بی بی نے میر اور مہناز بیگم سے کہا

علینہ جاتو لہ اٹھا دے میر کو " میر کو جاتا دیکھ شاہ بی بی نے علیینہ سے کہا تو وہ سر ہلاتے
اسکے پیچھے گئی

یہ لو میر "

لینہ مجھے کچھ سی نہیں لگ رہا " میر نے منہ پونچھتے کہا تو علیینہ نے اسے نا سمجھی سے دیکھا

زین کا بیہور دیکھا ہے زائشہ کے ساتھ اتنا سب ہو گیا اور وہ آرام سے بیٹھا ہے اور قہقہے لگا رہا ہے "میر نے کہا تو علیہ نے نظریں چرائی اسکا اس طرح کرنا میر کو ٹھٹھا گیا
تم محض سے کچھ چھپا رہی ہونہ ؟"
میر نہی نہیں "

آواز کیوں لڑکھڑا رہی ہے تمہاری میری بات سنو میری جان اگر غلط کو چھپاؤ گی تو تم بھی غلط
کہلاؤ گی اور ویسے بھی ہم میں کچھ بھی سیکریٹ نہیں رہتا چلو شاباش بتاؤ مجھے ایسی کیا بات
ہے جو تمہیں مجھ سے نظریں چورانی پڑی "تو لیے کو سائیڈ میں رکھتے میر نے اسکے ہاتھ پکڑتے پوچھا
تو علیہ نے اپنے ہونٹ کانٹے
ک

پھر کچھ سوچ کہ بولی

کل جب بھائی گھر آئے تو بہت پریشان تھے کھانا بھی سہی سے نہیں کھایا تھا انہوں نے میں
جب انکو کھانا دینے روم میں گئی تو بھائی واش روم تھے اور کسی کی کال آرہی تھی مجھے لگا کوئی

امپورٹینٹ کال نہ ہو میں نے جیسے ہی موبائل کان سے لگایا تو آگے سے کوئی آدمی بول رہا تھا "علینہ نے کہا تو میر کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئی کیا بول رہا تھا وہ شخص؟" میر نے مزید کھریدا تو علینہ نے ایک نظر اسے دیکھا پھر بولی

وہ کہہ رہا تھا کہ آپ کا کام ہو گیا ہے کام بالکل ویسے ہی کیا ہے جیسے آپ نے بولا تھا ایکسیڈینٹ جیسی لگ رہی ہے انکی موت اور میرے پیسے کب دینگے آپ زین سائیں "

وہ بولی اور میر کو دیکھا جو بے یقینی سے دروازے میں کھڑے زین کو دیکھ رہا تھا جو علینہ کو گھور رہا تھا علینہ نے اسکی نظروں کی سیدھ میں دیکھا تو علینہ کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی کیونکہ زین نے اسے وارن کیا تھا کہ اس بارے میں کسی کو پتہ نہیں لگنا چاہئے وہ میر کے پیچھے چھپی

میر " زین آگے بڑھا

ایسا کونسا گناہ کیا تھا اس معصوم نے جو تم نے اس سے اسکے وارث اسکے ماں باپ ہی چھین لیے ہاں مجھے لگا اس نے تمہیں بدل دیا ہے مگر میں غلط تھا ارے تم نے اسے بدل دیا اسکی زندگی بدل دی تمہارا دل نہ کانپا اسکے ماں باپ کو مارتے ہوئے میں پوچھتا ایسا کیا کیا تھا اس نء زین شاہ جو تم نے اسکی زندگی ہی تباہ کردی "میر نے غصے ڈھاڑتے کہا اسے بار بار زائشہ کا رونا گر گڑانا یاد آ رہا تھا اس نے تو اس نازک سی لڑکی کو اپنی بہن مان لیا تھا جسکے دکھ کی وجہ اور کوئی نہیں اسکا ہی جگرمی یار تھا

اسکی ڈھاڑتی آواز سن سب اوپر کی طرف بھاگے

اس نے مجھے زین شاہ کو تھپڑ مار کر گناہ کیا تھا اس نے، اس نے مجھ پہ ہاتھ اٹھا کہ میری مردانگی کو لٹکارتا تھا، جو اس نے کیا میں نے اسکا رد عمل دیا بس "

زین نے اطمینان سے کہا میر کا دل کیا اسے جان سے مار دے کسی کی جان لے کر وہ کیسے آرام سے کہہ رہا تھا کہ رد عمل تھا بس

باقی سب تو ساکت انکے انکشاف سن رہے تھے

واہ واہ مجھے شرم آرہی ہے تجھے اپنا دوست کہتے ہوئے ارے لعنت ہے تم پہ تمہاری مردانگی پہ
جو ایک صنفِ نازک کو دیکھائی تم نے مجھے لگا تم سدھر گئے ہو لیکن میں بھول گیا تھا کتے کی
دم کبھی سیدھی نہیں ہوتی"

اپنی حد میں رہو میر "زین چیخا

تم رہے ہو اپنی حد میں نہیں نہ تو میں کیوں رہو مجھے لگا میں تمہیں بہت اچھے سے جانتا ہو مگر
اب لگ رہا ہے یہ تو وہ زین ہی نہیں ہے یہ تو کوئی آجنبی ہے وہ زین ہی وہ اس طرح کے کام
نہیں کرتا تھا جو میرا یار تھا تمہیں پتہ پہلے جب تم غصے ہو کہ بھی کسی کو مارتے تھے تو اس
طرح مارتے کہ اسکو کوئی جانی نقصان نہ ہو تب مجھے فخر ہوتا تھا کہ میرا یار کچھ بھی کر سکتا ہے
بس غلط کام نہیں کرے گا مگر ادھر بھی تم نے مجھے غلط ثابت کر دیا
لاج جو شخص میرے سامنے کھڑا ہے نہ مجھے گھن آرہی ہے خود سے کہ میں نے تم جیسے شخص
سے دوستی کی افسوس ہو رہا کہ تمہارے اس وجہیہ چہرے کے پیچھے چھپا وہ بھیانک چہرہ کیوں
نہیں دیکھ پایا میں

چلو ایک بار مان لیا اس نے تمھیں مار دیا لیکن اسکے ماں باپ کا کہا قصور تھا اس میں بتاؤ انکو
کیوں مارا " میر نے ڈھاڑتے کہا علیہ مزید اس سے چپکی شاہ بی بی بھی سن کھڑی انکا پوتا بھی
کسی معصوم کا قاتل تھا

ہاشم شاہ نے شرمندگی سے سر جھکا لیا اسکو اسطرح بنایا بھی تو ان لوگوں نے تھا
اپنے گھر دفع ہو میں تمھیں جواب دہ نہیں اور تم ادھر آؤ زرا " زین نے میر کو کہتے علیہ کا بازو
پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا

جسے میر نے پیچ میں ہی روک دیا

خبردار خبردار جو میری بیوی کو ہاتھ بھی لگایا تو ہاتھ کاٹ کے رکھ دوں گا سمجھے " اسکا ہاتھ جھٹکتے میر
نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا

زین نے حیرانی سے بیوی لفظ پہ اسے اور اپنی فیملی کو دیکھا

پہلے میری بہن ہے بعد میں ہوگی تیری بیوی " زہن نے غرا کہ کہا اور ہاتھ آگے بڑھایا مگر میر
نے اسکا ہاتھ پکڑ کر موڑ کہ اسکی کمر سے لگایا

پہلے میری وائف پھر تیری بہن اور جا رہا ہوں اپنی وائف کو یہاں سے لے کر "میرا اسکا ہاتھ
چھوڑتے علیحدہ کا ہاتھ پکڑا اور بغیر کسی کو دیکھے شاہ حویلی سے نکلتا چلا گیا



وہ سو رہی تھی جب انٹرکام پہ کال آئی
ایس " "سحر نے نیند سے بھری آواز میں کہا
میم سر آئے ہیں"
کون سے سر "

میم سر ولید سر آئے ہیں " اس وقت وہ آپکے روم کے باہر ہیں " منیجر نے کہا اور انٹرکام رکھ دیا
سحر پوری طرح بیدار ہو چکی تھی جلدی سے اٹھی اور دروازہ کھولا وائٹ شرٹ بلیک پینٹ ماتھے پہ
بکھرے براؤن بال وہ بکھرا بکھرا سا بہت وجہیہ لگ رہا تھا

ولی آئیں زائشہ کہاں ہے اسے ساتھ نہیں لائے آپ دونوں تو ملتان جا رہے تھے نہ پھر یہاں
کیسے؟ " ایک ساتھ کئی سوال تھے

زائشہ کی آج بھی تدفین کر کے آ رہا ہوں " ولید نے سرد لہجے میں کہا تو سحر پہ ایک بار پھر اپنا وجود
طوفان کی ضد میں لگا ایک کے بعد ایک درد

پڑتے ہونٹ اسکی کیا حالت پگڑی تھی چند گھنٹوں میں
پہلے سے کافی کمزور لگی تھی

اسکو چھوڑو تم بتاؤ آنی نے کیا کہا تمہیں اور تم یہاں کیوں ہو"

انہوں نے مجھے گھر سے نکال دیا کیونکہ میں انکی بیٹی نہیں ہوں "سحر نے تلخی سے مسکراتے

کہا ولید نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو سحر نے بتایا جسے سن ولید نے غصے سے مٹھیاں

بھینچی
ہم چلو ابھی تم ریٹ کرو ہم صبح ملتان جائیں گے کچھ ضروری کام نبٹانا ہے " ولید نے
نرمی سے کہا

اپ کہاں جا رہیں ہیں؟

ڈونٹ وری ساتھ والے روم میں ہوں " اور روم سے نکلا سحر نے ساری کھڑکیاں دروازے بند کرتے بیڈ پہ آئی اور زائشہ کے بارے میں سوچتے اسکی آنکھیں بھیک گئی

اللہ جی کیا ساری آزمائشیں اور مشکلات کا سامنا ہم ہی کریں گے " ایک دو دنوں میں ہی اس ظالم دنیا نے اپنی تھوڑی سی حقیقت ہم پہ واضح کی ہے تو ہماری یہ حالت ہے یا اللہ آگے مدد کرنا "

ابھی کچھ اور سننے کی سقت نہیں ہے پلیز ززز " روتے ہوئے کہتی وہ کب سوئی اسے ہستہ ہی نہ چلا



ابہہ اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولی سر میں ٹھیسے اٹھ رہی تھی ایک ہاتھ سے سر کو دباتے اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر یہ کیا وہ تو کسی عالیشان کمرے میں موجود تھی وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی

میں تو گا گاڑی میں تھی نہ تو یہاں کیسے آئی اور بھائی کہاں ہیں وہ اس جہازی سائز بیڈ سے اٹھی تو چکر آنے اس نے بیڈ کا سہارا لیا

کیمرے میں دیکھتے اس شخص نے مٹھیاں بھینچی

اس نے سنبھلتے قدم دروازے کی سمت اٹھائے تو دروازہ خود باخود کھلتا چلا گیا

آہستہ کہی یہ بھوتوں کا گھر تو نہیں ہے " ڈر سے چیختے اس نے رونی شکل بنا کے ادھر ادھر دیکھا تو اس شخص کے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا

میں تو کسی سے بھی نہیں ڈرتی " دل کو مضبوط کرتی وہ کمرے سے نکلی
واؤ " گھر کو دیکھ اسکے منہ سے فقط اتنا نکلا

اس نے یہاں وہاں دیکھا کہ اب کہاں جاؤ تو تھوڑی دور اسے سیڑھیاں نظر آئی جو ایک نیچے کی
طرف اور کچھ دور اوپر کی طرف سیڑھیاں جا رہی تھی

آہستگی سے چلتے وہ سیڑھیوں پہ پہنچی نیچے اندھیرے کی وجہ سے کچھ نظر ہی نہیں آ رہا تھا
کیمرے سے دیکھتے اس شخص کی نظروں میں دلچسپی تھی زائشہ کے لئے

اس نے منہ بگاڑتے سیڑھیوں سے اترنے لگی تو حیران ہوئی کیونکہ نیچے والا حصہ بھی اب لائٹوں
سے جگمگا رہا تھا

وہ سیڑھیاں اتری کہ اسکے اوپر پھولوں کی برسات ہونے لگی وہ کھلکھلاتی گول گول گھومنے لگی
پھول تو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے
اس شخص کے ہونٹ بھی مسکراہٹ میں ڈھلے

اوائے پھول رک بھی جاؤ اب بعد میں یہی سے کنٹینو کریں گے اوکے پھر میں تمہاری اور اپنی
پیاری پیاری پکچرز بھی بناؤ گی " زائشہ کا کہنا تھا کہ پھول برسنا بند ہو گئے وہ آگے بڑھی کیونکہ
چاول کی خوشبو آرہی تھی اسے وہ چلتی کچن کی طرف آئی جہاں اسکے لیے ہر قسم کا کھانا رکھا ہوا
تھا

اسے لگا یہ سب ولید نے کیا ہے کیونکہ وہاں موجود ہر چیز اسکی پسندیدہ تھی ڈائننگ ٹیبل کے
پاس ایک بوڑھی لیڈی کھڑی تھی اسے دیکھ مسکرائی اور چٹیر پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا
اسلام و علیکم! کرسی پہ بیٹھتے زائشہ نے کہا تو آنہوں نے سر ہلا کہ جواب دیا
کیا کھانا پسند کریں گی آپ؟ " وہ نظریں جھکا کہ بولی
بریانی " اس نے کہا تو آنہوں نے اسے بریانی سروو کی اور ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی
وہ میرے " _____

سر نے کہا تھا آپ کھانا اور میڈی لے کے سو جائے گا وہ صبح آپ سے ملے گے " زائشہ کی بات ابھی منہ میں تھی کہ وہ اس انٹی نے کہا تو زائشہ نے سر ہلایا

کھانا کھانے کے بعد وہ اٹھی اور ارد گرد چکر لگانے لگی

بابا آجائیں گے تو بابا سے ڈانٹ نہ پڑوائی تو میرا نام بھی زائشہ نہیں " اس نے منہ بناتے دل میں کہا اور سر اٹھاتے اس بلڈنگ نما گھر کی چھت دیکھی جہاں قیمتی فانوس لٹک رہے تھے

اس وہی کھڑے پورے گھر کا جائزہ لیا کافی دیر بعد وہی آنٹی ٹرے میں جوس اور میڈیسن لے آئی

زائشہ دوائی کھاتے جلدی سے جوس کا گلاس منہ کو لگایا آدھا جوس پی کر گلاس واپس رکھ دیا

آئیں آپکو روم میں چھوڑ آؤں " وہ کہہ کہ آگے بڑھی زائشہ بھی انکے پیچھے چلنے لگی

گڈ نائٹ "اسے روم میں چھوڑنے کے بعد وہ واپس کچن کی طرح آئی اور اسکی بچی بریانی کی پلیٹ اور جوس کا گلاس ٹرے میں رکھتے لفٹ میں انٹر ہوئی اور دوسرے مالے پہ جا کہ لفٹ سے نکلتی آگے بڑھی اندھیرے کمرے میں ٹرے رکھتی وہ واپس پلٹ گئی

زائشہ روم میں ہی بیڈ پہ لیٹی کیونکہ اسے بہت نیند آرہی تھی

شاید اسکے جوس میں نیند کی دوا ملائی گئی تھی



ہم لٹا دیں گے ساری-----چاہت تم پر

اس شرط پر کہ جمع تفریق نہیں کرو گے 🥰

ہم اکیلے ہی کریں-----گے راج تم پر

کسی اور کو اس میں شریک نہیں کرو گے ❤️



میرا اسکو وہاں سے سیدھا ملک ہاؤس لے آیا تھا

اسکو وہی چھوڑ وہ رضا صاحب کے پاس چلا گیا

پتہ نہیں میر مجھ سے کس طرح بات کریں گے وہ تو مجھ پہ غصہ کریں گے نہ کیونکہ میں نے اس سے بھائی کے بارے میں چھپایا " وہ پریشانی سے بیڈ پہ بیٹھتی سوچنے لگی

میر کمرے میں آیا تو وہ پریشان سی بیٹھی تھی اسکو دیکھ مسکرایا اور سنجیدہ ہوتے اسکے پاس سر پہ پہنچا

اٹھو اور چائے بنا کہ لاؤ " میر نے سر دلجے میں اسے دیکھتے کہا تو علیینہ نے حیرت سے منہ کھول کے اسے دیکھا

اوووو جی سیاں جی زیادہ سر پر نہیں چڑھو او کے مانا کہ تمہارے گھر ہوں لیکن بھولو مت بی گھر جتنا تمہارا ہے اس سے کئی گنا زیادہ میرا سمجھے کہ نہیں "" پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہتی وہ اسکے قہقہے کا سبب بنی

پاگل واگل ہو کیا جو پاگلوں کی طرح ہنسے جا رہے ہو " میر کو ہنستے دیکھ وہ اسکو گھورتے ہوئے
پوچھنے لگی تو وہ سنجیدہ ہوا

تم اداس تھی تو سوچا زرا اپنی شیرینی کو جگا دوں تم پریشان نہیں ہو دو تین دن میں چاہے اپنے
گھر واپس چلی جانا تم شادی تو ہم دھوم دھام سے کرینگے ورنہ میں تو اپنے بچوں کو منہ دیکھانے
کے قابل ہی نہیں رہو گا " میر نے کہا تو علیینہ نے شرم سے سرخ پڑتے چہرہ جھکایا

لو جی ابھی سے کیوں شرما رہی نا یہ کام نا ہو، میں نے سنا ہے لڑکیاں جو شادی سے پہلے کرتی
ہیں وہ بعد میں نہیں کرتی، تو تم شادی کے بعد شرما لینا اگر ابھی سے شرماؤ تو شادی کے بعد
میں ہی نہ شرماتا پھروں " میر نے شرارت سے گویا ہوا علیینہ جو پلکوں کو جھکائے شرما رہی تھی
اسکی بات سن آپے سے باہر ہوتی اسکے بال کھینچنے لگی

اہہ ظالم عورت چھوڑو میرے بال آہہ کچھ شرم کرلو دو دن کے شوہر کے ساتھ کوئی اس طرح پیش آتا ہے بھلا"

تم نے ہی کہا ہے نہ شادی کے بعد شرم کرنی کے تو تمہارے ہی کہے پر عمل کر رہی ہوں
"علینہ نے اسکی چیخ و پکار کو نظر انداز کرتے اور زور سے اسکے بالوں کو کھینچنے لگی

سوری سوری لینہ یار میرے باپ دادا کی توبہ جو تم لڑکیوں سے بحث کریں" میر نے دہائی دیتے
کہا تو علینہ کو کچھ رحم آیا

مجھ سے پنگا مت لیا کرو جب پتہ ہے تم نے ہارر جانا ہے ہنہ آئے بڑے چائے بناتے دو"
علینہ نے اسکے بال چھوڑتے اسکی نقل اتاری

یار میں نے ایسے تو نہیں کہا تھا کوئی کام تو ڈھنگ سے کر لیا کرو تم، ابھی سے یہ حال ہے
بعد میں تو تم نے مجھے چائے میں نمک اور ٹالن میں چینی ڈال کے کھلانی ہے " اس نے بیڈ پہ
لیٹ کے اسے اپنے پہلو میں گراتے کہا

کچھ شرم کو ہاتھ مار لو نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں "علینہ نے اسکو اپنے قریب دیکھ سٹپاٹے
ہوئے کہا

اوہ نکاح ہی سب کچھ ہوتا ہے یہ رسمے تو دنیاوی ہیں "میر نے اسکی شرم سے سرخ ہوتی ناک
کھینچ کر کہا

ویسے ایک بات ہے جو ہم میں سب سے الگ ہے "میر نے سنجیگی سے کہا لیکن آنکھوں میں
واضح شرارت ناچ رہی تھی

و وہ کیا "علینہ نے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے پوچھا

دوسرے شوہر جب اپنی وائف کے پاس جاتے ہیں تو وہ سر سے لے کر پاؤں تک سرخ پڑتی ہیں اور یہاں میری بیوی ہے جو پہلے تو شرماتی نہیں لیکن جب شرماتی ہے تو اسکا صرف ناک ہی سرخ ہوتا ہے "میر نے ہونٹوں کو دباتے مسکراہٹ کو چھپا کے کہا علیینہ جو سوچ رہی تھی کوئی پیار محبت والی بات ہوگی اسکی اتنی عجیب و غریب بات سن کے الجھی جب بات سمجھ آئی تو تکیہ اٹھا کہ اسے دے مارا

پلو فائٹ کرنی ہے تو آجاؤ بس پھر کیا ہوگئے شروع ٹوم اینڈ جیری 😂😂😂
❤️❤️❤️❤️

صبح اسکی آنکھ کھلی تو اجنبی نظروں سے ارد گرد دیکھا پھر آہستہ آہستہ سب یاد آیا تو وہ سر پہ ہاتھ مارتے اٹھی

بھائی سے ملنا تھا چل اٹھ زائشہ فریش ہو جا "لیمپ کے ساتھ پڑا موبائل اٹھاتے اس نے ٹائم دیکھا تو جلدی سے کہتی چیخنگ روم میں گھسی

افف میری ڈریسز کہاں ہونگی " اس نے اتنی ساری دیوار میں نصب شیشے کی الماریوں کو دیکھتے ہوئی بولی کچھ سوچتے اس نے پہلی الماری کھولی تو وہاں اوپر اسکے لیے فراک اور نیچے والے پورشن میں انکے ہم رنگ ڈوپٹے تھے

اس نے منہ بگاڑتے دوسری کھولی تو اس میں تمھری پیس سوٹ اور نیچے سینڈل پٹی تھی

کیا ہے مجھے نہیں پہننی یہ اتنی بھاری بھاری یہ تو شادی شدہ لڑکیاں پہننتی ہیں اگر اور میرا تو صرف __ " وہ منہ بناتے بولی تیسرا دروازہ کھولا تو اس میں موجود ٹراؤزر شرٹ اور نیچے ہائی ہیل کو دیکھ اسکی آنکھوں میں چمک ابھری

وہ جلدی سے بلیک رنگ کی ڈریس لیتی واشروم میں گھسی

اسکے جاتے ہی وہ انجانا سا شخص وہاں پہنچا واشروم کے دروازے کو بند دیکھ مسکرایا

مجھے پتہ شونا نے منہ ضرور بگاڑنے ہیں ان ڈریسز کو دیکھ کر لیکن کوئی بات نہیں ایک نہ ایک دن تو یہ بھی تمہیں پہنا کہ رہوں گا دیکھ لینا " دل میں زائشہ سے مخاطب ہو کر بولا اور روم سے ہی نکل گیا

زائشہ فریش ہو کر باہر آئی بالوں کو سکھاتے اس نے انہیں کھلا ہی چھوڑ دیا آنکھوں میں کاجل پہنتی وہ نیچے بڑھی کیونکہ اسے بھوک لگی تھی

سیڑھیاں اترتے اس نے ریلنگ پہ جھک کر ڈانگ ہال میں دیکھا تو سربراہی کرسی پہ کوئی بیٹھا نظر آیا وہ ولید کا تصور کرتی جلدی سے سیڑھیاں اتری اور ڈانگ ہال میں پہنچتے ہی وہاں بیٹھے شخص کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا چونکہ اس آدمی کی پیٹ اسکی جانب تھی وہ دیکھ نہ پائی کہ وہ ولید ہے بھی یا نہیں، جو پہلے ہی اسکی خوشبو سے اسکی موجودگی کے بارے میں جان چکا تھا اپنی آنکھوں پہ اسکے نرم نازک ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے دلکشی سے مسکرا دیا

بتائیں میں کون ہوں؟" زائشہ نے سرگوشی نما آواز میں پوچھا تو اس شخص نے اسکے ہاتھ کو پکڑ کر گھماتے اپنی تھائی پر اس طرح بیٹھایا کہ اسکی پیٹ اسکے سینے سے لگی تھی وہ اسکے کان کے پاس جھکا


میری لائف، میری شونا، میری زندگی، میری سانسیں، میری جان اور میرے جینے کی وجہ "وہ دلکش سی سرگوشی کرتے اسکے نم بالوں میں چہرہ چھپا گیا

زائشہ کو جھٹکا لگا جس شخص کو وہ اپنا بھائی سمجھ رہی تھی وہ کوئی اور تھا وہ تیش میں آتی مگر اسکی سرگوشی سن تھمی، دل کو جیسے سالوں بود کرار نصیب ہوا تھا وہ ظالم جس کو وہ پاگلوں کی طرح چاہتی تھی جو اسکو چھوڑنا جانے کہاں گم ہو گیا تھا آج اس طرح اسکا ملنا اسے لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے

وہ جانتا تھا اسکی حالت، اسکا چہرہ اپنی جانب کرتا وہ اسکی اشک بہاتی آنکھوں پہ جھکا اسکے چہرے کے کو اپنے لبوں سے چھوتے وہ اسے اپنے ہونے کا یقین دلانے لگا

اسکے دل پہ ہاتھ رکھتے اس نے اسے پیچھے کرنا چاہا مگر اب جدائی اسے کہاں برداشت تھی
وہ پیچھے ہوتے اسے خود میں بھیج گیا زائشہ اسکی گردن میں منہ چھپاتی پھر سے رونے لگی تھی
جیسے سارے دکھ سارے درد جو اسکے بنا سے تھے اس نے اپنے آنسوؤں کے ذریعے اسے بتانے
تھے

تم۔ تمہیں پتہ ہے می۔ میں نے تمہیں ک کتنا مس کی کیا " وہ آنسو اسکے کالر سے صاف کرتی
بولی


اس نے صرف  کہنے پر ہی اکتفا کیا جیسے اسے بولنے کا موقع دے رہا ہو کہ آج تم بولو
میں سنتے ہی جاؤں گا


وہ اسکے گلے سے لگی ایک ایک کر کے اسے سب بتاتی چلی گئی کبھی شکوہ کرتی تو کبھی رونے
لگتی

جسے وہ اسکی کمر سہلاتے ہوئے سن رہا تھا وہ جانتا تھا وہ بہت کچھ بھول چکی ہے اسی لیے
النجھی ہوئی ہے وہ درد میں تھی تو وہ کونسا خوش تھا وہ اسکے ہر درد میں برابر کا شریک تھا



□ ایک ہی شخص میری دعاؤں کا محور ٹھہرا 

□ وہ میری صبح، میری شام، میری کائنات ٹھہرا 

□ دل دھڑکتا ہے تو دھڑکن میں وہی شامل ہے 

□ وہ میری روح میں شامل میری زندگی ٹھہرا 



صبح سویرے اٹھتے ہی وہ ملتان کے لیے نکلے تھے

اوو جناب آپ انسان ہو یا نہیں یہ تو نہیں پتہ مجھے مگر دیکھو تمہارے ساتھ بیٹھی یہ بندی ایک
نازک سی انسان ہے " سحر نے اسکو دیکھ معصومیت سے کہا تو ولید نے آئبرو اچکا کہ اسے دیکھا

"کہ اب اس بات کا مطلب"

مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو ملے گا یا بھوک ہر تال کروانی ہے " سحر نے پیٹ پکڑ کر کہا

بس پہنچ گئے ہم وہاں کھانا بیڈی ہے جو دل کرے وہ کھا لینا اوکے " ولید نے سنجیگی سے کہا
تو سحر نے سر ہلا دیا

ولی اب کیا سوچا کیا کریں گے "

کیا مطلب سحر کیا کریں گے میں بزنس کرونگا جو کرتا ہوں اور تم وہ جو کرنا چاہتی ہو " ولید نے
اسکو دیکھتے کہا

نہیں میرا مطلب کہ اب ہم واپس کب "" _ _ _

ہم تب تک وہاں نہیں جائیں گے جب تک ہم کچھ بن نہیں جاتے اور اس ٹوپک پر اب کوئی
بات نا سنو اوکے " ولید نے سرد لہجے میں کہا تو وہ سمجھتے گاڑی سے باہر دیکھنے لگی

کچھ ہی دیر میں وہ ایک عالیشان بنگلے کے پورچ میں انکی گاڑی کی کار سے باہر نکلتے سحر اردگرد
سرگھما کہ دیکھا مگر ایک جگہ اسکی نظریں گڑ سی گئی جہاں زائشہ کا نام لکھا تھا اور اردگرد ہر رنگ
کے پھول لگے تھے زائشہ کے نام کے اوپر فوارے کی طرح پانی بہہ رہا تھا جو اسکے نام سے ہو کر
پھولوں کی جڑوں میں جا رہا تھا

اس نے قریب جاکہ دیکھنا چاہا
پہلے کھانا کھالو "ولید کے کہنے پہ وہ اس خوبصورت سی جگہ کو دیکھنے کا سوچتی وہ اندر



اداس تھے وہ پرندے بھی جو کل شام کو

لوٹے تیرے شہر سے ...

شاید ان کو بھی منزل نامی ہم بد نصیبو کی طرح ...!!!



زین کو جیسے ہی پتہ چلا کہ زائشہ اب اس دنیا میں نہیں رہی اسے عجیب سے احساس نے گھیر
لیا تھا

میں تو ویسے بھی اسکو مارنا چاہتا تھا پھر مجھے کیوں ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میں نے اسکے ساتھ
غلط "زین" نے جھنجھلاتے ہوئے سوچا

زین شاہ کچھ غلط نہیں کر سکتا، اس نے مجھے مجبور کیا تھا، ورنہ مجھے تو وہ اچھی لگی تھی میں
اسے درد تو نہیں دینا چاہ رہا تھا پھر کیسے مجھ سے یہ سب ہو گیا، میں نے اسے اپنی
محبت.. _ _ _ " وہ ٹھٹھکا اپنے ہی الفاظ پہ "محبت" کیا اسے محبت تھی زائشہ سے اگر
تھی تو اس نے کیوں اسے درد دیا اسکے ماں ٹاپ اس سے چھین کے اسے سب سے بڑا درد
دے دیا

لیکن میں نے نہیں کیا یہ اس نے کہا تھا اس نے میرے غصے کا فائدہ اٹھایا اسکو میں چھوڑو
گا نہیں"

اسکو وہ لمحہ یاد آیا جب وہ غصے سے کالج سے باہر نکلا تھا پیچھے کوئی بھی تھا جو اسکو بھڑکانے آیا
تھا

کنٹرول زین وہ نہیں جانتی تجھے بس اس نے غلطی سے مار دیا کنٹرول " وہ خود کو باور کروانے
لگا

کیا تمہیں اپنی عزت کی پرواہ نہیں ہے اس نے تمہیں سب کے سامنے تمہیڑ جڑ دیا اور تم
بے غیرتوں کی طرح منہ چھپا کہ یہاں آگئے کیسے مرد ہو تم ہاں پوری یونیورسٹی تم پہ ہنس رہی
ہے کہ ایک لڑکی نے تمہیں زین شاہ کو تمہیڑ مار دیا اور تم کہہ رہے وہ نئی ہے، " وہ شخص اسکے
غصے کو بڑھاوا دیتے بولا تو زین نے غصے سے مڑ کہ اسکو دیکھا تو حیران رہ گیا،

تم "\

ہاں میں، تم اپنی بے عزتی کا بدلہ لو، وہ اپنے ماں باپ سے بہت محبت کرتی ہے آگے تم

سمجھدار ہو "عائہ خان نے زہرخند لہجے میں کہا اور وہاں سے چل دی

زین نے تو جزبات میں آکر اسکے ماں باپ کو مروایا تھا مگر ماسٹر ماسٹر تو عائہ خان تھی اس نے

زین کے غصے کا ناجائز فائدہ اٹھایا تھا وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا یہ سوچ کہ اس نے زین کو

ایک موہرے کی طرح استعمال کیا تھا


وہ تنیش میں شاہ حویلی سے نکلا




مجھے دُر لگتا ہے لوگوں سے!..

انکے قریب ______ آنے سے ❤️

اچانک چھوڑ _ _ _ _ _ جانے سے ❤️

بہت سخت _ _ _ _ _ لہجوں سے 

اور نرم _/_/_/_/_/_/_ سے ❤️

جان بن _ _ _ _ _ _ _ _ _ سے 



عالیان مرزا صاحب کے بھائی کا بیٹا تھا جسے پڑھائی کے لیے وہ امریکہ بھیج چکے تھے مگر زائشہ

کے پیدا ہونے کے بعد وہ آیا

وہ اس چھوٹی سی گڑیا کا اتنا عادی ہو گیا کہ اسکا واپس جانے کا دل ہی نہیں کرتا تھا مگر مرزا صاحب نے زبردستی اسکو واپسی بھیجا

مرزا صاحب نے عالی کے پاکستان آنے پہ پابندی لگادی تھی تاکہ اسکا فیوچر متاثر نہ ہو، پانچ سال پہلے وہ آیا تو وہ کسی ارجنٹ کام کے لیے مال گیا جب اسکی زائشہ سے ملاقات ہوئی کچھ مہنوں بعد جب زائشہ کا رشتہ آیا تو عالی پاگل ساندھ کی طرح ادھر ادھر پھر رہا تھا کہ سامنے وہ لڑکا آئے اور عالی اسکی جان نکال دے جب کہ زائشہ اسکی حالت سے مزے لوٹ رہی تھی

اسکی حالت کو مد نظر رکھتے مسسز مرزا کے منته تر لے کرنے کے بعد مرزا صاحب نے انکا نکاح کروایا تھا پھر عالی بزنس کے کچھ مسائل حل کرنے کے لیے امریکہ گیا

تو زائشہ نے رو رو کہ اپنی حالت بھوتنی جیسی بنالی تھی ایک سال بعد جب اسکی واپسی ہوئی تو ناجانے ایسا کیا ہوا کہ مرزا صاحب نے اسے سب دور ہو جانے کا بولا

ناجانے وقت کیسا کھیل کھیلنے والا تھا ""؟



عالی کہیں گھومنے چلتے ہیں نہ "وہ ناشتے کے بعد لان میں پرانی یادیں تازہ کر رہے تھے تبھی زائشہ نے پیچھے سے اسکے گلے لگتے کہا عالی نے اسکے ہاتھ اپنے سینے پہ محسوس کرتے ٹھنڈی سانس خارج کی اور اسکے ہاتھ پکڑتے اسکے اپنے سامنے کیا

شونا میرا ضبط نہیں آزمایا کرو ورنہ تمہارے لیے مشکل ہو جائے گی نہ "عالی کا اشارہ اسکے گلے لگانے کی طرف تھا زائشہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

کچھ نہیں "اسکے گرد حصار باندھتے وہ مسکرا کے بولا تو زائشہ نے اسکی آنکھوں کو چھوا

تمہیں پتہ ہے مجھے تمہاری آنکھیں بہت پسند ہیں "

جانتا ہوں " وہ اسکو دیکھتے بولا

کیسے میں نے تو کبھی نہیں بتایا پھر\۔" اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

کیونکہ آنکھیں دل کا منظر پیش کرتی ہیں اور تم میرے دل کی ملکہ ہو" کہتے وہ جھکا اور اچانک ہی اسکے لبوں پہ جسارت کرتے وہ پیچھے ہوا چند سکینڈ کا کھیل تھا زائشہ نے حیرانی سے آنکھیں واااا کیے اسے دیکھا اور شرم سے سرخ ہوتی اسکے پاؤں پہ پاؤں رکھتی اسکی گردن میں منہ چھپا گئی

بابا بابا "عالی نے قہقہہ لگایا تو زائشہ نے اسکے بازو پہ مکا مارا جبکہ ہونٹوں پہ شرمیلی سی مسکراہٹ تھی

عالی ایک بات بتاؤ تم جب گئے تو ایک بار بھی تمہیں میری یاد نہ آئی ایسے تو بڑے دھڑلے سے کہا تھا زائشہ میری ہے کسی کی نہیں ہو سکتی ہاں " وہ بھاری آواز کرتی بولی اور اس سے دور ہٹتی وہ پاس لگے جھولے پہ بیٹھی

عالی نے سرد نظروں سے اسکا ہونا دیکھا اسکو کمر سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگاتے وہ اندر کی طرف
بڑھا

مجھے جھولے لینے ہیں چھوڑو " زائشہ نے اسکی گرفت میں مچلتے کہا

زیش میری جان مجھ سے دور ہو کہ تم کیوں خود کو اذیت میں دکھلینا چاہتی ہو ہاں " وہ گرفت
مضبوط کرتے بولا تو زائشہ بالکل اسکے ساتھ آگئی

مجھے درد ہو جائے گا عالی چھ۔ چھوڑو " زائشہ نے اسکے ہاتھ ہٹانے چاہے مگر اب کہاں ممکن ہے

چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا دو سال پورے دو سال تم سے دور رہ کر جو اذیت میں نے
سہی ہے وہ میں اور میرا رب جانتا ہے ، اب تمہیں کوئی بھی مجھ سے دور نہیں کر سکتا اگر کسی
نے کوشش بھی کی تو اپنی موت کو ترسے گا وہ شخص " لہجے میں آگ سی تپش لیے وہ عجیب
سی جنونیت لیے بولا

اسکی سخت سے سخت ترین ہوتی گرفت اور اسکی جنونی سرگوشیوں کو سنتے وہ ڈر سے کاپنے لگی تھی

آیم سوری سوری زلیش ٹھیک ہو تم سوری شونا " زائشہ کا کانپنا محسوس کرتے عالی نے اسکو اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھایا اور اندر کی طرف بڑھا اس نے خود کو ڈپٹا کیا ضرورت تھی اس طرح بولنے کی مگر یہ اسکے اختیار میں ہی کہاں تھا وہ اسکے معاملے میں شروع دن سے تو جنونی تھا





شاہ حویلی میں سب اپنے کاموں میں مصروف تھے مہناز بیگم اور گریٹا شاہ کچن میں تھی شاہین بیگم علیینہ کے بارے میں سوچ کہ ہلکان ہو رہی تھی اور ساتھ زین کی فکر بھی لاحق تھی

اسکی اور میر کی لڑائی کے بعد وہ کسی غائب سا ہو گیا تھا شاہ بی بی کا غرور جو انہیں اپنے پوے پر تھا ملیا میت ہوا تھا وہ اپنے کمرے کی ہو کر رہ گئی تھی

اگر زین کسی کو برباد کیا تھا تو اسکا خاندان بھی اسکی غلطی کی زد میں آیا تھا جہاں قہقہے ہوتے تھے وہاں اب سکوت چھایا تھا جیسے یہاں کوئی آبادی ہی نہ ہو



تیری #قربت حلال ہے مجھ پر 

تو میرے ##عشقیہ نکاح میں ہے 



لینہ لینہ یار آ بھی جاؤ پھر تم نے چلے بھی جانا ہے "میر نے علینہ کو آواز دی جو چیخنگ روم میں کب سے گھسی تھی اور اب نکلنے کا نام نہیں لے رہی تھی

چونکہ آج علینہ نے گھر جانا تھا تبھی میر نے یہ دل سیلیٹیٹ کرنے کا سوچا اور فٹافٹ اسکے لیے شوپنگ مال سے ڈریس لیتا آیا اور علینہ کو پکڑاتے چیخنگ روم میں دکھایا میر خود بھی واٹ شرٹ پر بلیک پینٹ کورٹ پہنے کوئی پرنس ہی لگ رہا تھا

یارر تم ___۔" ابھی وہ کچھ کہتا کہ علیینہ ڈور کھولتے باہر آئی وائٹ کلر کے باربی گاؤن میں ہلکے سے میک اپ کے ساتھ بالوں کو اوپر جوڑے میں قید کیے کچھ آوارہ لٹیوں کو کرل کیے جو اسکے چہرے پر آتی اسے تنگ کر رہی تھی، آہستہ سے گاؤن اٹھاتے وہ اسکے قریب آئی، اسکو دیکھ میر کی زبان کو بریک لگی

یوں ندیدوں کی طرح مت دیکھو " اسکی ایکسرا کرتی نگاہوں کو دیکھ وہ مزید کنفیوز ہوئی تھی

کیوں جی میری بیوی ہے میری مرضی ہے جو مرضی کرو تمہیں کیا آفت پڑی ہے " وہ اسکو پیار بھری نظروں سے دیکھتے بولا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی

پل پلیرز میر " وہ ڈر رہی تھی اپنی قسمت سے جس نے اسکو خوشیاں تو دی تھی مگر ان خوشیوں کی عمر بس کچھ دن یا کچھ لمحوں کی ہوتی تھی

میں ہوں نہ کچھ نہیں ہوتا بس ریلیکس ہو جاؤ" وہ اسکی آنکھوں میں ڈر دیکھ اسکے قریب آتے
اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولا اور اسکی پیشانی پہ لب رکھے جسے محسوس کر علیینہ نے سکون سے
آنکھیں بند کی کئی لمحے گزر گئے وہ آہستہ سے پیچھے ہٹا

آ جاؤ کچھ دیکھانا ہے"

بابا ہونگے"

وہ گھر نہیں ہیں ڈونٹ وری" اسکے ناک کو کھینچتے بولا تو علیینہ نے اسکو خفگی سے گھورتے اپنا
ناک سہلایا، وہ اسکو لیے اپنے روم میں آیا تھا

پھولوں کی خوشبو چار سوں پھیلی تھی روم میں لائٹ کی بجائے کینڈلز سے اجلا کیا گیا تھا جو
ماحول کو اور رومانوی بنا رہا تھا علیینہ نے گھبرا کر میر کو دیکھنا چاہا لیکن اسے کہیں نظر نہ آیا

میر میر کہاں ہیں آپ " وہ ارد گرد دیکھتی بولی پسینے سے اسکی ہتھیلیاں نم ہو رہی تھی میر نے اسکے پیچھے آتے اسکے بالوں سے کلپ نکالا ہی تھا کہ اسکے سلکی براؤن بال لہرائے ہوئے نیچے آئے

علینہ نے میر کو دیکھا جو آنکھوں میں محبت کا جہاں بسائے کھڑا تھا اس نے شرم سے بھاری ہوتی پلکیں جھکائیں تو میر کے دل پہ بجلیاں سی گری

وہ ہاتھوں میں گلاب لیا اسکے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھا اور اسکو عشقیانہ نظروں سے دیکھا

علینہ نے ہلکی سی مسکراہٹ سے پھول لیے حالانکہ یہاں رہنا اسکے لیے مشکل ہوتا جا رہا تھا پتہ نہیں اسے بہت شرم سی آرہی تھی

تھیکس " وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولی اور ایک ہاتھ اسکی جانب بڑھایا تاکہ وہ اٹھ سکے میر نے اسکا وہی ہاتھ پکڑتے اپنے پاس کھینچا اور اسی طرح بیٹھے اپنے گھٹنے پہ بیٹھایا

آئی لو یو "لجے میں جذبات کی آنچ لیے اس نے بھاری سرگوشی کی تو علیہ کی رہی سہی ہمت
بھی ختم ہوئی

کچھ اس خوابناک سے ماحول اور اپنے عشق کی اپنے پاس موجودگی اسے مدھوش کر رہی تھی

وہ اسکی گردن پہ جھکا علیہ کی جان لبوں پہ آئی تھی اسکی شدت پہ وہ مچلی، میر نے سر اٹھا
کے اسے دیکھا

اوہ تو یہاں یہ بیہودہ حرکتیں ہو رہی ہیں "اچانک ہی دروازہ کھلا اور کوئی لڑکی اندر داخل ہوئی اور
علیہ کو حقارت بھری نظروں سے گھورتی بولی

میر اور علیہ اس اچانک آنے والی مصیبت پہ سنبھلے بھی نہ تھے جب اس لڑکی کو دیکھتے علیہ
کو اپنی قسمت میں ایک بار پھر رونا آیا

تم "" میر نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا



مرچکا ہے دل مگر زندہ ہوں میں

زہر جیسی کچھ دوائیں چاہئیں

پوچھتی ہیں آپ آپ اچھے تو ہیں

جی میں اچھا ہوں دعائیں چاہئیں



زین گھر سے سیدھا عائدہ خان کے پاس آیا جو اپنے ناخنوں پہ نیل پینٹ لگا رہی تھی اسے دیکھ

مسکرائی

ہاں جانی کوئی کام ہے کیا "عائدہ خان نے کمینی سے مسکراہٹ چہرہ پہ سجاتے پوچھا

تم غلیظ عورت تم نے مجھ سے دو قتل کروائے تمہاری ہمت بھی کیسے سہوئی ہاں کیسے سب سب جانتے تھے مجھے وہ لڑکی پسند آئی تھی پھر بھی تم نے اپنی گھٹیا چال چلی ہاں "زین اسکے گلے کو دباتے تیش کے عالم میں بولا تو عائہ خان دم گھٹنے پہ اسکے ہاتھوں پر ناخن چھبوائے

پی پیچھے ہو پا۔۔ پاگل ان انسان مجھے م مارو گے ک کیا " وہ رکتی ہوئی سانس سے بولی تو زین نے مزید گرفت بڑھائی عائہ خان کی آنکھوں باہر نکلنے لگی تھی

دو قتل تو کروا ہی لئے ہیں تم نے ایک تمہارا کردونگا تو کوئی خاصا فرق نہیں پڑے گا " اسکی سانسیں رکتی دیکھ زین نے اسے زمین کی طرف دکھا دیتے حقارت سے کہا تو وہ کھانستی ہوئی نیچے گری

تم دو ٹکے کے انا پرست انسان میں نے تمہاری منتیں نہیں کی تھی کہ مار ڈالو انکو تم نے اپنی مرضی سے سب کیا بدلے لینے کے لئے تم نے میری بہن کو مار دیا اور میرے بارے میں الٹی

سیدھی ہانکے جا رہے ہو " وہ مظلومیت سے بھرے لہجے میں بولی جیسے ان سے بڑا کوئی مظلوم
ہی نہ ہو

تمہیں شرم آنی چاہئے اسے بہن کہتے ہوئے بھی تم تو آستین میں چھپا سانپ ہو جس نے اپنی
سگی بہن کو ہی دس لیس میں نے جو کیا وہ غصے کی ضد میں کیا مگر میرے دماغ میں یہ خیال
تو تم نے ہی ڈالا کہ اسکے ماں باپ کو مار دو "

چلو ہوں میں سانپ تم کہا ہو جس اپنی نئی نویلی محبت کی زندگی کو محض غصے میں آکر جہنم بنا دیا
اور غصہ وہی غصہ تمہاری عقل کو کھا گیا لڑکے , ورنہ میں کہتی اور تم مان لیتے نہیں نہ , تم
نے خود کو خود بلکہ اس زائشہ کو بھی تم نے ہی برباد کیا ہے خیر تھیکنس انکو مار کے تم نے میرا
کام آسان کر دیا اور اب نکلو میرے گھر سے اپنے گھر جا کے یہ تماشے کرو " وہ تھوڑا تیز لہجے
میں بولی اور واپس جھولے پہ بیٹھی زین انکی طرف بڑھا مگر انکے الفاظ نے اسکے پاؤں جکھڑ
لیے

اب اپنی زائشہ کو تو مار ہی چکے ہو، ارے تمہیں تو شرم سے ڈوب مرنا چاہئے جس سے محبت کی بات کرتے تھے اسکے خاندان کو تباہ برباد کرنے والے بھی تم ہو چلو میں نے نفرت کی آگ میں جلتے کیا مگر تم نے محبت کو ہی بدنام کر ڈالا بابا بابا بابا 'انہوں نے گہرا وار کیا تھا زین لڑکھڑایا یہ سچ ہی تو تھا کڑوا سچ جسکے لیے وہ خود کو مر کر معاف نہ کر پاتا

عائہ خان اپنی بات سے اسکی حالت دیکھتی مسکرائی اور خود کو خود ہی بیسٹ کہا

زین وہاں سے نکلا اسے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا انا بھی تو کب ٹوٹی غرور بھی تب ختم ہوا جب اسکی وجہ ہی زمین تلے جا سوئی تھی

اسکے کانوں میں بار بار عائہ خان کے الفاظ اور زائشہ کا مدد مانگنا گھوم رہا تھا پھر وہ سنسان سی سڑک پہ گھٹنوں کے بل گرا

آہستہ کیوں کیا میں نے یہ کیوں کیا میرا عشق ایک غصے کی ضد میں فنا ہو گیا لوگ عشق میں
مر جاتے ہیں اور میں نے اپنے ہی عشق کو مار دیا اہسگ لک "وہ کرب سے ڈھاڑا اسکا دل کیا خود
کو ہی ختم کر دے

جسکو وہ خوش دیکھنا چاہتا تھا اسکی ہی زندگی اسکی خوشیاں چھین لی اور کچھ نا ملا تو دوسروں کے
ورغلانے پہ اسکو جان سے ہی مار بیٹھا

کاش میں اسکی زندگی میں ہی نہ آتا "اپنے بالوں کو ہاتھوں میں جھکڑے وہ چلایا اسکی آواز میں
کرب تھا محبت کے پچھڑنے کی تڑپ تھی اسکی آواز اندھیرے میں چار سوں گونج رہی تھی

وہ رو رہا تھا دوسروں کو رلانے والا اپنے گناہوں پہ اپنے کیے پر بلک رہا اسکی حالت کابل رحم
تھی لیکن وہاں کوئی موجود نہیں تھا جو اس پہ ترس بھی کھاتا، کیونکہ رحم کرنے والا تو خدا

وہاں موجود گھروں میں سے ایک گھر لائٹ جلی

کھڑکی کھول کہ دیکھا تو سڑک کے بیچ، بیچ کوئی رو رہا تھا

کیا ہوا جی؟ "بیچھے سے کسی ضعیف عورت کی آواز ابھری

پہلی بار دیکھا ہے کسی کے ساتھ ظلم کر کے ظالم خود ہی رو رہا ہے تڑپ رہا ہے ورنہ لوگوں کو
اپنے کیے پر پچھتاوا بھی نہیں ہوتا یقیناً۔" پر نور چہرے پر فکر سجائے وہ زین کو بلکتا دیکھ
بولتے بولتے رکے

تو آپ جائیں اسکے پاس اسکو سہارے کی ضرورت ہے " وہ خاتون انکی فکر مندی دیکھ بولے بغیر نہ
رہ سکی تو وہ پراسرار سا مسکرائے

خدا جو کرتا ہے اچھے کے لیے کرتا ہے دنیا میں آیا ہر شخص دنیا کو ہی ستم ظریفی دیکھ کر یا سہہ کر ہی جاتا ہے خدق جانے اسکے نصیب میں کیا لکھا ہے

"بے شک ہر غم کے ساتھ خوشی ہے اور ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے"

انہوں نے آسمان کی طرف دیکھتے دھیمے لہجے میں کہا تو وہ خاتون الجھنی وہ بابا انکی الجھن دیکھ مسکرائے

ہر چیز اپنے وقت پر ہوتی ہے یہ بھی آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ کیا ہونے والا ہے قسمت کیا کھیل کھیلنے والی ہے اب مگر یہ تو طے ہے دنیا میں سب کے چہروں پر پیار محبت کا مکھوٹھا چڑھا ہے "وہ انکی الجھن دور کرتے کھڑکی کے پھٹ بند کر گئے....."



آپ نے جیسے کہا تھا میں نے ویسا ہی کیا ہے اب میرے پیسے کب ملیں گے مجھے"

عائہ خان نے فون پہ بات کرتے ہوئے کہا تو سامنے والے نے ہنکار بھرا

پیسے تو تمہیں ملتے لیکن اس کے بعد جو تم نے حرکت کی ہے میرا دل تو کر رہا ہے تمہیں زندہ
گاڑھ دو"

اسکے لہجے میں بے تحاشا وحشت ٹپک رہی تھی عائہ خان ڈر سے کانپنے لگی

مل جائیں گے آئندہ شکل مت دیکھانا"

وہ مزید وحشت پھیلاتے کال کٹ کر گیا عائہ خان نے جلدی سے پانی انکے ہاتھ ابھی بھی
کانپ رہے تھے

کیسا عجیب سا شخص ہے خود ہی تو کہا تھا جب میں نے کیا تو اب غصہ ہو رہا ہے ہ"

وہ کچھ نارمل ہوئی تو دل میں سوچا

مگر انہیں تو اپنے پیسوں سے مطلب تھا جو آجانے تھے کیسے کیسے لوگ ہے نہ دنیا میں محبت کا
لبادہ اوڑھ کر ہماری پیٹ پیچھے وار کرتے ہیں

کہنے کو اپنے ہوتے ہیں خدا ان انسانوں کے بھیس میں چھپے شیطانوں سے ہر انسان کو
بچائے



تم وہ ہو! ---

جسے دیکھ کے

میرے دل کی خالی ٹہنی پر

پھول گلاب کھل جاتے ہیں۔

جسے دیکھ کر

مجھے

اپنی مرضی کے

سارے موسم مل جاتے ہیں! ♥ --



ولید نے سحر کو پورا گھر دیکھایا تھا جس میں ہر آرائش موجود تھی انہیں باہر جانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی

ولی مجھے فائٹر بننا ہے بیسٹ فائٹر"
سحر کچھ سوچتے ہوئے کہا تو ولید کھل کہ مسکرایا

تم مجھ پہ ہنس رہے ہو"

ارے نہیں میں بھی چاہتا ہوں اگر کبھی میں موجود نہ ہوں تو تم پر خطرے سے خود کو محفوظ کر
سکو"

وہ سنجیدہ چہرہ لیے بولا تو سحر کی خوشی دیدنی تھی

تھیکنس"

یہ لفظ بول کے تم مجھے غیر بنا رہی ہو؟؟؟
وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا تو سحر بوکھلائی

ارے نہ نہیں میں تو بس ایسے ہی"
وہ ارد گرد دیکھنے لگی کہ کسی طرح یہاں سے بھاگے

بابا بابا ریلیکس ہو میں کچھ نہیں کہتا اب"
وہ قہقہہ لگاتے وہاں سے اٹھا اور اندر چل دیا

جیسا یہ شخص ہے کہیں میں اسکی گرویدہ ہی نہ ہو جاؤں"
وہ اسکی پیٹ کو دیکھتی بولی



#\ حسرت رہتی ہے ان کی # قربت کی ❌!!!..

مگر # پاس آتے ہیں تو # سانس تھمنے لگتی ہے 100% ✓!!!..



آہہ وہ جھولے لے رہی تھی تو اسکی آنکھوں میں کچھ دھندھلا سا لہرایا جھولے سے اترتی وہ
ساتھ پڑی چیئر پہ گرنے کے انداز میں بیٹھی

تھوڑا یاد کرنے کی کوشش کی تو سر درد سے پھٹنے لگا تھا منظر تھوڑا صاف ہوا تو وہ خود ہی کسی
کے پاس بیٹھی رو رہی تھی

ماما بابا نہیں میرے پاس "ایک کے بعد ایک یاد اسکے زہن میں آتی گئی جیسے جیسے وہ لمحے یاد
آ رہے تھے ویسے ہی اسکا سر درد بڑھتا جا رہا تھا

پول سے باہر آکر زمین پہ لیٹایا اور اسکے پیٹ پہ دونوں ہاتھ رکھتے بار بار دبایا زائشہ کے منہ سے پانی
نکلا ساتھ وہ کھانسنے لگی

اسکو کسی قیمتی متاع کی طرح بازوؤں میں بھرتے ایک ہاتھ سے اسکا چہرہ تھپتھپانے لگا ٹھنڈے
پانی نے اسکے جسم کو ٹھٹھرا کے رکھ دیا تھا

ٹھنڈ سے اسکا خون منجمد ہو چکا تھا نیلے پڑتے ہونٹ عالی کو مزید پریشان کر رہے تھے

شونا شونی میری زندگی اٹھو یار"

اسکو اندر لے کے بھاگا وہ اسے پکار رہا تھا وہاں کام کرتی ملازمہ جلدی سے ڈاکٹر کو بلا لائی

اسکو بیڈ پہ لیٹاتے وہ اسکی سراندی بیٹھا

ڈاکٹر ناک کرتے اندر آئی عالی اس پہ کمفرٹ اڑھا چکا تھا

سر آپ باہر""

ہوش میں لاؤ اسکو"

وحشی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتے دھیمے لہجے میں کہا

ڈریس!!! ڈاکٹر نے ڈرتے ہوئے جلدی سے کہا تو وہ روم سے باہر نکل گیا اسکا ڈریس چینج کرتے اسکی رپورٹس جو عالی ٹیبل پہ رکھ کہ گیا تھا پڑھنے لگی

اوہ" وہ افسوس سے اسکو دیکھنے لگی اسکے بازو میں انجیکشن انجیکٹ کرتے وہ کچھ میڈیسن وہی ٹیبل پہ رکھتی باہر کو بڑھی

سر انکو سب یاد آچکا ہے اسی لیے وہ بے ہوشی کی حالت میں ہیں مزید انکو حرارت کی ضرورت ہے جتنا ہوسکے انہیں حرارت پہنچائیں"

ڈاکٹر کی بات سنتے وہ ملازمہ کو سوپ بنانے کا کہتا روم میں آیا پردے سہی کرتے اسنے ہیٹر جلایا اور اسکو دیکھنے لگا

اگر مجھے تھیں حاصل نہ کرنا ہوتا تو میں یہ سب نہ کرتا، تم میری سانسوں کی ضرورت ہو جو ہر حال میں مجھے چاہئے

اگر تم نے بھی مجھ سے دور ہونے کی کوشش کی تو میں تھیں خود میں قید کرلوں گا تم مجھے ہر صورت میں میرے پاس چاہیئے ہو پھر چاہئے اس میں تمہاری مرضی ہو یا نہ ہو"

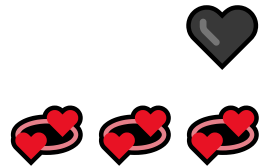
اسکے نم بالوں کو سہلاتے وہ دروازہ ناک ہونے پہ اٹھا سوپ لیتے وہ دروازہ لوک کر چکا تھا

سوپ ٹیبل پہ رکھا اسکے اوپر سے کمفرٹ ہٹاتے وہ اسکو دیکھنے لگا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسکو
تھوڑا سا اٹھایا اسکے ادھ کھلے ہونٹ اسے بہکا رہے تھے پر بات یہاں اسکی زندگی کی تھی جس پر
وہ مر کر بھی زرک نہ لیتا

اسکو سوپ پلاتے اس پر کمفرٹ دیتا اسکے ساتھ لیٹا اور اسے خود میں بھینچ لیا
❤️ ❤️ ❤️

حالت ضبط میں اشکوں کی روانی بولے ❤️

میں رہوں چپ تو میری آنکھ کا پانی بولے ❤️ ❤️



زین پوری رات اس سنسان سرک پہ بیٹھا ترپتا رہا وہ بے تحاشا رویا تھا فجر کی اذانوں کی آواز اسکے
کانوں میں گونجی تو اٹھا

کچھ دور چلنے کے بعد اسے مسجد نظر وہ جھجھکتا مسجد میں داخل ہوا وہاں کی ہوا اس کے گہرا
سانس بھرا جیسے سکون سا اسکی سانسوں میں اترا

اندر جانے کی بجائے وہ وہی مسجد کے سہن میں زمین پر بیٹھا، کیا سبق سکھایا تھا اسکی قسمت
نے اسکو کہ مٹھلی صوفے پہ بیٹھنے والا زمین پہ بیٹھا تھا

بچے آ ہی گئے ہو تو نماز بھی ادا کر لو یوں اس طرح مت بیٹھو آ جاؤ" وہی بابا جو اس مسجد میں نماز
پڑھانے آتے تھے اسکے پاس آتے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے بولے

زین نے سرخ آنکھیں اٹھائی "میں قابل نہیں ہو یہ جگہ پاک ہے میرے ناپاک وجود سے یہ
جگہ ناپاک ہو جائے گی"

وہ آنکھوں کو صاف کرتے اپنی تذلیل کرتے بولا

تم یہاں خود آئے ہو؟؟؟ نہیں خدا چاہتا تھا تم یہاں آؤ وہ تمہیں بلا رہا ہے جو گناہ تم نے کیا ہے بے شک وہ معافی کے قابل نہیں،،

لیکن خدا بہت مہربان ہے وہ رحم و کریم ہے اس سے معافی مانگو وہ رحیم معاف کرنے والا ہے"

وہ شفقت سے اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے مسجد کے اندر چل دئے

وہ وضو کرتا انکے پیچھے آہستی قدموں سے چلتے اندر آیا اور آٹکھ پیچھے کھڑے ہو کے نماز ادا کی

دعا کو ہاتھ اٹھاتے اسکے ہاتھ کانپے تھے،

یا اللہ مجھ گناہگار کو دعا مانگنی نہیں آتی لیکن پھر بھی میں آپ سے معافی کا طلبگار ہوں میں نے جو کیا میں اسکی معافی مانگنے آیا ہوں

مجھے معاف کر دے آپ تو ہر چیز پہ قادر ہیں

میں اپنے کیے گناہوں پہ شرمندہ ہوں

مجھے میری محبت میرا سکون لوٹا دیں"

بے ساختہ ہی وہ روتے ہوئے زائشہ کو مانگ رہا تھا

وہ روتے روتے وہی سجدے میں گرا

خود کو ہلکا محسوس کرتے وہ اٹھ بیٹھا دیکھا تو وہی بابا اسکے پاس بیٹھے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ
رہے تھے

جسکی چاہ تم کر بیٹھے ہو شاید وہ تمہیں حاصل نہ ہو لیکن کبھی ہمت مت ہارنا کیا پتہ جو تمہاری
چاہ ہو وہ تمہیں حاصل ہو جائے"

میں کچھ سمجھا نہیں بابا"

عشق کے راستے مشکل ہوا ضرور ہوتے ہیں لیکن منزل بہت پرسکون ہوتی ہے جان کی بازی
لگانی پڑ جاتی ہے تمہاری آنکھوں سے لگتا ہے تمہیں عشق ہوگا، وہ صرف عشق ہی رہے گا یا
تمہارا عشق کامل ہوگا یہ تو ہمارا رب جانتا ہے"

پر تمہیں ہمت سے کام لینا ہوگا کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا بھی پڑتا ہے نماز پڑھا کرو دلی
سکون حاصل ہوگا"

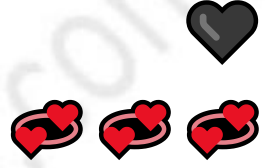
اسکو ہدایت کرتے وہ اٹھ گئے وہ انہیں روکنا چاہتا تھا پوچھنا چاہتا تھا کہ کس سے ہوگا اسے
عشق اور اگر وہ مکمل نہ ہوا تو کیا وہ مرجائے گا

کیا ہونا تھا کیا ہونے والا تھا؟؟ یہ تو آگے پتہ چلنا تھا!!!



اے عشق میں حیراں ہوں تیری اس کہانی پر 🥲💔

تجھے ذرا بھی ترس نی آیا میری معصوم جوانی پر 🥺💔💔



تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے گھر میں قدم رکھنے کی"
میر آنکھوں میں تیش لیے بولا علیینہ سہم کے اسکے ساتھ لگی

ہمت تو بہت ہے میری جان , میں کچھ منتھ کے لئے تم سے دور کیا ہوئی تم نے اس گوار کے
ساتھ شادی کرلی , جبکہ میں نے تمھیں کہا بھی تھا کہ تم میرے ہو اور جو میری چیزوں پہ نظر
رکھتا ہے میں اسے دیکھنے کے قابل ہی نہیں چھوڑتی"

ریڈ شرٹ اور بلیک پیینٹ کوٹ کے ساتھ بالوں کو کرل کر کے آگے ڈالے وہ سرخ آنکھوں میں
نفرت لیے علیینہ کو دیکھتی بولی جو بالکل میر کے ساتھ چپکی کھڑی تھی

جو گزر گیا وہ ماضی تھا اور لینہ میرا آج اور کل ہے مجھے اس سے محبت ہے اور تم دفع ہو یہاں
سے"

میر غصے سے بولا تو علیہ کی گرفت اسکے بازو پہ ڈھیلی پڑی وہ بے یقینی سے اسکو دیکھنے لگی "کیا
اسکی زندگی میں مجھ سے پہلے بھی کوئی تھا"
میر نے اس سے نظریں چرائی

ماہین جو اسکی کالج سے گرل فرینڈ رہی تھی یونی تک وہ ساتھ ہی تھے ماہین کو کچھ مہنوں کے
لئے اسکی ماما نے اپنے پاس بلایا تو ماہین نے میر سے بہت کہا کہ میرے ساتھ چلو لیکن میر نہ
مانا آخر تھک ہار کر عہ اکیلی ہی چلی گئی اسکے بعد یونیورسٹی میں میر نے علیہ کو دیکھا اسے علیہ
میں کشش سی محسوس ہوتی تھی وہ دن رات اسکو سوچتا رہتا ایک دن اسنے علیہ کو نکاح کے
لئے پروز کر ہی دیا اور کچھ ہی دنوں میں انکا نکاح بھی ہو گیا

ماہین واپس آئی تو جیسے ہی اسکی دوستوں نے طنز کیے تو وہ غصے سے دندناتے میر کے گھر پہنچی
اور آگے انکو ایک دوسرے کی بانہوں میں دیکھ وہ غصے سے پاگل ہوئی

جس شخص کی سو کالڈ بیوی ہو نہ تم وہ میرا ہے سمجھی اور تم نے مجھ سے میرے عشق کو
چھیننا چاہا تمہیں تو زندہ نہیں چھوڑو گی میں "وہ پینٹ میں اڑھسی گن نکالتے علیہ پر تان گئی

گن دیکھ علیہ نے آنکھیں بند کی میر کی سانسیں تھمی وہ جانتا تھا اسکے پاگل پن کو

مینو ایسے نہیں کرتے یہ غلط بات ہے "میر نے پیار سے بولتے اسکی جانب قدم بڑھائے تو وہ
بیچھے ہی

جو تم نے کیا وہ صحیح ہے؟ نہیں نہ تم سے تو بعد میں نبٹو گی پہلے تمہارے عشق کو دیکھ لو "وہ
اسی کے لہجے میں بولتی گن لوڈ کر چکی تھی

علیہ تو ساکت کھڑی تھی وہ کچھ سن ہی کہاں رہی تھی وہ ایسے کھڑی تھی جیسے کسی نے اسکے
سننے سمجھنے کی صلاحیت چھین لی ہو اور بولنا وہ بولنا وہ خود نہیں چاہتی تھی

ماہین نے فائر کیا بلٹ گن سے نکلی علیینہ کے جسم میں پپوست ہوئی میر جو اسکے قریب ہی کھڑا
تھا اسکے ہاتھ سے گن جھپکی مگر گولی تو اپنا کام کر چکی تھی

سسسس! "علینہ کو لگا جیسے کسی نے اسکے دل میں راڈ گھسا دیا ہو بھل بھل کر کے نکلتا
خون اسکا سفید پریوں جیسے گاؤں جس کو دیکھتے ہی اس نے خواب سجانے شروع کیے تھے

اسکے خوابوں کی طرح لہو سے رنگتا چلا گیا اسکے منہ سے سسکاری سی نکلی وہ منہ کہ بل زمین پہ
گرتی چلی گئی بند ہوتی آنکھوں میں کچھ منظر لہرائے

اوائے اگر کبھی تم کسی سے عشق کرنے لگی اور وہ شخص پہلے ہی کسی کا ہو تو تم کیا کروگی
چھین لوگی یہ بھول جاؤگی؟" اسکی دوست نے سوال کیا تو وہ اذیت سے مسکرا بھی نہ سکی

جس دن ایسا ہوا یا تو میں مرجاؤں گی یہ اسکو مار دوں گی , "وہ کہتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی ,
آج وہ خود مرنے لگی تھی ایک آنسو اپنی ناقدری پہ بہہ نکلا اسکا یقین ٹوٹا وہ خود ہی ٹوٹ گئی تھی

اپنے عشق کو کسی اور کے ساتھ تصور کر کے اسکا دل دھڑکنا چھوڑ چکا تھا آنکھوں کی پتلیاں
ساکت ہوئی تھی

میر بدحواس ہوتا گن پھینکتے اسکی جانب بھاگا میر کو اسکی طرف اتنی تڑپ لیے جاتا دیکھ وہ آپے
سے باہر ہوئی اور گن اٹھاتے

اس پر ایک کہ ایک فائر کرتی گئی میر کے منہ خون فوارے کی طرح نکلا وہ وہی علیینہ کے قریب
ڈھے گیا خون انکے چاروں طرف پھیل چکا تھا

پھولوں کے ساتھ خون کی بو اور رومانوی ماحول میں انکایوں سفید فرش پر جہاں ہر جگہ پھول تھے
وہی اب پھول اور خون سے وہ دونوں لت پت پڑے تھے عجیب سی وحشت تاری ہو رہی تھی
ماحول میں

ایک کے ارمانوں کا قتل ہوا تھا تو دوسرا اپنے عشق کی کی ایسی حالت پہ ٹرپنے لگا تھا

میر میں نے کہا تھا نہ تم میرے ہو اور کسی کے نہیں تم نے مجھے سیریس ہی نہیں لیا اب
تم صرف میرے ہو گئے ہو ہا ہا ہا وہ قمقہ لگاتی باہر نکل گئی

بی یا خدا مم میرے عشق میرے مم محبوب میری سا سانسوں کک کی وجہ کک کو زندگی
دینا چاہئے بدلے میں مم میری سانسیں لے لینا اس میں مم میں زندہ رہونگا

"بامشکل کہا مگر اسکی بند سانسوں کو محسوس کر کے تڑپ تڑپ کر رونے لگا یہ کیسا امتحان لیا
تھا زندگی نے انکا کہ امتحانوں نے انکی زندگی ہی چھین لی تھی

اس عشق میں مرجاواں""

وہ اسکے ہاتھ کو چھوتے بولا اور اسکا حرکت کرتا ہاتھ ساکن ہوا

شاید انکا ساتھ اتنے تک تھا وہ محبت کے پنچھی دنیا میں نہ سہی آخرت میں ساتھ ہونگے

"عشق"

"عشق ایک بلا ہے جو انسان کو نگل جاتی ہے جو عشق کرتے ہیں انکا انجام ِ عشق یہی ہوتا ہے محبت مل جاتی ہے لیکن عشق , عشق ہمیشہ ادھورا رہتا ہے

کوئی عشق کے لئے مرتا ہے کوئی عشق میں مرتا ہے قسمت والوں کو عشق نصیب ہوتا ہے انکا عشق کامل کہلاتا ہے



♥ سنا ہے زندگی امتحان لیتی ہے ♥ ♥

♥️ فراز ♥️

♥️ ♥️ یہاں امتحانوں نے زندگی لے لی ♥️ ♥️

♥️ ♥️ ♥️ ♥️

ہر آنہ دل کو میرے ، میرے پاس آ آ 😍

مر مر کے جی رہا ہوں میری سن لے سدا 😞 🙏

محسوس کر تو بھی مجھ کو زرا 😍 🙈 🙈

ہونا نہ مجھ سے جدا 😞 😞 😞

اس عشق میں مر جاواں 😍 😍

کچھ بھی قسم سے کر جاواں 🙄 😊 😞



محبت کا ارادہ نہیں ہے.... لیکن 💔

وہ اسی خلوص سے ملتا رہا تع دیکھیں گے 💖 💖



سانس نہ آنے پہ وہ جھٹ سے آنکھیں کھول گئی کچھ دیر تو غائب دماغی سے عالی کے گلے میں
اپنی نام کی چین کو تکے گئی

ہوش میں آتے ہی اسکی حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئی اسکو اپنے قریب دیکھ وہ غصے سے
سرخ ہوتی

آنکھوں میں اشک لیے اب وہ اسکو خود سے دور کرنے لگی جو اسے مزید خود میں بھینچنے کی
کوشش کر رہا تھا

ہٹو موٹے ساندھ نما انسان پیچھے ہو"

وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی تو عالی نے آنکھیں کھول کے نرمی سے اسکے گالوں کو چھوا

ہاتھ مت لگاؤ"

وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے شدید غصے میں لگ رہی تھی عالی نے غصے سے اسے اپنے اوپر کھینچا

کیا مسئلہ ہے کیوں اسطرح بیہو کر رہی ہو"

وہ نرمی سے اسکے گال سہلاتے بولا لیکن آنکھوں میں صاف وارنگ تھی اگر دوبارہ ایسا کیا تو مجھ
سے برا کوئی نہیں ہوگا

اتنے سال غائب رہے ہو اور اب تمہیں یاد آیا کہ تمہاری کوئی منکوحہ بھی ہے اس دنیا میں"

وہ اسکی وارننگ کو ہوا میں اڑاتے بولی

شاید وہ جانتی تھی کہ مرتا مر جائے گا اسے کچھ نہیں کہے گا لیکن اسے کیا پتہ وہ پہلے والا عالی
تو رہا ہی نہیں تھا

مجبوری تھی یار ورنہ ایسا کبھی ہوا ہے کہ تمہیں کچھ نہ بتایا ہو"
جھوٹ کا سہارا لیتے وہ اس کے قریب آیا زائشہ نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے پیچھے دکھایا

میں کہاں ہوں اور بھائی کدھر ہیں یہ گھر کس کا ہے بھائی کو بلاؤ مجھے ملنا ہے ان سے "
وہ بیڈ سے کھڑے ہوتی بولی اسکو عالی کا اس طرح اپنے قریب آنا ناگوار گزرا جبکہ دونوں میں پاک
رشتہ تھا

عالی کو تنیش تو بہت آیا مگر کنٹرول کر گیا وہ اسکی بات نظر انداز کرتے وہ واش روم گھسا

تم سے کچھ پوچھا ہے میں نے؟؟
وہ باہر آیا تو زائشہ نے کہا عالی نے کندھے اچکائے

تم نے میری بات سنی جو میں سنو؟؟؟

تمہاری کونسی بات؟
زائشہ نے اسکو دیکھا

I want to kiss you "

وہ اسکے قریب آتے سرگوشی نما آواز میں بولا تو زائشہ نے دور ہوتے فاصلہ پہ جا کھڑی ہوئی

نا تو پہلے مجھے اس طرح کی حرکتیں پسند تھی اور نہ کبھی ہونگی بھولو مت نکاح ہوا ہے صرف

ناجانے تمہارے دل میں اب کیا ہو جب تک میں اپنے بھائی کے پاس نہ چلی جاؤں یہ فاصلہ
برقرار رکھنا ورنہ تم مجھے جانتے ہو""

وہ سنجیدہ تاثرات سے بولی اسے ماں بابا کی یاد شدت سے ستا رہی تھی اور اوپر سے عالی کی بے
ہودہ حرکتیں اسکا دماغ گھما چکی تھی

دھمکی دے رہی ہو میں آؤ گا قریب کیا کر لوگی ہاں"

وہ اسکا ہاتھ موڑتے بولا اسکے گالوں پہ ہلکی سی بانٹ کرتا بولا تو زائشہ نے درد سے ہونٹ بھینچے
زائشہ کو اندازہ ہو چکا تھا وہ بدتمیز ہونے کے ساتھ انا پرست بھی بن گیا تھا

دھمکی بزدل دیتے ہیں ڈئیر اور زائشہ کا شمار بہادر لوگوں میں ہوتا ہے"
وہ جھٹکے سے ہاتھ چھڑواتی پھنکاری تو عالی نے دلچسپی سے اسکا یہ روپ دیکھا

اوہ میری شونا بریو بھی ہے کیا؟؟ وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے بولا

تمہیں پتہ ہے میں نے تمہارے لیے ایک پراٹھے بنانا سیکھے ہیں تمہیں بہت پسند تھے نہ "
وہ بات بدلتے نامحسوس انداز میں اسکا ہاتھ کمر سے ہٹاتی وہ اسکی انگلیوں سے کھیلنے لگی

اسکے گھر میں وہ اس سے پنگا نہیں لے سسکتی تھی بے شک وہ کسی زمانے میں اسکی محبت
تھا مگر اسکی بے وفائی یاد کرتے وہ اس سے دور ہونا چاہتی تھی

عالی مسکراتے ہوئے اسکی باتیں سن رہا تھا

چلو پھر بناؤ جا کہ یہاں کیا کر رہی ہو " وہ اسکو گھورتا بولا

جاری ہونا بنانے " وہ موقع غنیمت جانتی وہاں سے نکلی اور کچن میں گھسی سامنے ملازمہ کھڑی
تھی

آپ جائیں یہاں سے میں بناؤ گی کھانا آج عالی کے لئے " زائشہ نے تحکم بھرے انداز میں کہا تو وہ یس مسم کہتی باہر نکلی

اففف زیشش کچھ کر تجھے بھائی سے ملنا ہی ہوگا یہ تو نہیں ملاوائے گا بھاگنا پڑے گا لیکن یہاں تو کیرے لگے ہیں "

وہ پراٹھے کا سامان اکٹھا کرتے سوچنے لگی عالی اس وقت اسے ہی پیار بھری نظروں سے اپنے لیے ناشتہ بناتے دیکھ رہا تھا

بہت محنت کے بعد اس نے پراٹھے بنائے اور چائے کے لئے پانی چڑھایا پراٹھے بناتے اس کا ہاتھ لگا اور گرم کھولتا ہوا پانی اسکے پاؤں جلا گیا ایک دھراش چیخ اسکے منہ سے برآمد ہوئی

وہ جانتی تھی عالی اسے دیکھ رہا ہوگا تبھی جانتے بوجھتے وہ پانی گرا چکی تھی

عالی بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا اسکو گود میں اٹھائے وہ جلدی سے روم میں انٹر ہوا

ڈر سے افرسٹ ایڈ باکس نکالتے کے ساتھ وہ اسکو گھور بھی رہا تھا

ابہ سسس !!! عالی نے ٹیوب لگانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ پہلے ہی سسس
سسس کرنے لگی

غصے کے باوجود عالی مسکرا پڑا اور آہستہ سے ٹیوب لگائی زائشہ کی آنکھوں میں آنسو آئے جسے اس
نے بامشکل بہنے سے روکا

یار آئیندہ نہ جانا تم کچن میں میرا ہی نقصان کر آئی ہو"
وہ فکر مندی سے اسکے سرخ پاؤں کو دیکھتے بولا

ہمممممم زائشہ نے ہممم کہنے پہ اکتفا کیا

دماغ تو اسکا کسی سوچ میں الجھا تھا وہ غور سے اسے دیکھنے لگا

کچھ بھی ایسا مت کرنا شونا کہ میں تم پہ سختی کرو"

آنکھوں میں سنجیدگی لیے وہ پتھریلے لہجے میں بولا تو زائشہ نے منہ بناتے اس کو دیکھا

مجھے کسی ضروری کام سے جانا ہے تم یہاں سے بالکل مت ہلنا کچھ چاہئے ہو تو میڈ کو بلا لینا
اوکے"

وہ فکر سے کہنے لگا تو زائشہ نے سر ہلایا اور سوچنے لگی کہ کرے تو کیا کرے نکلنا تو اسے تھانہ



زین وہاں سے سیدھا گھر آیا سب سے تہہ دل سے معافی مانگتے وہ کہیں سے بھی مغرور زین
نہیں لگ رہا تھا

سب اسکو معاف کر چکے تھے بھلا وہ کہاں اپنے وارث کو اس طرح جھکے ہوئے دیکھ سکتے تھے

علینہ کہاں ہے؟؟؟

زین نے اردگر نظر گھماتے ہوئے کہا

وہ تو اس دن سے ہی میرے گھر ہے موبائل بھی نہیں اٹھا رہی میرا دل گھبرا رہا ہے کتنے دنوں سے نہیں دیکھا انکو"

شاہین شاہ جو پہلے ہی پریشان تھی اب رونے لگی تھی اک لوتی اولاد تھی انکی وہ بھی اتنے دنوں سے دور تھی

میں جاتا ہوں اسکو سوری کر کے واپس لے آؤ گا مجھے یقین ہے وہ مجھے معاف کر دیں گے"

وہ گاڑی کی چابی اٹھاتے بولا شاہ بی بی نے شاہین شاہ کو گلے لگایا

صبر کر وہ جارہا ہے نہ لینے



ماہین وہاں سے نکلتی ریسٹورنٹ میں پہنچی

گڈ مجھے یہی امید تھی تم سے " وہ اسکو پیسے تھماتے بولا تو ماہین نے ایک ادا سے بال جھٹکے

اس بیچارے کو لگا ماہی اس سے دو ٹکے کے انسان سے محبت کرتی ہے ہنہہ لیکن باس آپ
نے اسے مروایا کیوں "

وہ الجھتے ہوئے پوچھنے لگی چونکہ وہ اپنے باس کی فیوریٹ تھی تبھی بے جھجھک کچھ بھی پوچھ
لیتی تھی

ہمسکھم کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی میری اس سے لیکن اس نے جو میری چیز سے رشتہ جوڑا
بس یہی اسکے لیے خطرہ ثابت ہوا"

عالی نے ہنستے ہوئے کہا تو ماہی بھی قہقہہ لگا اٹھی

ہائے یہ معصوم لوگ بڑا مزا آتا ہے انکو توڑنے میں , اور ایک خوشخبری ہے ہماری سب سے بڑی
ڈیل فاسٹل ہو چکی ہے بس ایک لڑکی اور چاہیے"

اسکو یاد آیا تو وہ سر پہ کیپ سہی کرتی بولی عالی کی چہرے پر کمینگی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی

کوئی بھی اٹھا لو جو خوبصورت ہونے ساتھ سنگل ہو"

وہ غلاظت بھرے لہجے میں بولا تو ماہی پھر سے ہنسی

سر ایک بات بولو؟؟؟

عالی نے سر ہلا کر اجازت دی

بیوی تو آپکی بھی بہت خوبصورت ہے کیوں نہ ہم اسکو ہی آہہ

وہ ابھی کچھ اور کہتی اس سے پہلے ہی عالی کی گن سے نکلی گولی اسکی بولتی بند کروا گئی ایک
چخ کے ساتھ وہ بے جان ہوتی گری

اسمگلنگ اپنی جگہ میری شونا کا نام بھی لیا تو جان سے مار ڈالوں گا تمہارے جیسی غلیظ نہیں
ہے وہ معصوم ہے پاک اور سب سے زیادہ ضروری بات وہ میرے جینے کی وجہ ہے"


اسکے بے جان وجود کو ٹھوکر لگاتا وہ غصے سے دھاڑا اور ایک اور گولی اسے مارتا وہاں سے نکلا

ٹھکانے لگاؤ اسے " جاتے ساتھ گارڈ کو کہنا نا بھولا تو گارڈ نے جلدی سے گاڑی کا دروازہ اسکے لیے کھولا

اسکے بیٹھتے ہی گاڑی سڑک پہ بھاگنے لگی اسکے پیچھے موجود گاڑیاں جن میں اسکی حفاظت کے لئے گارڈ تائیات تھے بھی اسکی گاڑی کے ارد گرد پھیلنے لگی

#* عشق\ کے بعد # ملتا ہے بس # ایک بار #_____ سکون 😞 ~\

#*\| جب لوگ کہتے # اِنَّا \| سَـ \| وَاِنَّا \| اِلَيْهِ \| رَاجِعُونَ -



رضا صاحب نے گھر میں قدم رکھا پیچھے سے زین بھی پہنچا

اسلام و علیکم کیسے ہیں انکل؟؟

زین ان سے بغلیں ہوتے بولا

وَالْعَلَيْكُمْ سَلَامُ تھیک بچے تم کیسے ہو!

وہ مسکرا کر بولے انہیں زین کے بارے میں میر نے کچھ نہیں بتایا تھا

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکے دوست کی عزت کسی کے سامنے کم ہو

وہ دونوں باتیں کرتے اندر کی طرح بڑھے زین نے علینہ کو لے جانے کے لیے کہا

میر میر بچے "وہ انکے پکارنے لگے مگر کوئی جواب نہ پا کر وہ تشویش سے اٹھے اور گھر میں دیکھنے لگے زین بھی انکے پیچھے ہو لیا

شاید سو رہا....." وہ میر کے کمرے میں داخل ہوتے زین سے بولے لیکن سامنے کا منظر دیکھ انکے اوسان خطا ہوئے

زین کمرے کی ڈیکوریشن دیکھ رہا تھا جب نظر زمین پہ پڑی تو علینہ کے ساتھ میر کو خون میں
لت پت پڑا دیکھ وہ ساکت ہوا

لینہ میر "زین ہوش میں آتے انکی پاس پہنچا

لینہ کی کھلی ساکت آنکھیں دیکھ اسکا دل خون کے آنسو رو رہا تھا اسکی آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے اسکی
آنکھیں بند کی

میر بچے کیا ہوا یہ سب "رضا صاحب دھیرے سے چلتے میر کے پاس آئے اسکو ہلایا مگر جسم میں
جان ہوتی تو وہ اٹھتا نہ

یار ایسا مزاق نہ کر دیکھ تیرے یار کو تیری ضرورت ہے "زین لینہ کو بیڈ پہ لیٹاتے نم آنکھوں
سے میر کے پاس آتے بولا نظر جب اس سے ہوتے فرش پہ پڑی تو دل مضبوط کرتے اسکی
پیٹ دیکھی وہاں لگی گولیاں دیکھ کر

اسکا دل کانپا اسکی تو کسی سے دشمنی بھی نہ تھی تو کس نے مارا اسکے یار کو وہ سب کو ہنسانے
والا اب خود بے جان پڑا تھا

زین نے حواس بحال رکھتے ایبولینس کو کال کرنے کے بعد ہاشم شاہ کو کال کرتے یہاں کی
حالات سے آگاہ کیا

رضا صاحب اک لوٹے بیٹھے کی اتنی دردناک حالت دیکھ انکے دل میں درد اٹھا ڈک پہ ہاتھ رکھتے
بیچھے کو گرے

زین جو ہاشم شاہ کو تسلی دے رہا تھا گرنے کی آواز پہ مڑا انکو گرے دیکھ وہ انکے دل پہ پریس
کرتے ایبولینس کی آواز سے باہر بھاگا

انکو ایسولینس میں ڈالے ہو سپیٹل لے گئے دوسری ایسولینس میں میر اور علیہ کی ڈیڈ بوڈی شاہ
حویلی کی طرف بھیجتے زین نے آسمان کی طرف دیکھا

میرے کیے کی سزا میرے گھر والوں کو مل رہی ہے "
اذیت سے آنکھیں موندتے وہ آنسو اپنے اندر اتارنے
اور شاہ حویلی کی طرف جانے

.....

ہاشم شاہ ہو سپیٹل پہنچے تو ڈاکٹر آپریشن تھیٹر میں رضا صاحب کا چیک اپ ہو رہا تھا

یا خدا میرے یار کو صبر دینا " ڈاکٹر باہر آئے تو وہ ان سے رضا صاحب کے بارے میں دریافت
کرنے لگے

دیکھیں انکو ہارٹ اٹیک ہوا ہے انکی حالت کافی نازک ہے آپ دعا کریں انکے لیے "

ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا اور چل دیے

ہاشم شاہ نے شدت سے اپنے جگری یار کے لئے دعا گو تھے

.....

ایمبولینس کا سائرن سن سب لاؤنج میں آئے سامنے سفید کپڑوں میں لپٹے انسانوں کو دیکھ وہ
چونکے

شاہین شاہ تو بے چینی اور ڈر کے ملے جلے تاثرات سے آگے بڑھی

زین کون ہے یہ اور یہاں کیوں ہیں "شاہ بی بی نے پوچھا دل تو انکا بھی گھبرا رہا تھا

شاہین شاہ نے کانپتے ہاتھ آگے بڑھا کہ انکے چہرے سے پردہ ہٹایا تو انکا دل جیسے کسی نے
مسٹی میں جکڑ لیا ہو

علینہ میری بچی کیا ہوا اسے ایسے ایسے کیوں لیٹی ہو ہاں بولو کچھ بولو میرا کلیجہ پھٹ جائے گا"
وہ دھاڑے مار کر رونے لگی کچھ دن کی جدائی وہ برداشت نہ کر سکی تھی اب تو وہ ہمیشہ کے
لیے ان سے دور جا رہی تھی

گھر کے باقی مکینوں کا حال بھی اس سے کچھ الگ نہ تھا شاہ بی بی بھی اپنی ناتن کی ایسی
حالت پہ تڑپی

میر کہاں ہے وہ لے گیا تھا نہ میری بیٹی کو مجھے میری بیٹی لادو"

وہ چیخ چیخ کر اسکو پکار رہی تھی لیکن جانے والے چلے ہی جاتے ہیں زین نے علینہ کے پاس
آتے اسکے چہرے کو چھوا

یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے تمھارا کیا میری بیٹی کے سامنے آیا ہے تم ہو اسکے قاتل دفع ہو
جاؤ میری نظروں سے دور " اسکے ہاتھ جھٹکتی شاہین شاہ نفرت بھری نظروں سے اسے دیکھتے چیخنی

کچھ عورتیں افسوس کے لئے آئی اسکو رونے پہ ایک بزرگ خاتون انکے قریب ہوتے کہنے لگی

صبر کرو بی بی جی انکی زندگی ہی اتنی تھی آپ لوگوں کو اس طرح ٹوٹتے دیکھ سوچو اسکو کتنی
تکلیف ہو رہی ہوگی

وہ سن رہی ہوگی آپکو لیکن آپ لوگوں کو چپ نہیں کروا سکتی آپ کو اس طرح لڑتے دیکھ اسکی
روح تڑپ رہی ہوگی

ایسا نہ کرو بی بی جب اسکے آنے پہ خوشیاں منائی تھی تو اسکے جانے پہ اس طرح دوسروں پہ
الزام تراشی مت کرو کرو اللہ کی چیز تھی انہوں نے لے لی

رو لیکن چار دیواری کے باہر آواز نہ جائے جوان جہان بچوں کی موت کا دکھ ہے مشکل ہے صبر کرنا مگر اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

انکے کہنے پہ شاہین شاہ نے تھمی وہ انکے سر پر ہاتھ پھیرتی صبر کی تلقین کرتی باہر کو بڑھی

ہاشم شاہ رضا صاحب کو ویل چئیر پہ اندر لائے سب نے نم نظروں سے انکو دیکھا جنگی نظریں اپنے بیٹے اور بہو جیسی بیٹی کو تک رہی تھی

انکے پاس جاتے انکی آنکھوں سے آنسو رواں تھے جتنا مرضی مضبوط مرد ہو اولاد کا دکھ انسان کو توڑ کے رکھ دیتا ہے

وہ اسکے چہرے کو چومنے لگے چاہے وہ انکو تنگ کرتا تھا بے انتہا تنگ کرتا تھا مگر سب سے زیادہ انکی پرواہ بھی وہی کرتا تھا

کنے کو پاگل تھا لیکن جب سمجھانے پہ آتا تو لوگ اسکی باتوں پہ حیران رہ جاتے تھے انکا مان تھا
اپنا بیٹا

کچھ عورتیں علیینہ کے پاس آئی اور کچھ آدمی میر رضا کو وہاں سے لے گئے شاہین شاہ اور رضا
صاحب جوان اولاد کے دکھ پہ ٹوٹ سے گئے تھے

کفن میں لیٹے انکو میتوں کو ساتھ رکھا شاہین شاہ نے انکے کے چہروں کو دیکھا اتنا نور تھا اتنا سکون
تھا انکے چہرے پہ

وہ نم آنکھوں صاف کرگئی جو بار بار بھیگ رہی تھی

بابا انکو لے جانا ہے " زین نے رضا صاحب کو کہا تو وہ اسکو گلے لگا گئے

میرے بیٹے ہو نہ تم اپنے بھائی کے قاتل کو میرے سامنے لانا میں بدلا نہیں چاہتا انصاف
کرنے والا خدا ہے

مگر میں پوچھو گا اس سے کیا قصور تھا میرے بیٹے کا کیا بگاڑا تھا میرے بیٹے نے"

"وہ زین کو گلے سے لگاتے بولے

میرا وعدہ ہے اس انسان کو چھوڑو گا نہیں آپ اٹھیں یہاں سے چلے خود کو سنبھالیں ورنہ قاتل
سے کیسے نبٹے گے"

زین نے پختہ ارادہ کر لیا تھا اپنے جگر کے قاتل کو ڈھونڈ کر تڑپانے کا کہ وہ موت مانگے تو اسکے
نصیب نہ ہو.....



یہ جو #ہم _تم پر #جان _ _ _ _ _ دیتے ہیں

#\عشق ہے #جس کو ہم #مان دیتے ہیں

#\ایک_لاؤ تو کوئی_#\ہم_جیسا

#\ہم_تم کو #سارا_جہاں_ دیتے ہیں



سحر نے ولید کے ساتھ بزنس کرنا شروع کر دیا تھا اور مارشل آرٹ کی ٹرکس بھی ولید نے اسے سکھائی تھی

ابھی بھی وہ ولید کے ساتھ ایک میٹینگ آئیڈ کرنے کے لئے ایک ریٹورینٹ میں موجود تھی
موسم بھی کافی خوشگوار تھا

پتہ نہیں کب ختم ہوگا یہ سب ہائے ایسے دلکش دل چھو لینے والے موسم میں کام کون کمبخت کرتا ہے"

وہ منہ بناتی سوچنے لگی ولید ایک نظر اسکو دیکھا جو منہ بناتے کلائٹس کو گھورے جا رہی تھی
جیسے نظروں سے ہی گیٹ آؤٹ کہہ رہی ہو اس نے مسکراہٹ روکتے واپس سے کلائٹس میں
مصروف ہوا

ابے گنجے نکل اوئے اندھا ہے کیا اتنے پیارے موسم میں ہمہیں یہاں باندھ کے رکھا ہے کمینہ
نکلا

اسکی ٹنڈ کو دیکھتی وہ اسے گالیوں سے نواز رہی تھی

گنجے کیا جانے موسم کا مزہ"
وہ باہر آسمان کو دیکھتے سوچنے لگی

چلیں پھر ملاقات ہوتی ہے "اس گنجے کے ساتھ بیٹی لڑکی نے ولید کی طرف ہاتھ بڑھاتے کہا تو
سحر نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ دیا

ولید نے آبرو اچکا کہ سحر کو دیکھا وہ لڑکی بھی منہ بناتے چلی گئی

کیا کہہ رہی تھی ان لوگوں کو تم؟؟

ہے ہے میں کیا کہوں گی میری شکل دیکھ کہ لگتا ہے میں اس گنجے کو کچھ کہہ سکتی ہوں"

وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی ولید نے اسکی آنکھوں میں شرارت ناچتی دیکھ اسکو گھورا

جانتا ہوں جتنی تم معصوم ہو معصومیت سے زیادہ تو ایکٹینگ کرتی ہو تم"

دیکھا تمہیں بھی لگتا ہے نہ میں اچھی ایکٹینگ کر لیتی ہوں"

پہلی بات کو نظر انداز کرتے وہ پرچوش ہوتے چمکی

ہاں میں ایکٹینگ کے ساتھ ایک لفظ کہنا بھول گیا"

ولید نے مصنوعی افسوس سے کہا

کوئی بات نہیں تم میری کھل کے تعریف کرو"

وہ احسان کرنے والے انداز میں بولی

تم ایکٹینگ بہت اچھی کرتی ہو سوری سوری فلوپ ایکٹینگ"

وہ مسکراہٹ دبا کے اسکا دیکھتے بولا

تھیکنس سوووو مچ"

سحر جو آنکھیں موندے اپنی تعریف سننے کے لئے بے تاب تھی جلدی سے بول گئی اسکے لفظوں


پہ غور کرتے وہ آنکھیں کھولتے خونخوار نظروں سے اسے دیکھنے لگی

نو تھیکنس یہ تعریف تو میں فری میں کر دیتا ہوں"

وہ قہقہہ لگاتے بولا سحر نے ارد گرد دیکھا کچھ خاص نظر نہ آیا تو بہت سارے لُٹو اٹھاتے اسکو دیکھا

جو سر پیچھے گرائے قہقہہ لگا رہا تھا لُٹو اسکے منہ میں ٹھونسے وہ وہاں سے بھاگنے والے انداز میں
کھسکی

سحر کی بچی تم لگو میرے ہاتھ "منہ سے لُٹو نکالتے وہ وہی سے چیخا تو ارد گرد کے لوگوں نے
اسے ایسے دیکھا جیسے کوئی پاگل ہو

سب کو اپنی طرف متوجہ پاتے ولید نے سر کھجایا اور کھسیانی ہنسی ہنستا سحر کے پیچھے ہو لیا


عالی گھر آتے سیدھا زائشہ کے روم میں آیا جہاں وہ اس وقت پیٹ پوجا کر رہی تھی

اسکو دیکھتے ہی اس کے نس نس میں جیسے سکون چھا گیا زائشہ کھانے میں اتنی لگن تھی کہ
اسے عالی کے آنے کا پتہ ہی نہ چلا

اتنی مصروفیات اچھی نہیں ہوتی شونا کہ اپنے شوہر کو ٹائم ہی نہ دے سکو"
وہ لُشو سے ہونٹ صاف کرتا بولا جن پہ پیڑا کھانے کی وجہ سے چیز لگی ہوئی تھی

اسکے اسطرح کرنے پہ زائشہ نے حیرانی سے اسے دیکھا اور غصے سے اسکے ہاتھ پیچھے جھٹکے

تمیز کر لو یار اگر میں تمہارا ہاتھ کھا جاتی پھر " عالی کو غصے میں آتے دیکھ وہ منہ بگاڑتے بولی

کوئی بات نہیں میں تو اپنی شونا کا ہوں چاہے تم مجھے پورا کھا جاؤ"
عالی نے آنکھ ونک کرتے کہا تو زائشہ نے متلی جیسی ایکٹینگ کی

چھوڑو بکواس باتوں کو یہ بتاؤ اس دن بابا نے تمہیں گھر سے جانے کا کیوں کہا اور یہ بھی کہ
مجھے چھوڑ دو؟؟؟

زائشہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا تو عالی پل کو گڑبڑایا اب کیا بتاتا کہ اسکا باپ اسکے کام کے
بارے میں جان چکا تھا

بتاؤ بھی؟؟؟

اسکو خیالوں میں کھوئے دیکھ زائشہ نے اسکو جھنجھوڑتے کہا تو وہ اسکو دیکھنے لگا

پتہ نہیں بوجھ لگنے لگا ہونگا تبھی ایسے کہا

وہ تھوڑا سرد لہجے میں بولا تو زائشہ کا ماتھا ٹنکا



فالتو نہ بولو میرے ساتھ ایسا کچھ نہیں تھا کوئی اور بات تھی جو تم بتا نہیں رہے مجھے

وہ غصے سے بولی

ویسے اتنی پاگل ہو نہیں جتنی لگتی ہو"
عالی نے بات چینج کرنے کے لئے اسے چھیرا تو زائشہ محسوس کرچکی تھی


ہنہ تم پہ گئی ہوں نہ اسی لیے"
وہ دانت دیکھاتے بولی تو عالی ہنسا

.....


== تم کیا جانو  

 ہم نے بھی #عشق میں کمال کر

رکھا ہے   -----

 تم تصور کی بات کرتے ہو

  -----

 ہم نے اسے #روح میں بسا رکھا ہے

  -----

ہم سے نہیں لگائی جاتی 🍂



تصویریں #دیواروں پر 🍂 ❤️ ❤️ --

ہم نے اس کو #پلکوں پہ سجا رکھا 🍂



شاہ حویلی موت سا سکوت چھایا تھا شاہین شاہ کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی لیکن وہ تھی تو ایک ماں ہی

جب علیہ کو یاد کرتی آنسو نکل آتے تھے رضا صاحب کی حالت بھی ان سے مختلف نہ تھی

زین اس وقت میرے گھر میں موجود تھا CCTV camera میں اس نے ماہین کو گھر میں آتے دیکھا

واپسی پہ اسکے ہاتھ میں گن دیکھ زین نے اسکا فون ٹریس کیا

جسکی لاسٹ لوکیشن ایک ریسٹورنٹ میں شو ہوئی تھی وہ جیپ میں وہاں پہنچا تو وہ تو اسکو لوک لگا ہوا تھا حالانکہ ابھی صرف 5 بجے تھے

کچھ تو ہے وہ منہ پہ رومال باندھتے کھڑکی سے اندر گھسا شاید کسی نے غلطی سے کھلی چھوڑی ہو

وہ آگے بڑھا مگر وہاں پڑے خون کو دیکھ چونکا تھوڑا ہی دور کسی لڑکی کی لاش پڑی تھی وہ تھوڑا قریب ہوا غور کرنے پہ پتہ چلا کہ یہ ماہین ہے جس نے اسکے جگر اور بہن کی جان لی

تو یہ معاملہ ہے مگر اسکو کس نے مارا؟؟؟

کیا اسکو کسی نے خریدا تھا؟ مگر کون تھا وہ؟

وہ ریلیکس ہوتے سوچنے لگا اردگرد دیکھا کہ شاید کوئی پروف مل جائے مگر سوائے خون کے کچھ نہ

ملا

کیا کرو کیسے پتہ کرو کون ہے ہمارا دشمن "

وہ پیشانی مسلتے بولا پھر کچھ یاد آتے وہاں موجود الگ روم کی طرف بھاگا اسکو کھلا دیکھ وہ اللہ کا شکر ادا کرتا دروازے کو دیکھتے اندر گھسا

وہاں سی سی ٹی وی . فوٹج چیک کرتے وہ 100% شیور تھا کہ جو صرف باہر سے تالا لگا گئے ہیں انہیں کسی کا خوف نہیں ہے اور انہوں نے جلدی میں سی سی ٹی وی کیمرے بھی چیک نہ کیے ہونگے

یہ شخص کون ہے ویڈیو کو زوم کرتے وہ اسکی پکچرز لے چکا تھا جلدی سے سب کچھ بند کرتے وہ روم سے نکلا تو اسے لگا جیسے کوئی ہو یہاں

وہ چھپتے چھپاتے آگے بڑھا تو کچھ آوازیں اسکی سماعت ہوئی

یار خود اتنا مارنے کا شوق ہے تو خود مارے اور خود کی ان لاشوں کو ٹھکانے لگائے"

وہ آدمی زرا غصے میں لگ رہا تھا

اوائے چپ کر اگر کسی نے سن لیا تو لالے پڑ جانے ہیں"

وہ پہلے کو طپ کراتا بولا

ویسے باس کا جواب نہیں کیا گیم کھیلتے ہیں کہ سامنے والے کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ مرڈ وہ

کر رہا ہے یہ ہمارے باس"

تیسرے نے تعریفانہ انداز میں کہا زین نے غور سے انکی بات سنی

ہنہ تمہیں بڑا پتہ ہے"

پہلے والا شاید کچھ زیادہ ہی غصے میں تھا

پتہ نہیں ساری فلم دیکھی ہے میں نے یہ رہی پین ڈرائیو"

وہ دیکھاتے ہوئے مغرورانہ انداز میں بولا

دیکھانا زرا ادھر"

وہ دونوں اس سے لینے کی کوشش کرنے لگے پہلے والے کا ہاتھ لگا اور پین ڈرائیو زین کے

پاؤں میں آگرا

جھک کر اسے اٹھایا اور جیسے آیا تھا ویسے نکلتا چلا گیا

کمینوں اب ڈھونڈو کہاں گئی کسی کے ہاتھ لگی تو سر نے جان لے لینی ہے"

وہ غصہ کرتے ادھر ادھر ڈھونڈنے لگے مگر وہاں ہوتی تو ملتی نہ

چل پریشان نہ ہو صبح روشنی میں دیکھ لیں گے یہی ہی ہوگی"

پہلے والے نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا اور انکو لیتا باہر کو بڑھا

.....

جو # فنا 🍌 ہو جاؤں تیری # چاہت میں تو # غرور 😞 مت کرنا
یہ اثر نہیں تیرے # عشق ❤️ کا میری # دیوانگی 😱 کا ہنر ہے



زائشہ اس وقت بالکونی میں بیٹی چائے پی رہی تھی جب عالی اسکے پاس بیٹھتے اسکا کپ لے چکا
تھا

عالی ایک بات پوچھو"

وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی

ایک کیا دو پوچھ لو"

وہ اسکی بچی چائے پیتے بولا

اگر میں تم سے دور ہو جاؤ تو کیا کرو گے "
وہ اسکے چہرے کے تاثرات دیکھتی بولی جو سخت سے سخت ترین ہوتے جا رہے تھے

کیا کرونگا جو تمہیں مجھ سے دور کرے گا اسے جان سے مار ڈالوں گا"

اگر میں خود دور ہونا چاہوں تو؟؟؟؟؟

تو میں تمہیں قید کر لوں گا ایسے قید کرونگا کہ کیسے کبھی زائشہ نام کا وجود اس دنیا میں تھا ہی نہیں
"

وہ مسکراتے ہوئے بولا مگر آنکھوں میں وحشت چھائی تھی زائشہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا

اب تک کتنے قتل کرچکے ہو؟؟؟؟؟

تمہاری لائف میں جتنی بھی موت ہوئی وہ میں نے کی تھی"

وہ سنجیگی سے بولا زائشہ شوکڑ ہوئی پھر ہنسنے لگی

ہا ہا تم مجھے پاگل سمجھتے ہو آئے بڑے ولن ہنہہ

وہ قہقہہ لگاتے بولی لیکن اب پکا ارادہ کر لیا تھا یہاں سے نکلنے کا

اچھا کتنے ڈیش ہو تم ساری اپنی پسند کی چیزیں لائے ہو اور میری پسند کا کیا ہاں؟

وہ نروٹھے پن سے بولی تو عالی نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

مجھے شاپنگ پر جانا ہے

وہ اپنے کام کی بات بولی

لیکن میں بڑی ہوں کچھ دن اسکے بعد لے جاؤں گا نہ تمہیں

وہ اسکے گال کو ہاتھ لگاتے بولا تو زائشہ رو بانسی ہوئی

اچھا ایک کام کرتے ہیں تم گارڈز کے ساتھ چلی جانا اوکے"
اسکو روتا کہاں دیکھ سکتا تھا اسی لیے جلدی سے بولا تو زائشہ کے چہرے پہ چمک سی آگئی

چلو پھر گڈنائٹ صبح ملتے ہیں"
وہ کہتی روم میں بھاگی تو عالی اسکی تیزی پہ ہنسا

پھر سنجیدہ ہوتے وہ وہاں سے اٹھا اور گاڑی میں بیٹھتا خان پیلس سے نکلتا چلا گیا

اس وقت یہ کہاں جا رہا ہے"
گاڑی کی آواز سننتی وہ اٹھی روم سے نکلتے وہ اسکی جاسوسی کرنے کا سوچتی عالی کے روم میں
گھسی

لائٹ اون کرتے وہ مڑی تو اسکو جھٹکا لگا چار سو اسکی تصویریں وہ جتنا حیران ہوتی کم تھی

ایک جگہ وہ ٹھٹھکی وہ اسکے گھر کی پکچر تھی جب زائشہ مرزا صاحب کے پاس بیٹی رو رہی تھی

عالی کو پتہ تھا تو وہ آیا کیوں نہیں " وہ سخت جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی

ساری تصویروں کو ہاتھ لگاتی وہ اپنے وہ لمحے ان لمحوں کو یاد کر رہی تھی ایک بڑی تصویر کے پاس آتے اس نے اسکو چھوا کہ

فرش دو حصوں میں تقسیم ہوا جسکو دیکھ وہ تشویش میں مبتلا ہوتی وہ اندر بنی سیڑھیوں پہ قدم رکھ گئی

اسے تو شروع سے ہی جاسوسی کا بہت شوق تھا آج وہ بھی پورا ہونے لگا تھا

نیچے بنے روم کو دیکھ اسکی آنکھیں چنیا گئی ایک بیڈ اور اسکے ساتھ فائلز کی اتنی لمبی لائن وہ مزید تویش میں مبتلا ہوئی

اچانک اسکا ہاتھ لگا اور کوئی ویڈیو چلنے لگی جس کو دیکھ اسکے چہرے پہ تفکر کے تاثرات دکھنے لگے

دفع ہو جاؤ یہاں سے مجھے امید نہیں تھی کہ تم اپنے ہی ملک کی عزتوں کو ہوں اس طرح بیچو گے"

مرزا صاحب نے کہا تو زائشہ پہ ساتون آسمان گرے وہی عالی نے شیطانی مسکراہٹ سے انہیں دیکھا

سسر جی زیادہ غصہ اچھا نہیں ہے آپکے لیے کہیں ہارٹ اٹیک نہ ہو جائے"
وہ کمینگی سے بولا

تمہیں کیا لگتا ہے میں اپنی بیٹی کو تم جیسے ناسور کو دوں گا تو تمہارا دماغ جل گیا ہے طلاق دو گے
تم میری بی".....

بکواس بند کرو اور اگر میری شونا کو مجھ سے دور کرنے کا سوچا تو مارے جاؤ گے سمجھے بہتر ہے
جو ہو رہا ہے ہونے دو"

عالی نے دھاڑتے ہوئے کہا تو مرزا صاحب نے تمسخرانہ نظروں سے اسے دیکھا

جس دن اسکو پتہ چلا کہ تم اسکے باپ سے اور اپنے ملک سے غداری کر رہے ہو وہ تمہیں جان
سے مار دیگی"

ہا ہا اسکو کبھی پے ہی نہیں چلنے دوںگا سب سے دور کر کے اپنے قریب کر لوںگا اتنا کہ وہ تم
لوگوں کو بھول جائے گی اگر پتہ چل بھی گیا تو اسکے لیے جان بھی حاضر ہے"

وہ تیش میں غرراتے بولا

منظر بدلا مرزا صاحب کی کفن میں لیٹے تھے عالی نے قہقہے لگانے شروع کیے 😞😞

کہا تھا نہ بڑھے بری موت دوں گا لو میں نے اپنا کہا پورا کیا اور اپنی شونا کو بھی اپنے پاس لے آیا
بابا بابا بابا

وہ قہقہہ لگاتے بولا زائشہ نے جلدی سے لیپ لٹپ بند کر کے منہ پہ ہاتھ پھیرا آنسو گلابی گالوں
پہ بہہ رہے تھے

اتنا برا شخص تھا وہ جس کو اس نے چاہا تھا کاش وہ سامنے ہوتا تو اب تک وہ اسے مار چکی ہوتی

میں اپنے بابا کے قاتل کے پاس مزے سے رہ رہی ہوں

کہتی وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کہ رو پڑی

ہمیشہ ہمت سے کام لینا میری جان

اپنے بابا کی بات یاد آئی تو ایک دم اکیٹو ہوئی

ٹیبل پہ پڑی فائل کھول کے دیکھی ضروری کاغذات نکالتے وپ ڈارچیک کرنے لگی وہاں پڑی
پکچرز کو اٹھاتے انہیں دیکھنے لگی

اپنے ماں بابا کی تصویروں پہ لال پینسل سے لگے کٹ کے نشانات اسکی آنکھوں کو نم کر گئے
انکی تصویروں کے بعد میر اور علینہ کی تصویر پر اسی طرح کا کٹ دیکھ وہ منہ پہ ہاتھ رکھتی اپنی
چیخ کو روکنے لگی

انکا کیا قصور تھا جو انکو بھی نہ بخشا اس ظالم نے

لیپ ٹوپ میں لگی یو ایس بی نکالتی وہ سب کچھ واپس سی سے اپنی جگہ پہ رکھتی وہ وہاں سے
باہر نکلی

روم کی لائٹ او ف کرتے وہ خود کو کمپوز کرتی دو تین اپنی پکچرز لیتی باہر نکلی اسکو پتہ تھا عالی
سی سی ٹی وی ضرور چنچ کرے گا

چہرے پہ بڑی سی مسکان لیے وہ روم سے نکلی اور اپنے روم میں گئی ٹیبل پہ پکچرز رکھتی وہ
چینجنگ روم میں بند ہوئی

الماری سے ایک ہینڈ بیگ نکالتے وہ اس میں یو ایس بی رکھتی الماری سے نائی لیتی واش روم میں
گھسی جی بھر کے رو لینے کے بعد وہ

فریش ہو کر ڈرائیر سے بال سکھاتے وہ بیڈ پہ لیٹی آنکھیں موند گئی اسے عالی سے نفرت محسوس
ہونے لگی تھی

ایک بار یہاں سے نکلنے دو عالیاں خان تمہاری جان تو میں اپنے ہاتھوں سے لوں گی"




نفرت سے اسکو سوچتے کب نیند کے خمار سے اسکی آنکھیں بند ہوئی اسے پتہ ہی نہ چل

.....

مطلب کی دنیا ہے ذرا سنبھل کے رہنا میری جان

یہاں لوگ پلکوں پہ بٹھاتے ہیں نظروں سے گرانے کے لیے

.....

ادھورا ہی رہا میرا ہر سفر    کبھی رستے کھو گئے کبھی ہمسفر

.....

فجر کی نماز ادا کرتے وہ لیپ ٹوپ لیے بالکونی میں آیا جہاں اس وقت سورج کہ ہلکی ہلکی کرنیں
آسمان پر پھیلنے لگی تھی

پندے اپنے اپنے عاشیانوں سے نکلتے اپنے سفر کو نکلے تھی انکی چچاہٹ اور ہلکی ہلکی ہوا روح
کو سکون پہنچا رہی تھی

اس نے گہرا سانس بھرتے آسمان کو دیکھا جس پہ گہرے کالے بادل اپنا ڈیرہ جمانے لگے تھے

وہ وہی کرسی پر بیٹھا ٹیبل پہ پاؤں لگاتے اس نے لیپ ٹوپ اپنی گود میں رکھا

اس میں USB لگاتے اس لیپ ٹوپ کھولا

یا اللہ مدد کرنا پلیززز"

اس نے فائل کھولی جو خان ہاؤس کی تھی مرزا صاحب کی ساری پراپرٹی ولید زائشہ اور سحر کے نام تھی

زائشہ کے نام پہ وہ چونکا اور غور سے ہر ڈاکو مینٹیٹ کو دیکھنے لگا وہ سب پڑھ کہ اسے اتنا تو پتہ چل گیا کہ

جو بھی ہے وہ انکی پراپرٹی ہتھیانا چاہتا ہے

اس نے ویڈیو کھولی تو اس میں اسی عالیان نامی لڑکے کا مرزا صاحب کو سر جی کہنا ہلا گیا

کیا زائشہ کسی اور کی تھی"
اس نے اذیت سے آنکھیں بند کی

کتنا مشکل ہوتا ہے نہ اپنی محبت کا کسی اور شخص کے ساتھ نام جڑتے دیکھنا

اسکے لگے الفاظات نے اسے مزید حیران کیا

میں نے مارا تھا نہ مرزا انکل کو پھر یہ

اس نے جلدی سے دوسری ویڈیو پلے کی تو وہاں اپنی جگہ عالیان کو وہاں دیکھ اس نے سکھ کا سانس لیا

یہ میں پہلے کیوں نہ جان سکا کہ اس آدمی نے بنا مجھ سے پیسے لیے میرا کام کیسے کر دیا عالیان نے پیسے دیے تھے اور وہی انکا قاتل ہے میں نے کچھ نہیں کیا"

یہ جانتے ہی اسکے دل سے جیسے بوجھ سا اترتا

دوسری ویڈیو پر متوجہ ہوا وہ منظر کچھ یوں تھا ایک بلیک گاڑی سڑک کے سائیڈ پہ کھڑی تھی ایک آدمی وہاں آیا

ویڈیو پوز کر کے زوم کیا تو وہ عالیان ہی تھا اسنے گاڑی سے کسی لڑکی کو کندھے پہ ڈالا اور اپنے
آدمیوں کو اشارہ کیا

پیچھے موجود آدمیوں نے ایک دوسری اسی کے جیسی لڑکی کو کار میں ڈالا اور وہاں سے چل دیے

کیا مطلب ہوا اسکا کون تھی وہ لڑکی جسکو عالیان لے گیا"
پرسوچ نظریں سکریں پر ٹکائے وہ سوچنے لگا، اچانک وہاں ایک ٹرک آیا صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ
ٹرک جان کر اسی سائیڈ جا رہا ہے

گاڑی کو ایک ہی جھٹکے میں دور گراتے وہ اسکے اوپر ٹرک چڑھاتے گیا

پھر ولید کا وہاں آ کے رونا اسے بہت کچھ کلیئر کر گیا

اس نے زائشہ کو نکالا مطلب میری زائشہ زندہ ہے وہ ٹھیک ہے او مائی گوڈ لیکن مجھے ولید کو یہ
سب بتانا ہوگا"

زائشہ کا جان کر اسے حد درجہ خوشی ہوئی وہی ولید کا سوچتے وہ اداس ہوا

وہ تو اسی دن ہی یہاں سے چلے گئے تھے مگر کہاں ان ویڈیو میں کچھ نہ کچھ تو ملے گا ہی نہ"

زین نے ویڈیو کو پلے کرتے غور سے اسکا بیک گراؤنڈ دیکھنے لگا



♥ ٹوٹ جائے گا تیری ♥ نفرت ♥ کا محل اس وقت ♥

♥ جب ملے گی خبر تجھ کو کہ ہم نے یہ جہاں چھوڑ دیا ♥ ♥ ♥ ..

.....

صبح اٹھتے ہی زائشہ نے ٹائم دیکھا جہاں گھڑی 10 بج رہی تھی وہ جلدی سے ڈریس لیتی فریش ہونے چل دی

وہ جیسے ہی فریش ہو کر باہر نکلی تو نظر عالی پہ پڑی جو ناشتہ ٹیبل پر لگا رہا تھا چہرے پہ سنجیدگی چھائی تھی

اس نے نفرت سے اس پر نظریں ہٹالی

نہیں مجھے یہاں سے نکلنا ہی ہے اور آج ہی نکلنا ہوگا ورنہ یہ قاتل کبھی نہیں موقع دے گا اگر بدتمیزی کرو تو کیا پتہ باہر ہی نہ جانے دے"

وہ بال سلجھاتے ہوئے سوچنے لگی عالی نے اسکے پیچھے آتے اسکی کمر سے ہاتھ گزار کر پیٹ پہ رکھے تھوڑی اسکے کندھے پہ ٹکاتے وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے پڑھنے کی کوشش میں تھا

زائشہ نے زبردستی کی مسکراہٹ سے اسکو دیکھا

کیا سوچ رہی تھی؟؟؟

وہ ابھی بھی اسکے چہرے میں کچھ کھوج رہا تھا

تمہارا قتل کس طرح کرو یہی سوچ رہی تھی"

یہی کہ تمہیں مجھ سے اتنی محبت کب ہوئی؟؟؟

پہلے دل میں اس مخاطب ہوتے وہ نظریں جھکا کہ بولی

کیا مطلب؟"

وہ انجان بنتے پوچھنے لگا وہ ابھی بھی مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

رات کو میٹینگ کے بعد جب اس نے گھر آتے فوج چیک کی تو زائشہ کو اپنے روم میں جاتے

دیکھ اسکی سانس تھمی مگر واپسی پہ اسکے چہرے پہ مسکان دیکھ اسکو کچھ تسلی ہوئی

لیکن وہ ابھی پوری طرح مطمئن نہیں ہوا تھا

لوو جی میری اتنی ساری تصویروں کو اپنے روم میں لگایا ہوا ہے اتنی محبت ہے مجھ سے "
وہ لاڈ سے بولی تو عالی نے سکھ کا سانس لیا

لے لو جتنا دل کرتا ہے لے لو سانس کیونکہ پھر تمہیں یہ سانسیں میسر نہیں ہونگی دل تو کر رہا
ہے تمہارے انہی ہاتھوں کو کاٹ ڈالوں لیکن ابھی مجبور ہوں نہ "

وہ حقارت اسکو اپنے قریب دیکھتے دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوئی

محبت نہیں میری جان تم سے تو عشق ہے مجھے اور میری شونا سے محبت تو مجھے تب سے ہے
جب اسکو میں نے پہلی بار دیکھا تھا "

وہ اسکے ماتھے پہ پیار بھرا بوسہ دیتے بولا زائشہ کو اسکا لمس آگ کی مانند لگ رہا تھا اس نے
تکلیف سے آنکھیں بند کی

ان پیٹ باتوں سے ہی بھرو گے یا کھانے کو بھی کچھ ملے گا؟؟؟
وہ معصوم سی شکل بناتے بولی تو عالی نے سر اسکے سر سے ٹکراتے پیچھے ہوا زائشہ نے جی بھر
کے کھانا کھایا

جو کام وہ کرنے جارہی تھی اسکے لیے اسے انرجی بھی تو چاہیے تھی وہ ناشتے سے فری ہوتے ہی
میڈ نے برتن اٹھائے

تمہیں یاد ہے نہ میں شاپنگ کرنے جانا ہے "
اس نے اسکو یاد کرانا ضروری سمجھا

یار کچھ دن صبر کرلو پھر ساتھ چلے گے نہ ""

عالی نے کہا تو زائشہ نے خفگی سے اسے دیکھا

جانا ضروری ہے کچھ پرائیویٹ چیزیں لینی ہے اگر تم کہتے ہو تو نہیں جاتی"

وہ خفگی سے بولی

نہیں نہیں تم جاؤ میں گارڈز کو تمہارے ساتھ بھیج دوںگا"

وہ بولا تو زائشہ سر ہلا گئی میں ریڈی ہو لوں "کہتی وہ اٹھ کر چیخنگ کی طرف بڑھی

ہممم مطلب اس کو کچھ پتہ نہیں چلا تمہینک گاڈ"

عالی نے گہرا سانس بھرتے ہوئے کہا اور وہاں سے اٹھ کر باہر کو بڑھا کہ آج اسکی امپورٹینٹ

میٹینگ تھی



ورنہ وہ زائشہ کو کبھی اکیلا نہ جانے دیتا



انسان نہ ہنس کر سیکھتا ہے

اور نہ رو کر

جب بھی سیکھتا ہے

یا کسی کا ہو کر سیکھتا ہے یا کسی کو کھو کر   

.....

کہاں تھے بچے نہ رات کو چین سے سوتے ہونا صبح کو چین سے بیٹھتے ہو"

شاہین شاہ نے محبت سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھا

بس پھپھو اب تب ہی سکون میسر ہوگا جب میری بہن کا قاتل میرے سامنے ہوگا"

وہ انکا ہاتھ چومتے بولا تو گریا شاہ نے اسے نم آنکھوں سے دیکھا

واہ قدرت تیرا کھیل نرالا میرے ہنار اور نالائق بیتیجے کو سیدھا کر ڈالا"

وہ بڑبڑاتی ہوئی بولی

تم اپنا یہ بڑبڑانا بند کرو جب بھی دیکھو بڑبڑاتی رہتی ہو اور کچھ پتہ چلا زین؟؟

گریا شاہ کو جھڑکتے شاہ بی بی نے تفکر بھرے لہجے میں زین سے پوچھا

پتہ تو بہت کچھ چلا ہے دادو بہت سے چھپے راز سامنے آئے ہیں ایسے راز جنکی ہمیں خبر ہی نہ تھی"

وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتے بولا تو شاہ بی بی کا ہاتھ دل پر گیا

کک کیا مط مطلب کہ کونسے راز.. راز"

وہ کانپتی آواز میں میں پوچھنے لگی آواز میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی کہیں اسے انکے ماضی کا کچھ پتہ
تو نہیں چل گیا

ہاشم شاہ نے انکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے انہیں آنکھوں سے تسلی دی جن میں خوف واضح تھا

بس دادو اتنا جان لیں کہ اس بار ظالم نہیں بچ پائیں گے اس بار انکا زوال ہوگا پہلے وہ جس سے
مرضی ٹکرائے ہوں

لیکن اس بار انکا ٹکراؤ زین شاہ سے ہوا ہے

یا تو تباہ کردوں گا یا تباہ ہو جاؤ گا

وہ ایک عزم سے بولا آنکھوں میں سرخی اور ماتھے کی پھولتی رگیں اس کے اندر اندھنے والے
اشتعال کی گواہی دے رہی تھی

شاہ بی بی کا دل ہول رہا تھا وہ وہاں سے اٹھتی اپنی مخصوص جگہ سیڑھیوں کے قریب پڑے
صوفے پہ بیٹی

صوفے سے سرٹکاتے وہ ماضی میں کھو چکی تھی

ماں سائیں آپ نے کہا تھا وہ میری ہے اپ اپنے وعدے سے پیچھے کیسے ہو سکتی ہیں "

ظہیر شاہ آنکھوں میں تیش لیے انکے سامنے ایک سوالیہ نشان بن کے کھڑے تھے

میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں ظہیر شاہ اور اپنا لب لہجہ درست کرو بھولو مت تم اس وقت
تمہارے سامنے ماں نہیں شاہ بی بی موجود ہیں "

شاہ بی بی غصے سے دھاڑی بھلا کہاں برداشت تھا کہ انکی ہی اولاد سب کے سامنے کسی نوکر
کی بیٹی سے انکی تذلیل کرے

ایسے عہدے کا کیا فائدہ ماں سائیں جو آپکو اپنے ہی قول سے مکر نے پہ مجبور کرے نہیں مانتا
میں آپکو شاہ بی بی

آپ ماں ہیں میری کیا میری خوشی کے لئے آپ اپنا فیصلہ نہیں بدل سکتی؟؟؟

وہ آنکھوں میں امید کے دیے لیے ان کے سامنے بیٹھتے ہاتھ پھیلاتے ازیت سے بولے شاہ بی
بی کے دل کو کچھ ہوا

لاڈو سے پلے اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھ انکی ممتا جاگی مگر شاہ بی بی کی انا ممتا کے بیچ
آگئی

میں اپنا فیصلہ قطعی نہیں بدلوں گی"

وہ انا کی زد میں آتی غرور سے بولی تو ظہیر شاہ کی رہی سہی امید بھی ٹوٹ گئی

تو ٹھیک ہے اب اگر آپکو اپنا بیٹا چاہیے تو اسکو مجھے دینا ہوگا ورنہ بھول جائیے گا کہ آپکا کوئی بیٹا بھی تھا"

وہ چادر میں لپیٹی مہناز بیگم کی طرف اشارہ کرتے وارن کرنے والے انداز میں بولے، شاہ بی بی نے انکی بات کو نظر انداز کرتے مولوی کی طرف متوجہ ہوئی

چلیں مولوی صاحب آپ پڑھائیں نکاح"

غرور انکے انگ انگ سے چھلک رہا تھا اگر وہ جان لیتی کہ یہی غرور انکو توڑ دے گا تو

غلطی سے بھی ظہیر شاہ کی بات نظر انداز کرنے کی غلطی سے بھی غلطی نہ کرتی

ٹھاہ "''''

ظہیر

مولوی کے نکاح مکمل کرتے ہی ٹھاہ کی آواز کے ساتھ ہاشم شاہ کی دھاڑنے کی آواز پہ سب
انکی طرف حیرانی سے دیکھنے لگے

ہاشم شاہ دیوانہ وار بھاگتے اپنے بھائی کے پاس پہنچے جس نے سیدھا دل پہ شوٹ کیا تھا

شاہ بی بی کو اپنا غرور لے ڈوبا تھا انکے اسی عہدے نے ان سے انکا بیٹا چھین لیا تھا

دادو یہ لے دوائی کھا لیں"

زین کی آواز پہ وہ ماضی کی دردناک یادوں سے نکلتی حال میں پہنچی

ہممم " وہ دوائی لیتے ہمم کر گئی دوائی کھاتے وہ واپس سے سرٹکا گئی



دکھاوے کی محبت 💔💔

مطلب کی دوستیاں 😊

اور مطلب کے رشتوں سے تنہائی بہتر ہے 💔💔💔💔

.....

زائشہ اس وقت مال میں موجود تھی گاڑ سائے کی طرح اسکے ساتھ موجود تھی

مینجر خود اسکو سب دیکھا رہا تھا اتنے پروٹوکول پہ وہ ہونق بنی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی

جب گاڑ نے بتایا کہ عالی کی یہاں 60% کی پارٹنرشپ ہے وہ پھیکا سا مسکرائی

حرام کا اتنا کما لیا کہ سب کچھ خرید چکا ہست سوائے عزت کے "

وہ بڑبڑائی اور بے دلی سے وہاں موجود ڈریسز میں سے ایک ڈریس اٹھاتے وہ واشروم کی طرف بڑھی

اندر جانا ہے کیا؟؟

وہ غصے سے انکو اپنے پیچھے آتے دیکھ کر بولی تو گارڈز نفی میں سر ہلاتے کچھ فاصلے پہ کھڑے ہوئے

وہ منہ بگاڑتے اندر گئی دروازہ بند کرتے وہ جلدی سے ڈریس وہی رکھتی وہاں اوپر موجود شیشے کی بنی کھڑکی کھولی

چونکہ وہ پہلے بھی اسی مال میں آئی تھی اور اسی چیمینگ روم سے بھاگی تھی بس فرق اتنا تھا کہ پہلے بابا کو تنگ کرنے لیے بھاگی تھی

اور آج عالیاں نامی بلا سے دور جانا تھا اسکو بامشکل کھرکی سے باہر نکلتی وہ نیچے جمپ لگاتی
سوئنگ پول میں گری

اوو اللہ یہ کیا مصیبت ہے اب"

آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا والی بات ہوئی جلدی سے باہر نکلتے وہ اپنے گیلے کپڑوں کو دیکھنے
لگی

لیڈیز بوتیک میں داخل ہوتی وہاں سے بلیک پینٹ اور ریڈ ہڈی اٹھاتے چینج کرتی USB پوکٹ
میں ڈالی باہر نکلی ہڈی سر پر لی تو اسکا آدھا چہرہ چھپ گیا

منہ پہ ماسک لگاتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی

.....

کافی دیر جب زائشہ باہر نہ نکلی تو گارڈ نے دُور نوک کیا اسکے ہاتھ لگاتے ہی دروازہ کھلتا چلا گیا
زائشہ کو متلاشی نگاہوں سے دھونڈتے انکی نظر کھلی کھڑکی پہ پڑی

اول موقع میم بھاگ گئی"

وہ موبائل نکال کر عالی کا نمبر ڈائل کرتے بولا ساتھ ہی اپنے ساتھیوں کو مال میں دیکھنے کا کہا

.....

عالی میٹینگ میں تھا جب گارڈ کی کال آئی وہ ہرگز کال نہ اٹھاتا اگر زائشہ کو انکے حوالے نہ کیا
ہوتا

سب سے ایکسکیوز کرتے وہ موبائل کان سے لگا گیا مگر سامنے سے گارڈ کی گھبرائی ہوئی آواز
اسے کچھ غلط ہونے کا پتہ دے گئی

سر ممم نیم بھاگ گئی ہیں"

وہ گھبراتے ہوئے بولا تو عالی نے غصہ ضبط کیا

تمہیں وہاں تیخ مارنے کے لئے بھیجا تھا"

وہ غصے سے دانت پیستے بولا

تمہیں ڈھونڈ تو میں لوں گا ہی لیکن اسکے بعد مجھ سے رحم کی امید مت کرنا شونا"

تصور میں زائشہ کو وارن کرتے بولا آنکھوں سے جیسے شعلے نکلنے لگے تھے تیز ہوتے تنفس کے ساتھ وہ کال کاٹتے جلدی سے میٹنگ کی طرف متوجہ ہوا

جلد از جلد میٹنگ ختم کرتے وہ بھاگتے ہوئے اس ویرانے سے نکلا تقریباً آدھا گھنٹے کی ریش ڈرائیونگ کرتے وہ مال پہنچا

اس نے ونڈو مرر نیچے کیا تق ایک گارڈ جلدی سے بھاگتا وہاں آیا

سر یہ مسم کی ڈریس اندر سے ملی ہے لیکن وہ پورے مال میں نہیں ہیں"

تم لوگ دفع ہو جاؤ ایک لڑکی تمہیں چکما دے گئی سالوں کر کیا رہے تھے تم"

وہ غصے سے پاگل ہوتے دھاڑا تو گارڈز کی جان حلق میں آئی

پورا شہر کا چپہ چپہ چھان مارو مجھے وہ کسی بھی حال میں چاہیے اسکے بغیر لوٹے تو ٹکڑے ٹکڑے
کر دوں گا"

آنکو کانپتا دیکھ وہ مزید وہ پھر سے دھاڑا وحشی پن سا چھانے لگا تھا اسکے اندر

وہ گاڑی سڑکوں پہ دوڑاتے سبھی گارڈز کو زائشہ کو ڈھونڈنے کے لئے بھیج دیا

.....

یہ کمبخت ماری سحر کہاں مر گئی اب"

جب سے عائہ خان کو پتہ چلا تھا کہ پراپرٹی ولید زائشہ اور سحر کے نام ہے تب سے عہ جلع پیر
کی بلی بنی ادھر ادھر سر مار رہی تھی

یہاں کہیں نہیں ہیں مس سحر آپ"

کال پہ مرزا ہاؤس کی پڑوسن کی بولی تو عائہ خان کو اب خود پہ غصہ آنے لگا تھا

انکی جلد بازی کی وجہ سے ہی ہوا تھا سب

اففف کیا فائدہ میرے اتنا سب کرنے کا نہ تو ولید مل رہا ہے نہ وہ سحر"

وہ غصے سے پاگل ہوتی اپنے بال کھینچنے لگی

نہیں ایسے کیسے جانے دو اتنا سب اس لیے نہیں کیا کہ یوں دوسروں سے مانگتی پھروں "

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی وہ پھر سے کوئی شیطانی منصوبے بنانے لگی تھی لیکن ہر بار قسمت
ساتھ دے دے ایسا بھی نہیں ہوتا



منافق چہروں سے واقف ہوں میں ❤️ 😏 وہ الگ بات ہے احترام کرنا میری فطرت میں
😊 😎 شامل ہیں ✨

.....

آج سنڈے کا دن تھا ولید اور سحر گھر پر تھے

ولید نے سحر کو تنگ کرنے کے لیے اس سے آج ہی ساری جم کروائی تھی

ہائے او مار ڈالا مرو تم ولید کے بچے زرا شرم حیا نہ آئی تمہیں مجھ معصوم سی بچی پر کتنے مین ہو
تم"

سحر نے دہائیاں دیتے اسے سلواتیں سنائی تو ولید کا قہقہہ گونجا

تم ہنس رہے ہو اللہ کرے تمہارے دانت ٹوٹ جائیں پھر جب تم ہپ ہپ کر کے لوگوں سے
بات کرنے کی کوشش کرو گے اور تمہارے منہ سے سوائے ہوا کہ کچھ نہ نکلے گا تب میں ہنسو
گی تم ہپ ہپ ہپ کرتے رہنا"

بابا بابا بچلے ہونٹ کو اوپر والے ہونٹ پہ مارتے ہپ ہپ کی آواز نکالتے وہ اسے بھی قہقہہ
لگانے پر مجبور کر گئی

مجھ سے زیادہ تو تم پہ یہ سوٹ کرتا ہے بابا بابا بابا بابا 😊"

وہ دونوں پیٹ پکڑ کر ہنسنے لگے ہاہاہاہاہا

سحر تمہیں کو گنگ آتی ہے؟؟

ولید نے سنجیگی سے پوچھا

الحمد للہ سارے گھر کے کام آتے ہیں تمہاری طرح مفت میں روٹی نہیں توڑتی میں "

وہ گردن آکڑا کہ بولی تو ولید نے مسکراہٹ دبائی

اچھا تو ایک کام کرو آج کے کھانے میں پڑاؤ، قورمہ، سیج کباب اور میٹھے میں کھیر، گاجر کا حلوہ
اور سویاں بنا لو "

وہ مصنوعی سنجیگی سے بولا تو سحر نے ہونق بنے اسے دیکھا اتنا سب وہ اکیلے

چلو چھوڑو تم سے نہ ہو پائے گا

وہ افسوس سے سر جھٹکتے بولا تو سحر کو آگ لگی 😊

کیوں میں کیوں نہیں بنا سکتی ہاں کیا ٹائم ہوا ہے ہاں میں رات تک سارا کھانا ریڈی کرلوں گی
لیکن میری ایک شرط ہے

اسکے شیطانی دماغ میں کچھ تو چل رہا تھا ولید نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا جیسے جاننا چاہا ہو
کہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے وہ

کیسی شرط؟؟

یہی کہ اگر میں نے کھانا بنا لیا تو تمہیں وہ کرنا ہوگا جو میں کہوں گی

وہ شیطانی مسکراہٹ سے بولی

چلو ٹھیک ہے منظور ہے شرط"

ولید نے سوچا جو ہوگا دیکھا جائے گا گر وہ جان لیتا اسکے ارادے کتنے خطرناک ہیں تو کبھی بھی
شرط قبول نہ کرتا

چلو تم ریڈی ہو پھر"

اسکو مسکراہٹ پاس کرتے سحر آٹھ کہ کچن کی طرف چل دی

پتہ نہیں کہا کرے گی اب یہ آفت کی پرکالہ"

ولید سوچتے ہوئے وہاں سے اٹھا اور پیدل سڑکوں پہ نکل آیا



کہا اک پیر نے مجھ سے یہ تعویذ لیتی جاؤ،

ہے بڑا گہرا اثر اس کا!۔۔

ہوئے جو نا ابھی تک تیرے

تیری مالا چپے گے وہ،

میں کچھ دیر بیٹھی اور پھر سر جھکائے چلی آئی۔۔

کہ جس کو وفائیں بھی میری میرے اطراف نہ لائیں،

اسے تعویذ لائیں گے۔۔

اسے تعویذ لائیں گے 😞؟..

.....

زائشہ نے مال سے نکلتے ہی کچھ دور پیدل چلتے ایک شوپ پر کی

بھائی موبائل دیکھائیں گے مجھے ارجینٹ کال کرنی ہے ایکچلی میں اپنا موبائل گھر پر بھول آئی ہوں"

زائشہ نے شوپ والے آدمی سے کہا جو مشکوک نظروں سے اسے رہا تھا کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے موبائل اسکی طرف بڑھایا

تھیکنس جلدی سے موبائل لیتی وہ بابا کے مینجر کو کال ملانے لگی

ہیلو کون؟

سامنے سے پوچھا گیا

انکل میں زائشہ ہوں بھائی کہاں ہیں؟

زائشہ بچے آپ سلامت ہیں یا اللہ تیرا شکر اور ولید سر ملتان والے آپکے ولا میں ہیں آپ کب
آئیں گی کہاں ہیں آپ؟؟؟

ایک کہ بعد ایک سوال کرتے وہ بہت خوش لگ رہے تھے

انکل آپ نے کسی کو نہیں بتانا کہ میں نے آپ سے بات کی اور کہاں ہوں یہ وہی آکر بتاؤ
گی دوبارہ اس نمبر پر کال مت کیجئے گا اللہ حافظ"

بیچھے سے آتے عالی کے گارڈز کو دیکھ اس نے جلدی سے کہتے موبائل انہی انکل کو واپس کیا
اور آہستہ آہستہ چلنے لگی

بھاگ کر وہ انکو اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتی تھی سر جھکا کر چلتے وہ سڑک پر نکل آئی سر
گھما کہ بیچھے دیکھا تو عام لوگ ہی کھڑے تھے

بھائی جلدی سے گاڑی بھگاؤ "وہ جلدی سے ٹیکسی روکتے اس میں بیٹھتے جلدی سے کہا تو ٹیکسی
ڈرائیور نے جی کرتے گاڑی سڑکوں پہ بھگائی

کہاں جانا ہے مسیم؟؟؟

ٹیکسی ڈرائیور کے پوچھنے پہ وہ ایڈریس دیتی سکون سے سیٹ کی بیک سے ٹیک لگاتی وہ آنکھیں
موند گئی

دل میں ابھی بھی ڈرتھا اگر جو عالی نے اسے پکڑ لیا تو اسکے ساتھ کیا ہوگا

.....

عالی غصے سے پاگل ہوتا اسکو ہر جگہ ڈھونڈ رہا تھا مگر وہ کہیں مل ہی نہیں رہی تھی

آخر کیوں بھاگی تم، میں نے کونسا تم پہ ظلم کیے تھے، تمہیں اسکی سزا ضرور ملے گی میری نرمی
کانا جائز فائدہ اٹھایا تم نے "

عالی گاڑی سے باہر نکلتے ٹائر کو زور سے کلک مارتے دھاڑا پھر کسی کا نمبر ڈائل کرتے فون
کان سے لگایا

ایک جگہ کی لوکیشن بھیج رہا ہوں وہاں سے سارے کیمرے میرے لیپ ٹوپ سے کونٹیکٹ کرو
"

تحکم بھرے لہجے میں بولتا وہ کال کاٹ گیا لوکیشن سینڈ کرتے اس نے موبائل سیٹ پہ پھیکا

پچھتاؤ گی تم بہت پچھتاؤ گی اس ولید کی وجہ سے مجھے چھوڑ کر بھاگی ہونا تم اب دیکھو میری
جان میں کیا کرتا ہوں"

مسج ٹون پہ وہ لال آنکھوں سے سے موبائل کے لئے دیکھا گاڑی میں بیٹھتے لیپ ٹوپ آن کیا اور
خان ولا کے قریبی سبھی کیمروں میں غور سے دیکھتے

وہ اس گھر کے پاس آنے والی ساری گاڑیوں لہ نظر جمائے بیٹھا تھا گاڑی سٹارٹ کرتے وہ
ریش ڈرائیونگ کرتے خان ولا کہ قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا

گاہے بگاہے وہ ایک نظر لیپ ٹوپ پہ ڈال لیتا،

مل ہی گئی نہ شونا"

بیلو کلر کی ٹیکسی کو تیزی سے ولا کی طرف جاتے دیکھ وہ طنزیہ مسکراہٹ سے بولا اور گاڑی
سرک کے بالکل درمیان میں روکی

اس طرح کہ کسی گاڑی کا وہاں سے گزرنا نہ ممکن تھا اور باہر نکلتے گاڑی کے بونٹ پر بیٹھ
گیا

.....

میم آگے گاڑی کھڑی ہے راستہ نہیں ہے جانے کا"

ٹیکسی ڈرائیور نے گاڑی روکتے کہا تو زائشہ نے سامنے دیکھا عالی کو دیکھ اسکا دل خوف سے بند ہونے لگا تھا

یہ لیں پیسے اور جائیں مل گئی مجھے میری منزل"

اسکو پیسے تھماتے وہ گہری سانس ہوا کے سپرد کرتی باہر نکلی تو ڈرائیور گاڑی سٹارٹ کرتے چل دیا

اففففف کیا مصیبت ہے اتنی جلدی یہ کیسے پہنچ گیا یہاں"

ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کرتے وہ پریشانی سے ارد گرد دیکھنے لگی وہاں ایک دو گاڑیاں ہی موجود تھیں

وہاں سے پانچ منٹ کا فاصلہ پہ خان ولا تھا اور اس سے آگے یہ الو

کیا مسئلہ ہے ہٹو راستے سے"

کچھ نہ سوچنے پہ وہ چیخی تو عالی نے لہو رنگی نظریں اٹھا کہ اسے دیکھا اسے دیکھتے ہی اسکی ساری
بے چینی بے سکونی دور جا سوئی تھی

وہ بونٹ سے اترتے بھاری قدم اٹھاتے اسکے پاس آنے لگا جیسے جیسے وہ قدم بڑھا رہا تھا ویسے
ویسے زائشہ کا دل خوف سے اور تیز دھڑکنے لگا تھا

میری باتوں کو تم نے ہوا میں اڑا دیا تم تو جانتی ہو نہ مجھے , میں اپنی بات سے کبھی پیچھے نہیں
ہٹتا ,

پھر بھی تم مجھ سے الجھنے لگی تھی ہاں"

وہ اسکے بالکل قریب ہوتے اسکی آنکھوں میں اپنی سرخ وحشت سے بھری آنکھیں گاڑتا پراسرار
لہجے میں بولا

زائشہ نے اسکی آنکھوں میں ناچتی وحشت کو دیکھ ڈر سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچی ماتھے پہ پسینے
کے قطرے واضح ہوئے لیکن آنکھوں میں ڈر خوف کا کوئی نام ہی نہیں تھا

پہلی بات مسٹر عالیان میں تمھاری غلام نہیں ہوں جو تم کچھ کہو اور وہ میرے لیے پتھر کی لکیر
ہو،

دوسری بات میں عالی کو جانتی تھی عالیان خان کو تو اب جاننے لگی ہوں اور رہی بات الجھنے کی
تو سنو زائشہ تم جیسے انا پرست اور مغرور لوگوں کا غرور توڑنا جانتی ہے ""

اپنے بابا کی موت کو یاد کرتے وہ آنکھوں میں نفرت اور حقارت لیے وہ سرد لہجے میں گویا ہوئی

عالی نے آئبرو اٹھا کہ مسکراتی نظروں سے اسکی بھوری آنکھوں میں اپنا عکس دیکھا

غلام تم نہیں میں ہوں تمہارے عشق کا کیا کرو بہت بے بس ہوں اس معاملے میں دل کہتا ہے تمہیں ہمیشہ اپنے پاس رکھو اتنا کہ.....

ہائے میری شونا بہت دیدہ دلیری دیکھا رہی ہوں نائس ہاں میری وائف کو ایسا ہی ہونا چاہئے"

وہ جو سوچ رہا تھا سامنے آئے گی تو اسکو ایسی سزا دیگا کہ دوبارہ اس سے دور جانے کا سوچنے کا خیال تک اسکی روح میں خوف پیدا کر دیگا

مگر اسکو اپنے سامنے دیکھ کر ہی اسکا سارا غصہ ہوا ہوا تھا وہ چاہ کر بھی اس پہ غصہ نہیں کرو پارہا تھا

اسکی بات پہ زائشہ نے نخوت سے سر جھٹکا

بہت ہمت والی ہو نہ چلو تھوڑا ٹیسٹ ہو جائے تمہارا؟؟؟

وہ سوچنے والے انداز میں بولا تو زائشہ ابھی

ارے زیادہ کچھ نہیں بس دیکھو یہ کچھ ہی منٹس کی دوری پہ تمہارا ولا ہے تم وہاں پہنچ کے
دیکھاؤ"

وہ عام سے لہجے میں اسکو دیکھتے بولا لیکن آنکھوں میں چیلنج تھا اور زائشہ نے کبھی پیچھے ہٹنا سیکھا
ہی نہیں تھا

اس کے بدلے میں تم مجھے چھوڑ دو گے منظور"

وہ نظریں ولا پہ نکاتے بولی تو عالی نے سر ہلایا

اوگے گو"

وہ پیچھے ہٹے بولا تو زائشہ نے قدم آگے بڑھائے کچھ قدم چلتے ہی اسکے سامنے دو گاڑیاں کی اس
میں پانچ پانچ گاڑز ہاتھوں میں گن لیے اسکے سامنے آئے

زائشہ نے عالی کو دیکھا جو معصومیت سے اسکو دیکھ کر کندھے اچکا گیا جیسے تم جانو اور یہ گاڑز

اتنے ہٹے کٹے گاڑز کو دیکھ اس نے حلق تر کرتے قدم پیچھے لیے عالی کے لبوں پہ تسمخرانہ
مسکراہٹ نے احاطہ کیا

کیا ہوا جاؤ نہ شونا کھلی چھوٹ ہے جاؤ ہاہاہاہاہا"

مذاق اڑاتے لہجے میں کہتے وہ ہنسا زائشہ کو اپنی بے عزتی محسوس ہوئی



اتنے پیار سے چاہا جائے تو پتھر بھی اپنے ہو جاتے ہیں 🌹 100

"::دوست::"

"."

ناجانے یہ مٹی کے انسان اتنے مغرور کیوں ہوتے ہیں

🙄 100

.....

ہائیے کاش بیسنی زائشہ یہاں ہوتی"

کام کرتے وہ زائشہ کو یاد کرتی بولی تو اسکی آنکھوں میں آنسو آئے

یار دغا باز نکلی تم اگر جانا تھا تو مجھے بھی بتا دیتی ساتھ چلتے اور تمہارے اس بڑھے بھائی کو بھی
کھینچ کر لے جاتے

لیکن تم نے تو آخری بار بھی اپنا دیدار نصیب نہ کروایا، کل آؤگی تم سے ملنے پھر تمہیں اچھی خاصی سناؤں گی"

وہ آنسو صاف کرتے خود کو بہلانے کے لئے بولی اور کام کرنے لگی

ایک تو اس ولید کے بچے کو زرا تمیز نہیں ہے مجھے کام کرنے کا کہتا خود پتہ نہیں کہاں غائب ہو گیا

یہ نہیں کہ معصوم کی مدد ہی کردے ظالم مین انسان کہیں کا"

وہ غصے سے ولید کو گالیوں سے نواتی بولی پھر خود ہی ہنس پڑی



چل بیٹا ولید کا کہ دیکھ اس آفت نے کیا سوچ رکھا ہے کس طرح تجھے زلیل کرے گی"

ولید نے قدم واپسی بڑھاتے ہوئے بولا

وہ گھر کی طرف ہی بڑھ رہا تھا سرک کے پیچ و پیچ کھڑی کار کھ دیکھ رکھا سامنے دیکھا تو ایک اونچے لمبے قد کاٹھ والا لڑکا اسکی طرف پیٹھ کیے کھڑا تھا اور اسکے سامنے ہی ایک لڑکی کو گارڈز نے گھیر رکھا تھا

لڑکی کو قدم پیچھے کی جانب اٹھاتے دیکھ وہ اسکی مدد کے لئے جاتا کہ اس لڑکی نے اچانک سے آگے کی طرف بھاگتے ہوئے ایک گارڈ کی منہ پہ پاؤں مارا اور دوسرے کے سینے پہ پیر رکھتے انکو نیچے گراتے خود آگے کو گری

عالی پہلے تو شوکڈ ہوا پھر مسکرایا

ٹکر کی ملی ہے مزہ آئے گا اسی لیے میں تمہارا دیوانہ ہوں"

وہ اسکو گارڈز کو مارتے دیکھ بولا

باقی گارڈز نے اس پہ گن تانی تو اس نے جیب سے چاقو نکلا جو اسے ٹیکسی کی بیک سیٹ پہ
پڑا ملا تھا

وہ ہاتھ گھماتے چاقو ایک کے منہ پہ مارا دوسرے کی نازک جگہ پہ گھٹنا مارتے وہ ان سے گھتم
گھتتا ہوئی ہاتھوں کے مکے بنا کہ در پر در انکے سینے اور منہ پہ مارتی وہ انکو نڈھال کر چکی تھی

ولید کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی عالیاں نے دلچسپی سے اسکو فائٹ کرتے دیکھا

اور گارڈز کو آتا دیکھ اس نے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں الجھاتے سیدھا کیا اسکا یہ
انداز عالی کے دل پہ بجلی گرا گیا

جب کہ ولید بے یقین تھا یہ انداز بھلا وہ کیسے نہ پہچانتا اسی نے ہی تو دکھائی تھا اسے سب،

ہائیلییے "عالی نے نے دل پہ ہاتھ رکھا

نیچے جھک کہ گن اٹھائی

شونا نہیں روکو ایسے نہیں لگ جائے گی "عالی کو لگا وہ گارڈز کو مارے گی لیکن خود کے سر
پہ گن رکھتے دیکھ اس نے گارڈز کو اشارے سے روکتے وہ رکتی سانسوں سے چیخا

ولید بھی سانس روکتے اسکو دیکھنے لگا

زائشہ نے ماسک اتارتے سر سے ہڈی اتارتی وہ اسکی طرف مڑی

نیچے پڑے کراہت گارڈز کو صدمہ لگا اب تک وہ جس سے پٹ رہے تھے وہ انکے باس کہ بیوی
تھی

شکر نیم نے ہمیں مارنے کا موقع ہی نہ دیا ورنہ باس نے جان نکال لینی تھی "

ایک گارڈ کراہت ہوئے بولا اور آنکھیں بند کرگیا

آگے مت بڑھنا ورنہ " اسکو آگے آتے دیکھ وہ گن لوڈ کرتی اپنے سر پر رکھ گئی

بھائی "

عالی کے پیچھے ولید کو دیکھ وہ سرگوشی میں بولی اتنے دنوں بعد اسکو اپنے سامنے دیکھ زائشہ کے
آنسو بہنے کو بے تاب تھے

اوکے اوکے گن ہٹاؤ زیش لوڈ ہے چل جائے گی "

ہاتھوں سے اسے روکتے وہ فریاد کرتے بولا زائشہ نے تمسخرانہ نظروں سے اسکا ترپنا دیکھا

زائشہ نے ویسے ہی اسکو دیکھتے قدم پیچھے کو لیے ولا کہ پاس پہنچتے وہ کی

چیلنج جیت گئی میں"

وہ ہنستے ہوئے گن والا ہاتھ نیچے کرتی بولی تو عالی نے سکھ کا سانس بھرا

ہمممممم چلو اب تم اپنا کہا پورا کرو جاؤ یہاں سے"

وہ حکم دیتی بولی عالی نے گھور کر اسے دیکھا جو بلیک ٹائٹس اور ریڈ ہڈی پہنے کھلے بالوں کے ساتھ
حکم دیتی سیدھا اسکے دل میں اتر رہی تھی

جاؤ بھی"

زائشہ نے اسکو گھورتے زور سے کہا

جا تو میں رہا ہوں لیکن یاد رکھنا واپس بھی آؤ گاتب تک تم سکون سے رہو"

وہ گاڑی میں بیٹھتا سنجیگی سے بولا اور گاڑی بھگالے گیا اسکے گارڈز بھی اسکے پیچھے نکلے

ولید قریب آیا تو زائشہ آسکے گلے لگی ولید نے اسکے سر پر پیار کرتے خود میں بھینپا

تمہیں پتہ ہے میں نے اور سحر نے تمہیں بہت زیادہ مس کیا"

ولید بولا تو زائشہ نے اسے دیکھا

سحر کہاں ہے کیسی ہے وہ؟؟؟ آنی بھی ساتھ ہیں کیا"

وہ گیٹ سے اندر داخل ہوتے پوچھنے لگی

اس بارے میں بعد میں بات ہوگی ابھی تم ریلیکس کرو اور دیکھو کیسا ہے "

وہ ولا کی طرف اشارہ کرتا بولا تو زائشہ نے نظریں گھماتے ولا پہ ڈالی

سیاہی آسماں پر پھیلنے لگی تھی وائٹ کلر سے بنا ولا اور اس پت چمکتی لائٹس بہت بھلی لگ رہی تھی نظریں وہاں سے گارڈن کی طرف بڑھی

اپنے لائٹوں سے جگمگاتگ نام سے پانی اور پھولوں کو ارد گرد دیکھ اسکے چہرے پہ مسکراہٹ بکھری

بہت اعلیٰ ہے "

ہاں آخر پسند کس کی ہے؟

وہ بولی تو ولید نے گردن آکڑا کہ پوچھا

افکورس میری ہے"

وہ اسکی پوکٹ سے موبائل نکال کر بھاگتی بولی

چوہیا آتے ہی شرارت شروع"

وہ اسکو پکڑنے کے لیے پیچھے بھاگا وہ جب بھی اداس ہوتے تو ایسے ہی مستی کرتے تھے تاکہ
انکی اداسی ختم ہو جائے اور ایک دم فریش

زبان دیکھاتے وہ ادھر سے ادھر ہنستی بھاگ رہی تھی



بڑے ہی کوئی مین قسم کے انسان ہو تم زرا شرم نہیں آئی کہ میں یہاں اکیلی کام .
....."

وہ زائشہ کو وہاں دیکھتی حیرت سے آنکھیں بڑی کیے اسے تکنے لگی

مجھے پکا یقین تھا تم مرنے کے بعد بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑو گی"

وہ منہ کے زاویے بناتے بولی زائشہ نے بامشکل خود قہقہہ لگانے سے روکا

میں تمہیں اپنے ساتھ لے جانے آئی ہوں میری بے وفا دوست"

ہاتھوں کو اوپر کر کے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتی وہ بھاری آواز میں بولی تو سحر کی
آنکھیں پھیلی

نہ نہیں مم میں کیوں آؤں میرے بچوں کا کیا ہوگا ابھی تو میری شادی ہی نہیں ہوئی اور تت
تم مجھے لینے آگئی کچھ شرم کر لو تت تم تو ابھی آنی بھی نہیں بنی؟؟

وہ ڈر سے بوکھلاتے بے ربط جملے بولی گئی

بیچھے کھڑے ولید کا قہقہہ گونجا جبکہ زائشہ اسے گھور رہی تھی

کمینی بڑی کوئی ڈیش ہو بجائے یہ کہنے کہ میں تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں اور تمہیں
اپنی شادی کی پڑی ہے

وہ اسکو خونخوار نظروں سے گھورتی بولی سحر نے ہونق بنے اسے دیکھا

رت تم سچ میں ہوتی تم زندہ ہو زائشہ زائشہ زندہ ہے"

وہ حیرت کے سمندر میں ڈوبتی ہوئی بولی

نہیں تمہیں کیا لگا میں تمہارا پیچھا اتنی آسانی سے چھوڑ دوں گی سنو جب میں مروں گی نہ اس دن
تمہیں ساتھ گھسیٹ کے لے جاؤں گی تاکہ میں قبر میں اکیلی ہو نہ ہوں""

وہ آنکھ ونک کرتے بولی سحر نے زور سے اسکو گلے لگایا اور اسکی کمر میں زور سے دھمکا جڑا

بتا نہیں سکتی تھی تم,, میں نے بھی کیسے سوچ لیا زائشہ کو کوئی مار سکتا ہے"

زائشہ کو کس کے گلے لگاتے وہ ہنستی ہوئی بولی

اچھا ملنا ہو گیا گیا ہو تو کھانا وانا بھی دے دو"

وہ پیٹ پہ ہاتھ رکھتے معصومیت سے بولی

ہاں چلو تم ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھو میں کھانا لاتی ہو میں نے تمہاری فیوریٹ چیزیں ہی بنائی ہیں"

سحر نے مسکراتے ہوئے کہا تو زائشہ معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتے ہونٹوں کو گول کرتے
اوووو کہا

وہ اسے گھورتی کچن میں گھسی زائشہ نے ہنستے ہوئے قدم ڈائننگ کی طرف بڑھائے



آہہہہہ کیوں آخر میرے ساتھ ہی کیوں"

وہ جب سے زائشہ کو دیکھے وہاں سے آیا تھا کمرے کی ہر چیز تھس تھس نہس کر رہا تھا

مجھے وہ چاہئے کسی بھی قیمت پر مجھے کچھ کرنا ہوگا ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا"

اپنے اندر مچی بے چینی بے سکونی کو ختم کرنے کے لئے اسے زائشہ کو دیکھنے کی طلب ہو رہی تھی

اپنے بال نوچتا وہ کوئی پاگل ہی لگ رہا تھا

اسے دیکھتے ہی جو سکون اسکو ملتا تھا وہ اب کہی نہیں مل رہا تھا وہ پاگل ہوتا ہر چیز تھوڑا پھوڑا رہا تھا

میں اسکو اپنے پاس لے آؤں گا لے آؤں گا اور اسکے کسی بھی اپنے کو زندہ نہیں چھوڑو گا سب میں گے"

وہ ہلک کے بل دھاڑتے واس اٹھا کے سامنے لگے شیشے میں مارا چھناک کی آواز سے شیشہ ٹوٹ کر بکھرتا چلا گیا

اس شیشے کی طرح تمہارا انجام ہوگا خان ولا کے مکینوں سن لو اب معاف نہیں کرونگا اب موت دونگا صرف اور صرف موت"

وحشت سے بھرپور آنکھوں کو مرزا صاحب کی فیملی کو دیکھتے بولا

ابھی وہ اپنے کسے پر پچھتا رہا تھا آخر اسکو کیا آن پڑی تھی جو اسکا ٹیسٹ لینے چلا تھا
اب خود ہی اپنے ٹیسٹ میں الجھ کر رہ گیا تھا

اب اسکے پاس آفدوس اور تڑپنے کے علاوہ کوئی راستہ ہی نہیں بچا تھا



ہزار جامِ تصدق ، ہزار میخانے

نگاہِ یار کی لذت شراب کیا جانے.....

.....

کچھ مہینوں کی محنت رنگ لائی تھی زین پتہ چلا کہ ولید ملتان میں ہے اسکے افس سے آڈیس
لیتے وہ ملتان آیا تھا

شام کا وقت تھا سورج ڈھلنے لگا تھا

وہ اس وقت خان ولا کے باہر کھڑا الجھن میں مبتلا تھا وہ یہاں آتو گیا تھا لیکن ولید سے کہے گا
کیا کہ اسکے ماں باپ کو مروانے کی کوشش کی تھی اس نے

وہ اندر داخل ہونے لگا تبھی چوکیدار نے اسکا راستہ روکا

جی صاحب کون ہو آپ اور یہاں کیا کر رہے ہو؟؟

ولید کو جا کہ بولو زین شاہ آیا ہے ملنے کچھ ضروری بات کرنی ہے"

ازلی سرد لہجہ اپناتے وہ بولا تو چوکیدار اسے انتظار کرنے کا کہتا اندر بڑھا

ہنہ انتظار"

منہ بنا کہ کہتا وہ اندر داخل ہوتے گارڈن میں ٹہلنے لگا اسکی نظر فوارے پہ پڑی تو اسکے چہرے پہ مسکراہٹ بکھری

اسکی طرح ہے بہت پیارا اور بہت خطرناک بھی"

وہ ٹھپڑ یاد کرتے بولا پیچھے سے آتی زائشہ کا منہ کھلا

کیوں میں نے تمہیں کونسے ڈانگا سوٹیاں مار لی ہیں جو میں خطرناک بن گئی ہوں؟؟؟؟

وہ کڑے تیوروں سے اسے گھورتی بولی اسکی آواز سنتے زین پلٹا

ریڈ شرٹ وائٹ ٹراؤزر میں بالوں کو کندھوں پہ ڈالے بھوری آنکھوں سے اسے گھورتی اسے بہت
اپنی اپنی سی لگی

بولو بھی اب منہ میں سہی جمالی ہے یا مسٹو طوطے چوری کھانی ہے کر کے آپ جناب کو
مخاطب کرو؟؟؟؟

وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے نوٹکی سے باز نہ آئی زین ہنسا

اووو شکر مجھے لگا شاید کوئی غلطی سے پتلا چھوڑ گیا ہے یہاں """"؟

وہ مصنوعی شکر ادا کرتی بولی

آپ نے باز نہیں آنا ایکچلی مسس میں یہاں آپ کے بھائی سے ملنے آیا ہوں ""

وہ احترام سے بولا

ہمممممم کیا بات کرنی ہے

گال پر ہاتھ رکھ کر سوچنے کی ایکٹینگ کرتی بولی تو زین کا دل کیا اسکے گال کھینچ لے

لیکن نہ تو وہ اس پہ حق رکھتا تھا نہ ٹائم ایسا تھا وہ سر جھٹکتے ارد گرد دیکھنے لگا

ضروری بات ہے"

ہممم کیا وہ یہ بات تو نہیں کہ تم نے میرے بابا ماما کو مروانے کی کوشش کی؟؟؟

اچانک ہی اسکی آواز میں سرد مہری چھا گئی زین نے جھٹکے سے اسکو دیکھا اسکے لہجے نے اسکو
شرمندگی کی کھائی میں گرایا

ندامت سے اسکے کندھے جھکے مگر اسکی اگلی بات پہ وہ چونکا

لیکن جو ہوا بہت برا ہوا مجھے پتہ ہے تم بے قصور ہو تمہاری غلطی تھی اتنی اگر تمہیں میرا تھپڑ یاد
تھا تو یہ یاد کیوں نہیں رکھا کہ میں نے دل سے سوری بھی کی تھی

افسوس ہے لیکن کوئی بات نہیں میں ایک بار پھر تم سے سوری کر لیتی ہوں ائی ایم سوری زین
میں غصے میں آگئی تھی"

وہ تھوڑا پیچھے ہٹتے بولی

گڈ زائش کچھ اچھا لریا تم نے"

پیچھے سے آتی سحر نے کہا تو وہ ہنسی زین نے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھا

آؤ یہی کھڑے رہو گے کیا اب؟؟؟

زائش نے کہا تو زین نے جھجھکتے ہوئے اسے دیکھا

ولی بھائی آ رہیں ہیں آپ چلے اوہ وہ دیکھو آ بھی گئے"

اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے زائش نے کہا اور ولید کی پورچ میں رکتی گاڑی کی طرف اشارہ کیا

اسلام و علیکم

وہ سب کو وہی دیکھ وہی آیا اور زین سے بولا

وا علیکم اسلام کہتے وہ اسکے گلے ملا

آئیں اندر

وہ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے زائشہ کو سحر اور ولید نے سب بتا دیا تھا جسے سن زائشہ کو افسوس ہوا

تو اب تم نے کیا سوچا ہے؟

ولید نے غور سے ولید کے چہرے کو دیکھتے کہا

میں نہیں چھوڑنے والا اسکو میری بہن اور بھائی کا قاتل ہے وہ , اسکو موت کی بھیک مانگنے پہ
مجبور نہ کیا تو میرا نام بھی زین شاہ نہیں"

وہ تنیش میں میں بولا دشمنی تو الگ زائشہ کا شوہر ہونے کے لیے بھی اسکو سزا دینی تھی

بابا بابا بابا " اتنی سیریس سوچویشن میں زائشہ اور سحر ہاتھ پہ ہاتھ مار کر ہنسنے لگی زین اور ولید نے
انہیں ایسے دیکھا جیسے وہ کوئی پاگل ہوں

اہم اہم نہیں وہ کیا ہے نہ تم نے کہا کہ تمہارا نام زین شاہ نہیں ہوگا تو میں سوچنے لگی تھی کہ
زین شاہ نہیں ہوگا

تو ہم تمہارا نام ڈھیٹ انسان رکھ دینگے دیکھو اس بھی تمہارا فائدہ جب بھی کوئی تمہیں ڈھیٹ
انسان بولے گا تو تمہیں ہر وقت یاد تو رہے گا

کہ تم سدا کہ ڈھیٹ اکڑو کڑوے کرلیے ہو بابا بابا بابا بابا

زائشہ نے صوفے پہ لوٹ پوٹ ہوتے کہا تو سحر نے اسکا پورا پورا ساتھ دیا جب کہ ولید نے بھی
بامشکل اپنا قلم ضبط کیا

ابوہ مس تو اپکا اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپ کیا ہو، اور کانفیڈینٹ چھوٹی سی بلی جو ہر
وقت میاؤں میاؤں کرتی رہتی ہے


وہ بھی دو بدو بولا تو زائشہ کا حیرت سے منہ کھلا زین اور ولید ہنسنے لگے سحر نے زائشہ کا لال چہرہ
دیکھتے رخ موڑ کر مسکراہٹ ضبط کی

ورنہ اسکی بینڈ بچ جانی تھی زائشہ کے ہاتھوں

اتنا نا ہنسو بھری جوانی میں کیوں اپنے دانت تڑوانا چاہتے ہو مجھ سے "

زائشہ نے تینوں کو گھورتے کہا تو ابکی بار وہ تینوں ہی لوٹ پوٹ ہوئے زائشہ کا سرخ تمستاتا چہرہ
انہیں لطف دے رہا تھا

وہ پیر پٹکتی وہاں سے روم میں جاتے زور سے دروازہ بند کر گئی

کچھ باتوں کے بعد زین بھی انکو اپنے گھر مدعو کرتا وہاں سے نکل گیا


رات کے بارہ بج رہے تھے ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا، خاموشی کا عالم تھا لیکن اسکو کوئی پرواہ
نہیں تھی

بلیک پاؤں کو چھوتی فراک پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے آنکھوں میں اداسی لیے وہ چاند کی چاندی
میں رات کا حصہ معلوم ہو رہی تھی

ہوا سے اڑتے بال اسکے چہرے پر آرہے تھے جنہیں اس نے ہٹانے کی زرا سی زحمت نہ کی وہ
بس چاند کو محویت سے تلے جا رہی تھی شاید اس میں کسی کا عکس ڈھونڈنے کی کوشش کر
رہی تھی

شونا مونا تم میری ایک بات مانو گی؟؟؟

اسکی سماعت میں آواز گونجی

وہ چاندنی رات میں پول میں پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے کہ اس نے پوچھا

کونسی بات!!

اگر کبھی ہم الگ ہو جائیں کبھی بھی کیونکہ اُگے کیا ہوگا ہم نہیں جانتے تو اگر تمہیں میری یاد
اے تو اس چاند کو دیکھنا اسی سے شکوہ کرنا

اسی میں مجھے ڈھونڈھا کرنا تم تصور میں ہی مجھے خود کے قریب محسوس کرنا، یاد کروگی نہ "؟؟؟؟

وہ اسکو سوالیہ نظروں سے دیکھتا بولا تو زائشہ ہنسی

نہ تم مجھ سے دور ہو گے نہ میں تمہیں یاد کروگی اور مجھ سے یہ سب ناولز والی ہیروئن کی طرح
نہیں ہوتے"

وہ منہ کے زاویے بناتی بولی تو اس نے مسکرا کہ سر جھٹکا

ہممم پھر بھی تمہیں بتا رہا ہوں بس تم یاد رکھنا میری بات"

اسکی درد کی شدت سے سرخی مائل آنکھوں سے ایک آنسو بہتا اسکے بالوں میں جذب ہوا پھر ٹپ
ٹپ کرتگ ایک کے بعد ایک آنسو بہتا چلا گیا

سب کے سامنے ہنسنے والی اب پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی

لاکھ نفرت سی لیکن وہ اسکی بچپن کی محبت تھا وہ کچھ لمحے اسے بھول بھی جائے تو پھر سے اسکی یاد آنے لگتی تھی

وہ اپنی زندگی میں الجھ سی گئی تھی وہ اسکی محبت اسکی خوشیوں کی وجہ تھا، تو اسکا سب سے بڑا دشمن بھی وہی تھا اسکے آنسوؤں کا سبب بھی وہی تھا

وہ کیا کرے کیا نہ کرے اسکی سمجھ سے سب باہر تھا کچھ سمجھ نہ آئی تو وہ رونے لگی تھی

لیکن یہ تو طے تھا وہ اسکو بخشنے والی ہرگز نہیں تھی



زین ہمہیں بات کرنی ہے تم سے"

وہ جیسے ہی ڈیڑھ رات کو حویلی میں داخل ہوا تو شاہ بی بی کو اپنا انتظار کرتے پایا

جی آئیں بیٹھیں"

وہ گارڈن میں ہی انکو چئیر کی طرف اشارہ کرتے بولا تو وہ سر ہلاتی بیٹھی

تم جانتے ہو حویلی کا ماحول ان کچھ مہینوں میں کیسا ہو گیا ہے سب اپنے اپنے کمروں پہ پڑے
رہتے ہیں

آگر ایسا ہی چلتا رہا تو انکی صحت پہ بہت برا اثر پڑ سکتا ہے"

وہ فکر مندی سے بولی

تو میں اس میں آپکی کیا مدد کر سکتا ہوں؟؟؟

شاید اسکو اندازہ تھا وہ کیا کہنا چاہتی ہیں

یہی کہ تم بیاہ رچا لو ایک تو گھر میں خوشیاں آئی سب کا دھیان شادی میں لگ جائے گا"

وہ حکم دیتی بولی تو زین نے خود کو غصہ کرنے سے باز رکھا

بی جان آپ چاہتی ہیں کہ سب خوش رہے تو ٹھیک ہے ان سب کو خوش رکھے کی ذمہ داری
میری لیکن شادی کے متعلق دوبارہ کوئی بات نا سنو میں"

وہ کہتے وہاں سے اٹھا

کچھ دنوں میں وہ لڑکی اپنی یہاں رہنے آرہی ہے اور یہ میرا حکم سمجھ لو کہ پانچ مہینوں بعد تم شادی اسی سے ہی کرو گے "

وہ مغرور تحکمانہ لہجے میں حکم دیتی وہاں سے چل دی زین نے غصے سے گملے کو ٹھوکر مارتے
توبلی نکل گیا

سرکوں پہ بے مقصد گاڑی دوڑاتے وہ قدرے سنسان جگہ پر گاڑی روکتے وہ گاڑی سے باہر
نکلتے وہ پوکٹ سے سگریٹ نکال کے لگاتے وہ لمبے لمبے کش لیتے وہ دھوئیں ہوا میں چھوڑتے

خود کو پرسکون کر رہا تھا ایک کے بعد ایک ٹینشن نے اسکو دماغی طور پر کافی تھکا دیا تھا

~~~~~ " سگریٹ پھینکتے وہ ہلک کے بل چیخا اس سنسان سے علاقے میں اسکی آوازیں  
گوونجنے لگی

عالیان خان تمہیں مار کے ہی دم لونگا میں، تم مرو گے تب ہی مجھے میری خوشیاں نصیب ہونگی

”

سرخ آنکھوں میں جنون لیے وہ پتھریلے لہجے میں بولا اور گاڑی میں بیٹھتا زن سے بھگالے گیا



عالی نے زائشہ کے جاتے ہی واپس سے اپنے پرانے کاموں میں مصروف ہو چکا تھا نجانے اب وہ اپنے شاطر دماغ سے کیا نیا کھیل کھیلنے کا سوچ رہا تھا

وہ زائشہ کی پل پل کی خبر رکھتا تھا یا شاید یہ اسکو لگتا تھا

اسکی تصویروں کو دیکھ کر مسکراتا رہتا تھا کچھ ہی مہنوں میں اسکی حالت ایک مغرور بزنس مین سے ہٹ کر اداس قابل رحم انسان جیسی ہو گئی تھی



مگر پھر بھی وہ کوئی نیا کھیل کھیلنا چاہ رہا تھا عائہ خان کو ساتھ ملاتے وہ بہت کچھ پلان کر چکا تھا ناجانے کونسا طوفان لانے کا سوچ رہا تھا

عالیان نے گرلز سمنگلنگ کے ساتھ بچے بھی بیچنا شروع کر دئے تھے وہ دیوانہ بنا زائشہ کو حاصل کرنے کے لئے ہر حد ہر لحاظ ختم کر رہا تھا

پہلے سے زیادہ مشہور اور ترقی کر حاصل کر چکا تھا وہ، اب زائشہ کو اپنے پاس لانے کا ارادہ رکھتا تھا جس پہ وہ جلد ہی عمل کرنے والا تھا

کیونکہ زائشہ اسکا عشق جنون تو تھی ہی مگر اب وہ ضدی جنون بن چکی تھی

یہ تو وقت بتائے گا اب کہ نفرت اور ضد کے جنون میں جیت کس کی ہوتی ہے

.....

۰ اس قدر بوجھ ہے میری آنکھوں پر نیندوں کا

میں نے تھک کر سونا نہیں مر جانا ہے  

.....

حویلی میں اس وقت قمتے گونج رہے تھے شاہ بی بی نے جو لندن سے لڑکی پسند کی تھی وہ اور  
اسکی فیملی یہاں موجود تھی

کون آیا ہے بھابی؟؟؟

گڑیا شاہ نے اتنے زور سے ہنسنے کی آواز پر کمرے سے سیدھا کچن میں آتے مہناز بیگم سے پوچھا

زین کے لئے شاہ بی بی نے لڑکی پسند کی ہے وہی لوگ ہیں"

اچھا اماں نے ہمہیں بتانا بھی گوارا نہ کیا؟؟ چلیں وہ تو شروع سے ہی ایسی ہیں!! آپ بتائیں کہ

کیسے ہیں وہ لوگ مزاج کے اور کہاں سے تعلق رکھتے ہیں؟؟

اپنے سوال کا خود جواب دیتے انہوں نے تشویش سے پوچھا تو مہناز بیگم نے مسکراہٹ دبائی

آپ آپ خود ہی جا کر کیوں نہیں دیکھ لیتی"  
اچھا چلیں ساتھ چلتے ہیں وہی دیکھ لیجیے گا"

ٹرے میں چائے کے ساتھ بسکٹ رکھتے وہ بولی اور ٹرے لیتی دونوں باہر نکلی



سر آج میم زین شاہ کی حویلی جائیں گی"

عالی کے مخبری نے اسکے سامنے کھڑے ہوتے اسکے برانڈ جوتوں کو دیکھتے کہا تو عالی نے ہنکار  
بھرا

جاؤ"

وہ ہاتھ میں پکڑی گن میں موجود گولیاں دیکھتے بولا تو وہ انسان سر جھکاتے وہاں سے نکلا

یہ ساری گولیاں تمہارے سینے میں اتاروں گا ارادہ تو تمہیں تڑپانے کا تھا لیکن آج جو میری شونا  
تمہارے ساتھ کرے گی وہ تمہیں تڑپانے کے لئے کافی ہوگا"

وہ گن کو گھماتے شاطرانہ لہجے میں بولا اور اسکی حالت سوچ کہ ہنسا

بس کچھ دن اور ہیں ہجر کے پھر سارے فاصلے ختم تمہارے رشتے ختم"

موبائل اٹھا کہ اسکے نمبر پر کچھ سینڈ کرتے وہ ہنستے ہوئے سوچنے لگا

اب یہ جو میرے اندر آگ لگی ہی اسی میں جلا ڈالوں گا تمہیں اتنا مجبور کر دوں گا کہ خود چل کہ  
میرے پاس آؤ گی"

وہ بند آنکھیں میں زائشہ کا اداس چہرہ دیکھ اس سے دل ہی دل میں مخاطب تھا

اسکو سوچتے وہ شرٹ اتار کر بیڈ پہ اوندھے منہ گرا اور زائشہ کے تکیے کو خود میں بھینچتا اسے  
محسوس کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا



آہستہ چلاؤ، گاڑی ہے کوئی ایروپلین نہیں"

سحر ولید اور زائشہ زین کے گھر کے لئے نکلے تھے اور بد قسمتی سے زائشہ کی ضد پہ ولید نے اسکو  
گاڑی چلانے دی تھی

جس پہ اب وہ پچھتا رہا تھا کیونکہ زائشہ گاڑی کو ہوائی جہاز سمجھ کر اڑا رہی تھی اور سحر کی چیخیں  
نکل رہی تھی

جبکہ ولید مزے سے اسکا ڈرنا انجوائے کر رہا تھا

آہہ مار ڈالا

زائشہ اچانک بریک ماری ولید اور زائشہ تو سیٹ بیلٹ کی وجہ سے آرام سے بیٹھے تھے جبکہ سحر  
بریک لگنے پہ ولید میں آآ بجی انکی کی دھاڑ پہ زائشہ نے قہقہہ لگایا

چوکیدار گاڑی کو دیکھتا وہاں آیا

جی آنٹی کون ہے تساں اور کس نوں ملنا ہے توانوں"

وہ احترام سے نظریں جھکا کر بولا

اتنی عجیب سی اردو میں آنٹی لفظ پہ جہاں ولید اور سحر کے قہقہے گونجے وہی زائشہ خطرناک تیور لیے  
گاڑی سے نکلی

اوو انکل آنٹی کس کو کہا آپ نے میں آپ کی بیوی ہوگی آنٹی آپکا ماما ہوگی آنٹی میں کہاں سے  
آنٹی دیکھتی ہوں ہاں؟؟

وہ چوکیدار پہ چڑھ دوڑی اسکے اس طرح بولنے پہ چوکیدار نے حیرانی سے اسے دیکھا

اماں جی تساں غصہ کیوں ہوندی ہے میں تے پیار نال آکھیا اے"

وہ چوکیدار پھر سے اردو کی مت مارتے بولا تو زائشہ کا پارہ مزید ہائی ہوا

اماں کے بچے گھر ہے آپکی اماں شرم کر لیں زرا بیٹی کی عمر کی لڑکی کو اماں بولتے ہوئے آنکھیں  
کمزور ہیں کیا آپکی؟؟؟؟

وہ تمیز کے دائرے میں بولی تو چوکیدار نے دانت دیکھائے

اٹھ چھی منہ بند کریں منہ بند کریں"

اسکے پیلے دانت جو دو آگے سے لٹے ہوئے تھے اور منہ سے آتی بدبو پہ وہ ناک بند کرتی بولی

کیا ہویا میڈمی توانوں؟؟؟؟



وہ فکر مندی سے بولا وہ دونوں تو انکی باتوں کو مزے سے سن رہے تھے

زائشہ نے پیچھے ہٹتے گہرے سانس لیے نارمل ہوتی اسکو گھورنے لگی

آنکل آپکو شرم ورم ہے کہ بیچ ڈالی ہے؟؟؟

شرم کتھے بیچتے ہیں تے کتنے منی ملدی ہے؟؟؟؟

اس نے حیرانی سے پوچھا

آپ برش نہیں کرتے کیا؟

اسکی بات کو نظر انداز کرتے وہ دوبارہ سے پوچھ گئی

میڈمی او کیا ہوندا ہے؟؟؟

وہ بیچارے سی شکل بنا کہ بولا تو زائشہ نے اپنا سر پیٹا

ہمہیں زین شاہ سے ملنا ہے"

تساں صاحب کے دوست ہو آؤ اؤ"

ولید کے کہنے پہ وہ جلدی سے گیٹ کھول گیا

کوئی ڈھنگ کا بندہ ہے یہاں یا سب اپنے صاحب جیسے ہو؟؟؟؟

زائشہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا تو چوکیدار گڑبڑایا

میڈمی اساں بہت شریف بندہ ہے اساں".....

بسبس بسبس چلو آپ گاڑی پارک کردو ہم میہی سے اندر چلتے ہیں"

کب سے خاموش سحر بولی گاڑی کی چابی چوکیدار کو دیتے وہ تویلی میں داخل ہوئے



یہ ہے اپنے زین کی ہونے والی"

ریڈ گھٹنوں تک آتے سکرٹ میں ریڈ بالوں کو کھلا چھوڑے ریڈ ہائی ہیل پہنے چہرہ پر میک اپ کی  
بوریاں لادے اس انگریز لڑکی کو دیکھ

لان میں آتے گریا شاہ نے آنکھیں پھاڑے حیرت اور صدمے کے ملے جلے تاثرات سے پوچھا تو  
مہناز بیگم نے سر ہلایا

استغاریہ اماں کی پسند کو کیا ہو گیا ہے اس سے اچھا کسی فکیرنی سے زین کی شادی کروا دیتی "

شاہین شاہ نے انکی باتوں میں حصہ ڈالا تو گرٹیا شاہ نے بھی انکی تاکید کی

بلکل اس سے اچھی تو وہ کالے کلر کی لباس میں جو لڑکی آرہی ہے اسی سے کروا دیں جوڑی  
خوب بچے گی "

گرٹیا شاہ نے گارڈن میں آتی زائشہ کی طرف اشارہ کیا تو ان دونوں نے اسکی طرف دیکھا

ارے یہ تو زائشہ ہے "

کون زائشہ؟؟؟

مہناز بیگم نے زائشہ کو دیکھتے کہا تو گرٹیا شاہ نے پوچھا

وہی یونی والی ٹیچر تو نہیں؟؟؟؟

شاہین شاہ نے پوچھا تو مہناز بیگم نے سر ہاں میں ہلایا

اسلام و علیکم " انہوں نے سلام کیا تو شاہ بی بی سمیت سب افراد ان سے خوش اسلوبی سے ملے

ہائے ہینڈسم " لیزہ نے ولید کا ہاتھ پکڑے کہا

سحر نے ناگواری سے یہ منظر دیکھا

ولید نے سنجیدگی سے ہاتھ پیچھے کھینچا شاہ بی بی مصنوعی مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہی تھی

ورنہ جی تو چاہ رہا تھا

کہ نکال باہر کریں لیکن ضد افسوس کے انہی نے ہی تو اسے پسند کیا تھا اسی لیے صبر کے  
گھونٹ پی کے رہ گئی

زائشہ سب سے ملتی شاہ بی بی کے ساتھ صوفے پہ بیٹھی تو سب کو فکر لاحق ہوئی کیونکہ وہ  
اپنے ساتھ تو زین کو بھی نا بیٹھنے دیتی تھی

شاہ بی بی نے ایک نظر اسے دیکھا اور سامنے اس عجیب سی فیملی کی باتیں سننے لگی جو اپنی ہی  
باتوں پر قہقہے لگا رہے تھے

تمکو پتہ نہیں بڑھیا میں تم جیسے لوگوں کو پسند نہیں کرتی لیکن اس لڑکے کو دیکھ میرا دل اسکی  
چاہ کر رہا ہے"

لیزہ پہلی بار بولی اور اسکی باتوں نے شاہ بی بی سمیت سب کو آگ میں ڈال دیا

بوڑھا انسان نہیں اسکی سوچ ہوتی ہے اور رہی بات آپ کے پسند کرنے کی تو سنو آپ کون ہوتے ہو انہیں پسند نہ کرنے پہ والے

جنکو خدا پسند کرتا ہو انکو آپ جیسوں کی ضرورت نہیں ہوتی"

شاہ بی بی اٹھتی کہ انکے ہاتھ پر دباؤ دیتے زائشہ نے کہا تو لیزہ نے گھور کر اسکو دیکھا

ہنہ خود کو دیکھا ہے دیہاتی لوگ، مجھ سے بات کر سکوں اتنی بھی تم لوگوں کی اوقات نہیں"

وہ بدتمیزی سے بولی

ہاں خود کو دیکھ چکی ہوں میں بہت اچھے سے اور آپ لوگوں کو بھی دیکھ رہی ہوں بہت ہی  
واحیات لگ رہیں ہیں آپ"

وہ اسکے کپڑوں کی طرف دیکھتی مسکرائی تو لیزہ نے غصے سے لال ہوتے کانچ کا گلاس اٹھاتے  
اسکی طرف پھینکا

جو بر وقت زائشہ نے پکڑا سحر اور باقی خواتین نے ڈر کے آنکھیں میچی

دفع ہو جاؤ یہاں سے "

شاہ بی بی کھڑے ہوتی دھاڑی تو انکے جسم میں خوف پھیلا وہ وہاں سے چلتے بنے

لگا تو نہیں تمہیں "

وہ اسکو فکر مندی سے دیکھتی بولی تو زائشہ مسکرائی



میں فٹ آپ کیسی ہیں اور یہ مہاراجوں کا خاندان کون تھا؟؟؟

اماں نے اس لڑکی کو زین کے لئے پسند کیا تھا"

گرگیا شاہ جھٹ سے بولی تو زائشہ نے حیرانی سے انہیں دیکھا

اکی چوائس ایسی ہے؟؟

ارے تصویر میں تو صاف ستھری تھی کمبخت ماری پتہ نہیں کیسے بدل گئی"

وہ اپنی شرمندگی مٹاتی بولی تو زائشہ کھلکھلائی سب نے پسندیدہ نظروں سے اسے دیکھا

اچھا یہ لیں چائے پیئیں اور بھول جائے انہیں وہ بچارے تو چائے ہی پی کر نہیں گئے"

زائشہ نے انکو چائے کا کپ دیتے کہا اور سب سے بڑا کپ جس پر دل بنے تھے اٹھا لیا باقی  
سب بھی اپنی اپنی کرسیوں سنبھال لی

زین کہاں ہے اس نے ار جینٹلی ہمہیں یہاں بلایا تھا

ولید نے ارد گرد دیکھتے پوچھا

جی آگیا"

زین نے اسکو ملتے کہا اور ساتھ پڑی چئیر پہ بیٹھا

ہمہیں لگا شاید راستے میں ہو"

زائشہ نے دو تین سپ لیتے کپ ٹیبل پہ رکھتے کہا گریٹا شاہ ہنسی شاہین شاہ سر درد کی وجہ سے  
اپنے روم میں جا چکی تھی

آپ یہاں ہیں تو ہم راستے میں کیا کرینگے"

وہ مسکرا کہ چائے اٹھاتے بولا تو زائشہ نے دانت پیسے

انجانے میں ہی وہ زائشہ کا کپ اٹھا چکا تھا جسکا اندازہ اسے کپ پر پنک لپسٹک کے نشانات  
سے ہوا وہ مسکرا کر وہی سے چائے پینے لگا جہاں سے اس نے پی تھی

انڈے بچنا چلو کچھ کما ہی لوگے"

"زین شاہ انڈے بچتا کیسا لگے گا ویسے؟؟؟"

سحر نے سوچتے ہوئے پوچھا

نمونہ "

وہ ہنستی ہوئی بولی تو سب نے قہقہہ لگایا

اچھا بس تم لوگ کرو بات میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں اور بہو تم بچوں کے لیے کھانے کا  
انتظام کرو"

شاہ بی بی نے ہاتھ اٹھاتے کہا اور اندر چلی گئی

کیوں بلایا ہے خیریت؟؟؟

L ولید نے سنجیگی سے پوچھا تو سب سیدھے ہوئے

میں نے یہاں تمہیں اس لیے بلایا ہے تاکہ ہم عالیان کی بربادی کا مشن سٹارٹ کریں"

و  
زین بولا تو زائشہ نے آنکھیں جھپکی

ہممم لیکن اسکے لیے ہمیں اسکے خلاف ثبوتوں کی ضرورت ہوگی تبھی ہم کچھ کر سکے گے اور جو ہیں  
ثبوت تمہارے اور زائشہ کے پاس ہے وہ ناکافی ہیں اسکی پہنچ کافی اوپر تک ہے اسکے لیے اس  
کیس سے نکلنا بہت آسان ہوگا"

ولید نے زین کو دیکھتے کہا

کیس کون کروا رہا ہے؟؟؟

زائشہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا

ہم اور کون "

سحر بولی تو زائشہ نے نفی میں سر ہلایا

کوئی کیس نہیں کروائے گا خود ماروں گی میں اسکو اسکی آخری خواہش ہے میرے ہاتھوں مرنا  
اور اسکی یہ خواہش میں خوشی خوشی پوری کرونگی "

وہ سرد لہجے میں بولی زین نے اسکو دیکھا جو کسی کے ایک پیچ پڑنے پہ ہی اللہ کو پیاری ہو سکتی  
تھی لیکن پھر بھی اسکو مارنا ہے اس بلا کو

لیکن زیش پھر بھی ہمہیں پروف چاہیے تاکہ دنیا والوں کی سامنے اسکی حقیقت لاسکے "

سحر نے اسکو بتانا ضروری سمجھا

تو وہ ہم لائیو دنیا کو دیکھائے گے سمیل"

وہ لاپرواہی سے کندھے اچکاتی بولی ولید مسکرایا اسکی سوچ پہ

کیا مطلب؟؟؟

یہی کہ جب زائشہ اسکے سامنے ہوگی تو ہم تمام چینلز کو ہیک کر کے اس پر وہ سب لائیو دیکھائیں گے"

ولید نے مسکراتے ہوئے کہا تو زین نے زائشہ کو ویلڈن کہا اس نے ہممم کہنے پہ اکتفا کیا

لیکن سوچنے والی بات ہے یہ یوگا کب اور کہاں کیسے؟؟؟؟

سحر نے پریشانی سے انکو دیکھتے پوچھا

جگہ میرے پاس ہیں"

اور پلان میرے پاس ہے"

زین اور ولید بولے زائشہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

ولید اپنا پلان بتانے لگا سب نے غور سے اسے سن رہے تھے  
لیکن اس سب میں خطرہ ہوگا اگر کچھ غلط ہوگیا تو؟؟؟

زین نے سوال کیا

کچھ نہیں ہوتا بس جو کہا ہے وہ ہو جانا چاہیے""



زائشہ نے سخت نظروں سے اسے دیکھتے کہا تو زین نے سر ہلایا

اور باقی کی تفصیل اس کام کو مکمل کر کے "




سحر نے جمائی لیتے کہا تو سب نے سمجھتے سر ہلایا




آجاؤ بچوں کھانا کھالو"

گڑیا شاہ نے آواز دی تو وہ سب اندر کو بڑھے

TM

کچھ دن بعد

# ضروری نہیں # عشق میں # باہوں کا # سہارا ملے،   

# کسی کو # جی بھر کے # محسوس کر # لینا بھی # محبت ہے    !

...

.....

سر سر"

ابھی وہ میٹینگ روم میں قدم رکھتا کہ کسی لڑکی کی آواز پر رکا وہ لڑکی جلدی سے سامنے آتے  
آہستہ سے بولتے موبائل میں کچھ دیکھانے لگی

جسکو دیکھ غصے سے اسکی رگیں تنی آنکھوں میں خون اتر اتر وہ جو کروڑوں کی میٹینگ کرنے جا رہا تھا  
باہر بھاگا اور گاڑی میں بیٹھتا خود ہی بھگا لے گیا پیچھے اسکے گاڑ بھی لپکے

ڈن"

وہ لڑکی کان میں لگے آلے سے بولی تو سامنے والے نے شکر کا سانس بھرا

جیسے ہی موقع ملے اٹھا لینا اسکو"

عائدہ خان نے فون پہ کسی سے کہا تو وہ یس میم کہتا فون بند کر گیا

اب اس بار سائن لے کے تمہارا قصہ ہی ختم کر دوں گی ان بہن بھائی کو تو عالیاں دیکھ لے گا"

عائہ خان نے ہونٹوں پہ لپسٹک لگا کہ کہا اسی وقت انکا دروازہ کھولتے دو تین سانڈھ نما انسان  
کمرے میں گھسے

کک کون ہو تم لوگ اور یہ کیا بد تمیزی ہے؟؟

انکے ہاتھوں میں گن دیکھ وہ پیچھے کسکتی بولی

عین اسی وقت عالی نے اندر قدم رکھا اسکو سرخ آنکھوں سے خود کو دیکھتا پا کر عائہ خان کی  
سانس حلق میں اٹکی

کہاں ہے وہ"

جب وہ بولا تو عائہ خان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

کون؟؟

میری شونا کہاں ہیں بولو جلدی ورنہ زندہ گاڑ دوں گا"

وہ تنیش میں اسکو گردن سے اٹھا کر دیوار سے لگا گیا

محض مجھے نہیں معلوم"

رکتے سانسوں میں وہ بولی اور سانس لینے کی کوشش کرنے لگی

بکواس بند کرو"

وہ دباؤ مزید بڑھا گیا عائشہ خان نے البتہ ہاتھ اس کے ہاتھوں پہ مارے لیکن اس کے سر پہ تو

جنون سوار تھا

اس نے زائشہ کو کڈنیپ کروا کر اسکو جان سے مارنے کی سپاری دی تھی وہ پاگل ہوا تھا جسکو  
پانے کے لئے وہ خوار ہو رہا تھا وہ اسے ہی مارنے کا سوچ رہی تھی

اسکو تو میں ڈھونڈ ہی لوں گا مگر تمہیں میرے قہر سے کون بجائے گا"

وہ اور شدت سے ڈھاڑتا گرفت خطرناک حد تک ٹائٹ کی کہ عائہ خان کی آنکھیں باہر ابلنے لگی

سرخ چہرے پر سفیدی چھانے لگی

ہاتھ ایک دم ہی نیچے اسکے پہلو میں گرے

جو میرے عشق کو چوٹ پہنچانے کی کوشش بھی کرے گا میں اسکا اس سے بھی برا حال  
کرونگا اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں کیسے جیوؤں گا جب میرے دل کی دھڑکن ہی نہیں ہوگی تو میرا  
دل بے جان ہو جائے گا"

وہ پتھر یلے لہجے میں بولا اور اسکے وجود کو پیچھے جھٹکتے وہاں سے نکلا

یہ گھر ہمیشہ کے لیے سیل کر دو"

وہ گارڈ سے بولتا گاری میں بیٹھا زائشہ کی لوکیشن چیک کرنے لگا

یا اللہ اسکو اپنے حفظ و امان میں رکھنا"

دل میں دعا کرتے وہ گاڑی سڑکوں پہ دوڑانے لگا

آنکھوں میں نمی چھانے لگی وہ بے انتہا چاہتا تھا اسے

اسے کچھ ہوا تو سب کو آگ لو دوں گا،

کسی سنسان سے علاقے میں اسکی لوکیشن ۰۰۰ ٹریس ہوئی تو وہ گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے بولا



#سنو!!!-----

کیوں #محبت ڈھونڈتے ہو ۰۰

#عشق کی تحریر میں 🐵❤️

#فرق ہوتا ہے بہت 😞



# پازیب اور # زنجیر میں .....❤️🖤

.....  
.....

اندھیرے کمرے میں جس میں اک چھوٹی سی لائٹ کی وجہ سے روشنی پھیلی تھی اور کہی ایک  
لڑکی کرسی سے بندھی بیٹھی تھی

”مممم“

سر میں اٹھتی ٹھیس سے اس نے سر پر ہاتھ رکھنا چاہا ہاتھوں کو بندھا ہونا محسوس کر کے اس  
نے جھٹ سے آنکھیں کھولی

انجان نظروں سے ارد گرد دیکھتی وہ حیران ہوئی

میں یہاں کیسے؟؟؟

وہ تو سحر کے ساتھ مال جانے لگی تھی کہ اچانک ہی کسی نے اسکے منہ پہ کپڑا رکھا اور وہ ہوش  
کھوتی اب آٹھی تھی

چھوڑو مجھے کون ہے کھولو"

وہ کدنیپ ہو چکی تھی وہ ہاتھ پاؤں چھڑانے کی کوشش کرتی ہلک کے بل چیخی عین اسی وقت  
دروازہ کھلا

آنکھوں میں پرتی روشنی نے اسے آنکھیں میچنے پر مجبور کر دیا جسے ہی اس شخص نے کمرے میں  
قدم رکھا

تو کمرہ روشن ہوا تھا سامنے زین کو دیکھ اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا

تم الو کمیٰ انسان چھوڑو مجھے "

وہ تنیش میں آتی زور سے کرسی کو خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی کھلنے کی بجائے وہ  
زمین پہ الٹی جا گری

ابہ پیچھے پڑے کانچ اسکی پیشانی کو خونم خون کر گیا زین نے جلدی سے اسکی کرسی سیدھی کی  
لیکن اسکی پاؤں میں بندھی رسی کئی ڈھیلی ہوئی

اسکے زخم دیکھ اسکے پیشانی پہ بل آئے

آرام سے بیٹھ جاؤ ورنہ ایک لگاؤں گا"

وہ اسکے بال کھینچتے زور سے دھاڑا زین کا چہرہ زائشہ کے کافی قریب تھا

زائشہ نے پاؤں گھما کہ اسکی ٹانگوں پہ مارا زین کی گرفت اسکے بالوں پہ ہلکی ہوئی تو اس نے زور سے اپنا سر اسکے سر میں دے مارا زین لڑکھڑایا زین نے سر پہ ہاتھ رکھے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا

یہ میرے بال کھینچنے کہ چھوٹی سی سزا ہے"

تکلیف برداشت کرتے وہ بولی اور سختی سے لب بھیج گئی

تمہاری اتنی ہمت؟؟؟

وہ ہنٹر لئے اسکی طرف بڑھا زائشہ نے ڈرنے کی بجائے اسکی آنکھوں میں تسخّر سے دیکھا کہ اور  
کر ہی کیا سکتے ہو""

زین کا ہاتھ گھوما اور زائشہ کے جسم پہ اپنی چھاپ چھوڑتا چلا گیا اسکی آنکھوں میں دیکھتے زائشہ  
نے لب بھینچتے اپنی چیخ کو روکا

اتنا ہی درد دینا مجھے زین شاہ جتنا تم خود برداشت کر سکو کیونکہ میں حساب کتاب میں بالکل  
معاف نہیں کرتی"

وہ ہنستے ہوئے بولی تو زین کا غصہ سوانیزے پر پہنچا

غصہ انسان کہ عقل کو کھا جاتا ہے پھر وہ سامنے نہیں دیکھتا کہ اسکا کوئی دشمن ہے یا کوئی  
بہت قریبی

زین نے ایک کے بعد ایک ہنٹر اس نازک سی جان پر برسائے تھے زائشہ کی منہ سے سسکیاں  
نکلی جنہیں وہ آنکھیں اور ہونٹ میچ کر وہ اپنی سسکیاں بھی دبا گئی اسکے جسم سے جگہ جگہ خون  
رس رہا تھا

لیکن وہ ظالم بنا اسکی حالت کی پرواہ کیے بغیر اس پر ہنٹر برسائے جا رہا تھا اب زائشہ اپنے  
حواس کھونے لگی تھی

سسسس عا عالی"

آنکھیں پہ بڑھتے بوجھ نے اسکی آنکھیں بند کی تھی وہ ایک سسکی کے ساتھ اس دشمن جاں کو  
پکارتے اسکا زہن اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا

جب وہ مار مار کر تھک گیا تب پیچھے ہٹا زائشہ کو دیکھا جس کا سر ایک جانب ڈھلکا تھا کپڑے  
جگہ جگہ سے اڈھڑ چکے تھے وہاں سے خون رس رہا تھا

منہ پہ ہنسر لگنے سے اسکی گال سے ہونٹ اور ماتھے سے خون بہتا اسکے کپڑوں پہ گر رہا تھا

ایک لمحہ اسکی ایسی حالت پہ ترس آیا لیکن ہاشم شاہ کی بات یاد کرتے دوسرے ہی لمحے وہ بے  
حس بنا تھا

تم خانوں کی اوقات ہی یہی ہے تمہارے پھپھو نے میرے تایا کو برباد کیا اور تم مجھے کرنا چاہ  
رہی تھی ہاں اپنے حسن کے جال میں پھنسا کر میرے خاندان کو تباہ کروگی میں تمہاری نسلوں  
کو تباہ کر دوں گا"

وہ تحقیر آمیز لہجے میں بولا اور ایک حقارت بھری نظر اسکے زخموں سے چور جسم پہ ڈالتے وہ کمرے  
سے نکلا دروازہ بند کرتے وہ ساتھ والے کمرے میں گھسا







وہ سنجیگی سے بولا تو سب نے سر ہلاتے اسکے کہے پر عمل کرنے لگے

کافی دیر چلنے کے بعد ایک بلڈنگ کے باہر اسے کچھ لوگ نظر آئے

ابھی دو ہی موجود تھے عالی نے ایک کے پیچھے سے منہ پہ ہاتھ رکھا اور دوسرے کے سر کا نشانہ  
باندھا

پہلے والے کی گردن میں ہاتھ ڈالتے وہ اسکی گردن توڑ چکا تھا

انہیں وہی پھینکتے وہ اسی بلڈنگ کی بیک سائیڈ پہ گیا جہاں کوئی نہیں تھا اسے لگا شاید کوئی  
یہاں نہیں پہنچ پائے گا لیکن وہ کوئی تھوڑی نہ تھا وہ تو عالیان تھا جو اپنی شونا کے لئے دنیا  
سے لڑنے کو تیار تھا

وہ بلدنگ میں گھسا اسکے گارڈز ان گنے چنے لوگوں کا خاتما کر چکے تھے انہوں نے عالی کو ڈن کا اشارہ کیا

تو وہ انہیں سب رومز چیک کرنے کا کہنے لگا

اور خود سامنے دو الگ تھلگ روم کے پاس آیا

اسے لگا اچانک اسکے دل کی دھڑکن بڑھ گئی ہو وہ دل پہ ہاتھ رکھتے ادھر ادھر دیکھنے لگا یہ تو کنفرم تھا اسکی شونا اسکی دھڑکن یہی ہے

اسکی بے چینی اور دل کی دھڑکن بڑھتی ہی جا رہی تھی وہ آہستہ سے روم کھولتے اندر آیا کمرے میں صرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا

اس نے خون کی بو کے ساتھ زائشہ کی خوشبو محسوس ہوئی تو وہ ٹھٹھکا

اللہ کرے جو میں سوچ رہا ہوں وہ نہ ہو ورنہ جس نے یہ سب کیا ہے اس پر دنیا تنگ کر دوں گا"

وہ پوکٹ سے موبائل نکال کر ٹارچ اون کرتے بولا تبھی اسکے کانوں میں اپنے نام کی پکار گونجی  
جیسے کوئی بہت ہی تکلیف میں اسے پکار رہا ہو وہ ٹارچ سے ارد گرد دیکھنے لگا

سامنے کا منظر دیکھ وہ ساکت و جامد ہوا دھڑکن بالکل دھیمی ہو چکی تھی بجلی کی سی تیزی سے  
اسکے پاس آیا

جسکی پیشانی پہ موجود زخم اسکی جان نکال گیا ابھی تو اس نے اسکی پوری حالت نا دیکھی تھی تو  
پاگل ہو رہا تھا

اگر جو اسے پتہ چل جاتا کہ اسکی شوٹا کو ہنٹر سے مارا گیا ہے تو وہ اس شخص کو ہنٹر سے بھی  
بہت بدتر موت دیتا

اسکو رسیوں سے آزاد کرتے اسکی آنکھوں میں نمی چھلکنے لگی تھی

شونا میری شونا آنکھیں کھولو"

وہ اسکا گال تھپتھپاتے بولا مگر وہ تو بے سدھ پڑی تھی

وہ جلدی سے اٹھا کمرے کی لائٹ اون کرتے وہ کونے میں پڑی ٹیبل پہ موجود پانی لیتے وہ مڑا  
لیکن اسکے لہولہاں وجود کو دیکھتے اسکے قدم آگے بڑھنے سے انکاری تھی

میری جان"

وہ جلدی سے اسکے پاس آیا اسکا سر اپنی گود میں رکھتے اسے پانی پلانے لگا کچھ پانی کے چھینٹے  
اسکے منہ پہ مارے تو وہ درد سے کراہی

عالی نے تکلیف سے آنکھیں میچی وہ رومال گیلا کر کے نرمی سے اسکا چہرہ صاف کرنے لگا اسکے  
چہرے اور جسم پہ ہنٹر کے نشان دیکھ اسکی آنکھیں خطرناک حد تک سرخ ہوئی

موبائل پہ مسج چھوڑتے وہ اسکی پیشانی صاف کرنے لگا تو

اس نے اسکا ہاتھ تھاما اور نفی میں سر ہلایا

وہ جانتی تھی کہ وہ آچکا ہے اس نے ہی تو ہمیشہ ہی اسکی مدد کی تھی

بچہ آنکھیں کھولو دیکھو مجھے اور بتاؤ کس کی اتنی ہمت ہوئی کہ عالی کی جان اسکی دھڑکن پہ ہاتھ  
اٹھایا؟؟؟؟

وہ نرمی سے اسکے ہونٹ صاف کرتے بولا تو زائشہ اسکو کالر سے پکڑ کر خود پہ جھکایا اور اسکی گردن میں منہ دیے رونے لگی

عالی نے اسکو روتے دیکھ مٹھیاں بھینچی اسکے آنسو اسکا دل چیر رہے تھے

ششششش! بسس اب نہیں رونا اٹھو چلو میرے ساتھ اور بدلہ لو کیونکہ میری شونا پر ان تھوڑے سے زخموں کا کوئی اثر نہیں پڑے گا"

وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے بولا تو زائشہ نے سر ہلا کر اسکی مدد سے اٹھنے کی کوشش کی

آہ آہ آہ "اسکا جسم ٹوٹ رہا تھا درد سے اسکی جان نکلنے لگی تھی وہ واپس بیٹھتے رونے لگی

ہششششش کوشش کوشش کرتی رہو کیونکہ کوشش کرنے سے ہی سب ملتا ہے"

وہ اسے حوصلہ دینے لگا کافی محنت مشقت کے بعد وہ کامیاب ہوئی تھی خود اٹھ کر چلنے میں

ڈور ناک ہوا تو وہ ایک بیگ لیتے اسکے پاس آیا جس میں اسکے لیے ڈریس تھی

یہ چیلنج کرو میں یہی ہوں باہر اوکے"

اسکے سوچے ہوئے گال پہ اپنے لب رکھتے وہ اٹھا زائشہ نے اسکا ہاتھ تھاما وہ مڑ کر اسے دیکھنے  
لگا جسکے ہونٹ نہیں آنکھیں بول رہی تھی

تمہیں میرا شکریہ ادا کرنے کہ بالکل ضرورت نہیں کیونکہ یہ میں اپنی ہی زندگی کے لئے کر رہا  
ہوں"

اسکے دونوں ہاتھوں کا بوسہ لیتے وہ بولا تو زائشہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا

عالی اٹھ کر باہر چل دیا دروازہ بند کرتے وہ سامنے ولید کو دیکھنے لگا جو نے سامنے پڑے وجود کو  
دھنک کے رکھ دیا تھا

شاید وہ بھی زائشہ کو ڈھونڈتے یہاں پہنچا تھا وہ اسکی طرف بڑھا



وہ فریش ہوتے بیڈ پہ بیٹھا تھا کہ اسے زائشہ کا خیال آیا وہ تو اسے مرنے کے لئے چھوڑ آیا تھا

آخر ایسا کیا ہوا کہ وہ اپنی ہی محبت کو موت کہ منہ میں دھکیل گیا تھا

چند گھنٹے پہلے

TM

TMTM



وہ جو ولید کے بتائے گئے اڈریس پر جانے لگا تھا شاہ بی بی کے کمرے کی کھڑکی کے پاس  
سے گزرا تو اسکے قدم ہاشم شاہ کی آواز نے جھکڑے

اماں جس کی وجہ سے ظہیر نے خود کو مارا تھا وہ اور کوئی نہیں بلکہ زائشہ اور ولید کی پھپھو ہے "

وہ حیرت کا مجسمہ بنا تھا کیا خان انکے دشمن تھے

ہاں وہی منہوس ماری اگر نا آتی ہماری زندگیوں میں تو آج سکون ہی سکون ہوتا برباد کر دیا ہمہیں "

شاہ بی بی نے اداس لہجے میں کہا زین غصے میں دنناتا وہاں سے نکلا یہی اسکی زندگی کی سب  
سے بڑی غلطی ثابت ہونے والی تھی

لیکن اس میں بچوں کا قصور نہیں ہے تمہارے باپ نے بھی تو انکے خاندان کو مروا ڈالا تھا "

اس دن زائشہ کے خود کو خون کہنے پہ قہ چونکی تھی کہونکہ انکے علاقے میں صرف ایک ہی خان  
تھے

جنہیں شاہ سائیں بیٹے کے غم میں مروا چکے تھے کچھ دن بعد وہ بھی اللہ کو پیارے ہوئے تھے

زین سیدھا وہاں سے نکلا اور مرزا ہاؤس پہنچا زائشہ اور سحر کو جاتے دیکھ اس نے سحر کو دکھا  
دیتے زائشہ کے منہ پہ کپڑا رکھا جس پر بے ہوشی کی دوائی تھی

وہ اسے گاڑی میں ڈالتا یہ جا وہ جا ہوا سحر نے اٹھتے جلدی سے ولید کو کال کرتے بتایا تو قہ  
وہاں سے زین کو مارنے کا ارادہ کہے نکلا

حال»

میں چھوڑو گا نہیں نا تو اس عالیاں کو اور نا ہی ان زائشہ ولید اور سحر کو ہمہیں برباد کرنے والے تمہیں ہی برباد کردونگا"

وہ آنکھوں میں نفرت کی آگ لیے بولا اگر جو وہ جانتا ہوتا کہ اسی آگ میں وہ خود جلنے والا ہے تو کبھی بھی ایسی حماقت نہ کرتا

لیکن افسوس کہ ایک بار پھر وہ اپنے غصے کی ضد میں آیا تھا لیکن اس بار معافی نہیں ملنی تھی

اسکو باہر کچھ غیر معمولی سا محسوس ہوا تو دروازہ کھولتے باہر نکلا ولید کے پیچھے عالیاں کت گارڈز کو دیکھ اس نے اپنے آدمی ڈھونڈنے کے لئے اردگرد نگاہ دوڑائی

کمینے انسان تیری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کو چھونے کی"

ولید ایک ہی جست میں اسکے پاس پہنچا کالر سے پکڑ کر غررایا

اسکے ہاتھ کالر سے جھٹکتے زین نے اسکو مکا مارنہ چاہا مگر ولید تو بلیک بیلٹ تھا

کچھ ہی سکینڈ میں اسکو مار مار کر نڈھال کر چکا تھا

بس کرو مر جائے گا"

عالیان کی آواز پر وہ آخری کک اسکے پیٹ میں مارتا اسکی طرف مڑا اور غصے سے اسے گھورنے لگا

دیکھ لیا تم نے اس خبیث نے اسکی کیا حالت کی ہے دل تو کر رہا ہے تمہیں بھی لگاؤں اب

"

وہ غصے سے بولا عالی نے ایک نظر اسے دیکھ زین کو دیکھنے لگا جو اپنی پوکٹ سے گن نکالتے ولید  
پہ تان چکا تھا

ہلے بھی تو جان سے جاؤ گے اور دشمنی پوچھ رہے ہو تو سنو تمہارے باپ کی بہن نے میرے تایا  
کو برباد کر کے مار دیا اور اب تمہاری بہن مجھے برباد کرنے آئی ہے "

وہ بولا تو ولید نے حیرانی سے اسے دیکھا حیران تو عالی بھی تھا

تمہیں تو میں ماروں گا ہی عالیان لیکن پہلے تم سے نبھو گا چل پیچھے "

وہ غصے سے ولید کے سر پہ گن رکھ کر بولا عالی کے گارڈز نے آگے آنا چاہا لیکن عالی نے  
اشارے سے منع کر دیا "

مجھے لگا تم سدھر گئے ہو لیکن کتے کی دم کبھی سیدھی نہیں ہوتی"

نسوانی آواز پہ زین نے مڑ کر دیکھا علیینہ کو دیکھ اسکے ہوش اڑے

اس نے گن اسکے منہ پہ ماری وہ پہلے ہی کافی مار کھانے کے بعد اب منہ پہ پڑنے والے مکے سے وہ پیچھے کو گرا

میر نے غصے سے اسے دو مکے جڑے

تمہیں کیا لگا تم ہمہیں مار دو گے ہاں ارے تم تو دوستی کے بھی لائق نہیں ہو دوست بن کے پیٹ پہ وار کرتے ہوئے تمہیں شرم نہ آئی؟؟؟؟

میر نے اسکو کالر سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو علیینہ نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے رکنے کا کہا اور خود آگے آئی

تراخنح " ایک زور دار تھپڑ کہ آواز گونجی وہ منہ پہ ہاتھ رکھے بے یقینی سے علیہ کو دیکھنے لگا

آپ نے تو بہن بھائی کے رشتے کی قدر بھی نہ کی شرم آئی چاہیے آپکو"

وہ روتے ہوئے بولی زین نے اٹھنا چاہا کہ عالی نے سب کو پیچھے ہونے کا اشارہ کیا

ہنٹر لیتے وہ اسکی طرف آیا وہی ہنٹر جس پر زائشہ کا خون لگا تھا عالی نے پوری طاقت سے ہنٹر  
اسے مارا

آہ چھوڑو مجھے چھوڑو"

ایک ہنٹر پہ ہی اسکی چیخیں بے ساختہ تھی

ایک صرف ایک ہنٹر پہ تم رو پڑے اور میری شونا روئی نہیں نہ

وہ اس پر ہنٹر برساتے بولا تو زین نے ہاتھ جوڑے

مجھے معاف کر دو پلیز زد

وہ چیختے ہوئے گر گڑایا تو عالیان نے قہقہہ لگایا جبکہ باقی سب نے کوفت سے اسے دیکھا

رک جاؤ سانس لینے دو اسے ہمارا بھی حساب رہتا ہے اسکے پاس

میر نے عالی کو کہا تع وہ ناچاہتے ہوئے بھی پیچھے ہوا ورنہ دل تو کر رہا تھا اسکو اسی ہنٹر سے مار  
مار کر اسکی جان نکال لے

اب تم سوچ رہے ہو گے کہ ہم زندہ اور ساتھ کیسے ہیں ہے نہ؟؟؟؟



میر نے اسکے قریب بیٹھتے کہا تو زین نے روتے ہوئے اسے دیکھا

جیسے پوچھ رہا ہو اب بتا بھی دو اتنی تو مار کھلا دی ہے ""

تو سنو جب تمھاری اس ماہین کے آنے سے پہلے ہی عالی نے ہمیں بلٹ پروف جیکٹ پہننے کا کہہ دیا تھا

جس سے گولیوں کا اثر تو ہم پہ ہوا نہیں اور وہ جو مرنے کا نائک تھا وہ تمھیں یقین دلانے کے لئے کرنا ضروری تھا اور

اب آتے ہیں آئشہ کے ماں بابا کی طرف انکی موت اللہ کی طرف سے لکھی تھی اور یہ بات زائشہ بھی بہت اچھے سے جانتی ہے یہ جواب تک ہو رہا تھا

وہ بس ایک نائک تھا یہاں تک کہ گھر والے بھی ہمارے پلین کے بارے میں جانتے ہیں"

میر نے مزے سے بتایا وہ جو خود کو ماسٹر مائنڈ سمجھ کر اسمانوں میں اڑ رہا تھا جھٹ سے ہواؤں  
نے اسے زمین پر لاپٹکا

اور آج جو تم نے کیا وہ بہت بغیرتوں والی حرکت ہے اسکے لیے تمہیں زندہ چھوڑنا ممکن نہیں  
کیونکہ بات یہاں پہ میری بہن کی ہے"

ولید نے ہنسنے لگا کہ زین ڈر خوف سے پیچھے کھسکا کیونکہ اٹھنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا عالی  
نے اسے

ایک بات رہ گئی یار"

سحر نے مست انٹری مارتے کہا تھی تو سب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

جبکہ زین نے شکر کا کلمہ پڑھا

یہی کہ وہ جو پین ڈرائیو بقول تمہارے تم نے اپنی چلاکی سے اٹھائی تھی اصل میں ہمارا پلین تھا کہ تمہیں لگے تم نے زائشہ کو اپنے جال میں پھنسا لیا ہے"

سحر نے قہقہہ لگاتے کہا تو زین کا سر چکمرانے لگا یہ کیا ہو رہا تھا کھیل تو وہ کھیلنے لگا تھا لیکن حقیقت میں وہ خود ہی زائشہ کے رچائے کھیل میں پھنس چکا تھا

ولید نے اسکو سنبھلے کا موقع دیے بنا ہی ہنٹر سے اسکی چمڑی تک ادھیڑ کے رکھ دی وہ تو کب کا بے ہوش ہو چکا تھا لیکن ولید تھکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

اسکو لے جاو اور بیسمنٹ میں بند کر دو"

عالی نے گارڈز کو کہا تو وہ زین کو گھسیٹتے ہوئے اسے وہاں سے لے گئے

زیش کہاں ہے؟

میر نے فکر مندی سے پوچھا عین اسی وقت دروازہ کھلا وائٹ جینز شرٹ پہنے جو اسکے خون سے ہی تر ہو چکی تھی

وہ دروازہ کا سہارا لیتی باہر آئی عالی اور ولید اسکے پاس پہنچے عالی نے کسی کی پرواہ کیے بغیر

اسکو اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھا لیا میر اور سحر نے سیٹیاں بجائی تو ولید نے رخ موڑا

زائشہ نے درد سے آنکھیں میچی

میں گھر جارہا ہوں تم لوگ ہو آؤ حویلی سے اوکے"

علی نے کہا اور زائشہ کو اٹھائے ہی باہر نکلا

لوجی اب انکی بھی رخصتی کر دو بچارے بس" ♦.....

علینہ کے چٹکی کاٹنے پہ میر کی زبان کی وہ مڑ کر عورتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھتے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورنے لگا

ڈیئر وائف اپنے ہاتھ سنبھالوں میں نہیں چاہتا کل کو کوئی مجھے کہے کہ دیکھو میر کی بیوی ٹھنڈی ہے"

وہ شرارت سے بولا تو سحر اور ولید کا بے ساختہ قہقہہ گونجا علیہ پر پٹکتی وہاں سے نکلتی نکلتی  
مری

اب روم میں نہیں آنا ورنہ کیا پتہ لوگ یہ ہی نہ کہنے لگے کہ علیہ میر ملک کا شوہر اندھا، گونگا،  
بہرا یا لنگڑا ہے "

وہ اسکو گھورتے ہوئے بولی تو سحر اور ولید ہنستے ہنستے ایک دوسرے پہ گرے

علیہ مسکراتی باہر نکلی

چلو بھائی بہنوں میں جاؤں ورنہ اس نے سچ میں مجھے اندھا بہرا کر دینا ہے "

وہ معصومیت سے کہتے باہر بھاگا

چلو ہم بھی چلیں"

سحر نے کہا تو ولید ہنستے ہوئے اٹھا اور وہ دونوں بھی ہنستے ہنستے وہاں سے نکلے

🐒 تمہارے #دل پر اپنا نام \_\_\_\_\_ #نقش کر دیں گے ❤️ ...

اپنی سانسیں #دھڑکنیں تجھ پر قرض #کردیں گے 😊..

👑 یوں # شامل کر لیں گے..... خود کو # تجھ میں..

کہ تم پر اپنی # محبت..... ہم # فرض کر دیں گے 🤗



.....

.....

عالی زائشہ کو مرزا ہاؤس لے آیا اسکو اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹاتے وہ کچن کی طرف بڑھا زائشہ  
پہ غنودگی طاری ہونے لگی تھی

کچھ ہی دیر میں عالی ہاتھ میں ٹرے لئے واپس آیا جس میں فروٹ اور جوس موجود تھا

زائشہ نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسکے زخموں سے چور وجود نے ایسا ہونے نہ دیا وہ عالی کو  
دیکھنے لگی

جو اسے ہی دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے وہ اسکی طرف مڑا اسکی کمر میں  
ہاتھ ڈالتے وہ اسکو نہایت ہی نرمی سے اوپر کرتے



اسکو تکیوں کے سہارے بیٹھایا اور پھل کاٹ کر اسے کھلانے لگا زائشہ نے میر کو دیکھا جو اسکو خاموشی سے کھلا رہا تھا چہرہ ہر قسم کے تاثرات سے پاک تھا

عا علیٰ

اس نے ڈرتے ہوئے اسے پکارا تو علی نے آنکھوں میں غصہ لیے اسے گھورا زائشہ نے تھوک نگلا

بہت شوق تھا دوسری رانی لکشمی بائی بننے کا اب ہو گیا شوق پورا؟؟ کہا تھا نہ خود کوچ میں مت لانا میں سب برداشت کر سکتا ہوں

لیکن تمہارے ساتھ کچھ غلط ہو یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا"

وہ غصے سے اسکے بازوں کو سخت گرفت میں لیتے دھاڑا زائشہ نے ڈر سے آنکھیں بند کی

کیا واقعی میں رانی بن چکی ہوں اوہ اسی لیے تو اسے آگ لگ رہی ہے جل رہا ہے مجھ سے "

وہ دل میں سوچنے لگی

آنکھیں کھولو اب کیوں ڈر رہی ہو سوچا ہے اگر خدا نخواستہ تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں پہلے اس کمیئے  
زین اور پھر تمہیں مار ڈالتا تھا "

وہ چبا چبا کہ بولا تو زائشہ نے تھوڑی سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اسکی گرم سانسوں کی تپش  
سے اسکا چہرہ سرخیاں بکھیرنے لگا تھا

تیز ہوتی دل کی دھڑکن اسے دیکھنے سے بھی کتر رہی تھی

اسکو شرماتے دیکھ عالی حیرت کے سمندر میں ڈوبتے ڈوبتے بچا

یہ میرا خواب ہے کیا زائشہ کو شرم بھی آتی ہے "

وہ آہستہ سے بولا اور کنفرم کرنے کے لیے اسکے گال کو چھوا

ہائے میری جان میں مرجاواں اپنی شونا کی اداؤں پہ " لیکن تم نے مجھے پاگل سمجھ رکھا ہے ہاں

وہ غصے کو بھولتے جھٹ سے اسکے گالوں کو اپنے لبوں سے چھوتے بولتے ساتھ لائٹ اوف  
کر گیا

زائشہ نے شکر کا سانس بھرا وہی اسکی اگلی حرکت پہ اسکے چہرے پہ نا سمجھی والے تاثرات  
چھائے

تمہیں ٹیوب لگا دو پھر ڈیس چینج کرا دوں گا اوکے"

وہ سنجیدہ لہجے میں بولا جبکہ ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی جو اندھیرے کی وجہ سے زائشہ دیکھ نہ سکی

پر عالی میں"

شوہر ہوں تمہارا پورا حق رکھتا ہوں تم پر اب آواز نہ آئے"

وہ بند آنکھوں سے سخت شرم محسوس کرتی بولنے لگی تبھی وہ اسکی بات کاٹ گیا

عالی نے آہستہ سے ڈور کھولتے ڈاکٹر لو اندر لایا انہیں زائشہ کی ڈیس اور ٹیوب پکڑاتے وہ ڈریسنگ روم میں گھسا

پلیز نہیں"

زائشہ نے معصوم سے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر مسکرائی

ریلیکس بچے"

وہ مسکاتی ہوئی بولی تو زائشہ کی جان میں جان آئی ڈاکٹر اسکا ٹیوب لگا کہ ڈریس چیلنج کرواتے  
ہوئے باہر نکل گئی

عالی روم میں آیا تو زائشہ کو روتے پایا وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچا

کیا ہوا شونا رو کیوں رہی ہو ہاں اس ڈاکٹر نے کچھ کہا ہے کیا؟؟؟؟

وہ بے چینی سے اسکے آنسو صاف کرتے بولا تو زائشہ نے نفی میں سر ہلایا

پھر کیا ہوا چنڈا اس طرح کیوں رو رہی ہو؟؟؟

مجھے پین ہو رہا ہے"

وہ روتے ہوئے بولی عالی نے اسکی پیشانی چومی

میں میڈی دیتا ہوں پھر سو جانا انشاء اللہ ٹھیک ہو جاؤ گی"

وہ جوس کے ساتھ اسکو دوائی کھلاتے بولا اور اسکے ساتھ بیڈ پہ بیٹھا اسکا آرام سے نیچے سلاتے وہ  
اسکے بالوں کو سہلانے لگا

کچھ عالی کے بال سہلانے اور کچھ سکون دے میڈیسن کا اثر تھا جو وہ پرسکون ہوتی سو گئی

عالی کل کے بارے میں سوچنے لگا

کیا ہماری کہانی گل ختم کرنے لگی تھی لیکن ابھی تو زائشہ میری ولید اور سحر کی شادیاں تو ہونی  
باقی ہیں؟؟

وہ گہری سوچ میں ڈوبا تھا زائشہ کے کروٹ بدلنے پہ وہ دونوں سے باہر نکلا اسے دیکھا جمع سوتے  
ہوئے اور بھی معصوم لگ رہی تھی

وہ اسکے ماتھے پہ لگی پٹی پہ لب رکھ گیا اسکے گلابی گالوں پہ موجود لال نشان وہاں بوسہ دیتے  
اسکے دل میں درد سا اٹھا

پتہ نہیں کیسے سہا ہوگا اسکی شونا نے کتنا درد ہوا ہوگا " وہ پریشانی سے اسے دیکھتے صوفے پہ  
بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا

اس نے پکا ارادہ باندھ لیا تھا زین کو اچھے سے سبق سکھا کر ہی چھوڑے گا تاکہ کل کو کسی کی بیوی کو چھونے کی کوشش کرتے ہوئے بھی اسکی روح کانپے



وہ سب لاؤنج میں صوفوں پر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے تبھی میر کی زبان میں کھجلی ہوئی

ولید شاہ بی بی نے سحر کے لیے ایک لڑکا دیکھا ہے"

میر نے شاہ بی بی کو آنکھ مارتے کہا تو ولید جو پانی پی رہا تھا اسکے منہ سے فوارے کی صورت میں میر پہ گرا

ولید اور سحر نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا پھر میر کو

اخنچ یار کلی کرنی ہے تو باہر جا کر کرو میں کوئی ڈسٹین ہیج جو مجھ پہ کردی؟؟؟؟





دیکھو مسٹر لاکھ تم بدتمیز ہڈ حرام پاگل سی لیکن اگر تم نے کسی اور سے میری شادی ہونے دی  
تو میں تمہیں اور تمہاری بیوی کو آسمان کی سیر کرانے بھیج دوں گی سمجھے؟؟؟؟

وہ ایک ہاتھ کمر پر انگشت اٹھا کر اسے دھمکی دیتی بولی ولید نے مسکراہٹ روکتے سر جھکایا میر  
اور علیہ نے ہونٹنگ کی

ہائے ہائے کیسے کیسے رواج آگئے ہیں ہمارے وقت میں تو جب شادی کہ بات ہوتی تھی تو ہم  
شرم سے کسی سے نظریں نہیں ملاتے تھے اور آجکل کے بچے اللہ توبہ توبہ لڑکیاں خود ہی شادی  
کے لیے باولی ہوئی پھرتی ہیں"

وہ کانوں کو ہاتھ لگاتے بولی سب ہنسنے لگے

کیا کریں جب لڑکے لڑکی بن جائے تو لڑکیوں کو لڑکا بننا ہی پڑتا ہے"

سحر نے دکھی انداز میں کہا تو شاہ بی بی نے اسے گھورا وہ دانت دیکھانے لگی

چلو ٹھیک ہے پھر ہی بات تو یہی سہی آج سے بلکہ ابھی سے علیینہ سحر اور زائشہ یہی اسی  
تولی میں رہیں گی اور تم لڑکے ولید کے گھر کو گے ایک ہفتے بعد تم دونوں جوڑوں کے ولیمے  
کے ساتھ سحر اور ولید کا نکاح بھی کر دینگے"

شاہ بی بی نے مسکراتے ہوئے کہا میر نے خفگی سے انکی مسکراہٹ دیکھی

یہ کیا بات کوئی بھئی نکاح میں ہیں وہ ہمارے دوسرا میں اپنی بیوی بچے کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا

"

میر نے سنجیگی سے کہا وہ علیینہ کو اکیلا چھوڑنے کا سوچ ہی نہیں سکتا تھا کل ہی تو اسے کچھ  
دن پہلے ہی تو اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ باپ بننے والا ہے

شاہین شاہ نے ساتھ بیٹھی علیینہ کا متھا چوما جو شرم سے سرخ ہوتی ناک کے ساتھ سر جھکائے  
بیٹھی تھی

رکو رکو گاڑ ایک مزے کی نیوز تو تمہیں بتانا ہی مھول گیا"

مہناز بیگم مٹھائی لے آئی سب کا منہ میٹھا کرواتے وہ سب اپنی خوشیوں میں مگن ہو چکے تھے

مہناز بیگم کو زین کی حقیقت کا جب معلوم ہوا تو وہ کافی دیر روتی رہی میر اور ولید کے تسلی  
دینے پہ وہ کچھ سنبھلی

لاکھ بری سہی لیکن تھی تو انکی ہی اولاد نہ بھلا وہ کیسے اسکو تکلیف میں دیکھ سکتی تھی



اندھیرے کمرے میں ایل ای ڈی کی روشنی پپ ان سب کو اپنے بنا خوش دیکھ وہ تڑپ رہا تھا

کاش وہ بھی انکے درمیان ہوتا انکی خوشیوں میں شامل ہوتا لیکن یہ حق وہ کھو چکا تھا اسکے گوانے والا بھی وہ خود تھا

اس نے بہت کوشش کی تھی عالی کے خلاف زائشہ کے دل میں نفرت پیدا کرنے کی لیکن ہر کوشش ناکام ہوئی تھی

وہ تو آج بھی ساتھ تھے تنہا تع وہ ہو چکا تھا اس سب سے اسکا ہی نقصان ہوا تھا وہ روتا بلکتا ہر وقت خدا سے معافی مانگ رہا تھا

لیکن کہتے ہیں نہ جس کا نقصان کیا ہو وہ انسان معاف نہ کرے تو خدا بھی معاف نہیں کرتا"



نہیں اپنی خوشیوں کی سلامتی کہ دعا کر رہی تھی"

وہ مڑتے ہوئے بولی تو عالی سٹل ہوا

بلیک لہنگے کو ساڑی کی طرح پن اپ کیے وہ بالوں کو کرل کر کے کندھوں پر ڈالے لائٹ سے  
میک اپ میں کسی قیامت سے کم نہیں لگ رہی تھی

کیسی لگ رہی ہوں میں؟؟؟ زائشہ نے ساڑی کا پلو سہی کرتے پوچھا

میری دل کی ملکہ"

عالی دل پہ ہاتھ رکھتے اسکے آگے جھکا زائشہ ہنسی

اچھے لگ رہے ہو"

وہ اسے دیکھتی بولی جو وائٹ شرٹ پر بلیک پینٹ کورٹ پہنے بالوں کو ماتھے پر بکھیرے وہ بہت  
ڈیشنگ لگ رہا تھا

نوازش جناب"

وہ اسکے قریب آتے بولا اسکے مہندی لگے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے وہ اسکی چوڑیوں سے کھیلنے  
لگا

سائیڈ ٹیبل سے گجرے اٹھاتے وہ اسکے ہاتھوں میں پہنانے لگا گجروں کی خوشبو کو محسوس  
کرتے وہ اسکی کلائیوں پہ لب رکھ گیا

چلیں سب ویٹ کر رہے ہونگے"



زائشہ نے گھبراہٹ سے جلدی ہاتھ کھینچتے کہا تو عالی اسکی حالت سمجھتے مسکرایا

شونا کتنا بھاگو گی آنا تو میرے ہی پاس ہی ہے نہ؟؟؟

وہ اسکی جھمکے کو چھو کر بولا تو زائشہ روہانسی ہوئی

عجیب سی فیلینگ تھی جسے وہ کوئی نام نہیں دے پا رہی تھی

ڈسٹرب کرنے کے لئے سوری بعد میں آکر ایک دوسرے کا دیدار کر لیجئے پر معذرت کے ساتھ  
ابھی آپ کے کچھ گھنٹے ہمیں ادھار چاہیے"

ناک کرنے کے ساتھ باہر سے زین کی شرارت سے بھرپور آئی زائشہ نے عالی کو پیچھے کرتے  
دروازے کی جانب بڑھی

عالی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر گھما کر اپنے سامنے کھڑا کیا

شونا آج میں بہت خوش ہوں جو تم مجھے ملی ہو تمہیں پتہ ہے جب میں دور ہوتا ہوں نا تو سانسیں  
تمہنے لگتی ہے اب کبھی بھی دور مت جانا"

وہ اسکی گال پر لب رکھتے سرگوشی نما آواز میں بولا تو زائشہ نے مسکرا نفی میں سر ہلایا اور چلنے کا  
اشارہ کیا

عالی نے اسکو اپنے ساتھ لگایا اور قدم باہر کی طرف بڑھائے

.....\\\\\\\\\\\\\\\\.....

..

یار حد ہو گئی ہے صبح سے ہم یہاں خوار ہو رہے ہیں اور ہماری بیویاں ادھر آرام سے بیٹھی آٹے  
لگوا رہیں ہیں ہمارے ساتھ نا انصافی ہے یہ "

ابھی سے تم رو رہے ہو ابھی تو وہ دن بھی آنے ہیں جب ہم لوگ بچوں کے ڈائپر چینج کر رہیں  
ہونگے اور ہماری بیویاں ہمیں دیکھ دیکھ کر قہقہے لگا رہی ہونگی ""

ولید نے منہ بگاڑتے دھائی دی تو میر نے اسکے بات کی تائید کرتے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے  
مصنوعی دکھ سے کہا

نہ کریار کیوں مجھ معصوم کو ڈرا رہا ہے

وہ معصوم سی شکل بنا کہ بولا تو میر ہنسا

دلہن آگئی اس آواز پر ان دونوں نے سامنے دیکھا اور اچھل کر کھڑے ہوئے

سحر نے ڈیپ دیڈ کلر کا لہنگے کے ساتھ میچنگ جیولری اور برائیڈل میک اپ کے ساتھ اسمان  
سے اتری حور لگ رہی تھی

علینہ نے گرے کلر کا لہنگا پہنے میچنگ جیولری اور میک اپ کے ساتھ وہ کوئی اپسرا ہی لگ  
رہی تھی

وہ دونوں میر اور ولید کے دل پہ بجلیاں گرا رہیں تھی

وہ دونوں آگے بڑھتے انکے سامنے ہاتھ پھیلا گئے انکو اپنی سنگت میں لاتے وہ اپنے ساتھ بیٹھایا

کتنا تھوپا ہے لگ ہی نہیں رہی کہ یہ سحر باندری ہے"

وہ اسکے کان میں گھس کے بولا تو سحر نے کہنی اسکے پیٹ میں ماری مگر بولی کچھ نہیں

۔ مون ورت رکھا ہے کیا؟؟؟

اسکو خاموش دیکھ ولید نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورتے پوچھا سحر اسکو اگنور کرتی سامنے  
دیکھنے لگی

اٹیٹیوڈ ہاں؟؟

وہ آئبرو اچکا کے بولا تو سحر نے آنکھیں گھمائی

آج واقعی بہت پیاری لگ رہی ہو ایک دم چکا چک

میر نے دل سے تعریف کرتے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا

میر سب دیکھ رہیں ہیں چھوڑو ہاتھ

وہ ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتی بولی تو اس نے کندھے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو

کہ میری بیوی میری مرضی "علینہ نے اسے گھورا

ہزائشہ اور عالیان دونوں کی انٹری ہوئی تو سب کی نظریں ان پر جم سی گئی

وہ ایک ساتھ مکمل لگ رہے تھے زین نے ایک نظر انہیں دیکھا اور کرب سے آنکھیں بند کی  
زائشہ نے اسکو مہناز بیگم کی وجہ سے معاف تو کر دیا تھا

لیکن وہ اس کوئی بات نہیں کرتی تھی عالی تو ویسے ہی خار کھاتا تھا زین نے وہ جب بھی اسکے  
سامنے آتا عالی کا دل کرتا اسے جان سے مار دے لیکن زائشہ سے کیے وعدے کا پاس رکھنا تھا  
اسے

اسی لیے تو ابھی تک وہ زندہ تھا

عالی اور زائشہ ایک صوفے پہ بیٹھے سب بڑے انکو پیار اور دعائیں دے کر جا رہے تھے

ولید اور زائشہ کا نکاح تو مہندی پہ ہی ہو گیا تھا

چل اٹھ بیٹا زائشہ رسم کرنی ہے ہے تم نے"

زائشہ نے گریا شاہ کے ہاتھوں سے ٹرے لی

جس میں میٹ کے گلاس کو شیشوں اور دوسری چیزوں سے سجائے اس میں بادام والا دودھ

موجود تھا

زائشہ نے لالچی نظروں سے دودھ کو دیکھا پھر ولید کو رسم ضروری تھی اپنے دل کو سمجھاتے وہ  
انکے سامنے کھڑی ہوئی

چلیں جی بھائی پیسے نکالے جلدی سے دودھ پیئے اور اپنی بیگم کو لے کر بھاگے "

زائشہ نے کہا تو ولید نے ہاتھ بڑھا کر گلاس آٹھانا چاہا لیکن دودھ اسکی پہنچ سے دور کیا

پہلے پیسے پھر یہ "

وہ بولی تو ولید نے رقم بوچھی

بیس تیس ہزار "



زائشہ نے کہا تو ولید نے حیرت سے اسے دیکھا کہ لڑکیاں تو لاکھ دو لاکھ مانگتی ہیں اور یہ صرف  
بیس ہزار

تھوڑا اور مانگ لو"

گرگیا شاہ نے کہا تو وہ مسکرائی سحر اسکی مسکراہٹ کی وجہ جان کر ہنسی

چلو ایک دو لاکھ دے دو"

وہ بولی تو ولید چیک سائن کر کے اسے دیا

ایسے کیسے یہ تو کم ہیں"

نہیں زائشہ پورے ایک لاکھ ہیں؟؟؟

ولید نے نا سمجھی سے کہا

تو میں نے ایک دو لاکھ یعنی تین لاکھ مانگے ہیں"

وہ آنکھیں گھماتی بولی تو میرے ولید کا حیرت سے منہ کھلا دیکھ ہنسا

یہ زیادہ ہیں بھی تم بھلا کیا کیا کروگی اتنے پیسوں کا؟؟؟

ولید نے معصوم سی شکل بنائی تو سب ہنسنے لگے

بھئی دو نہ حد ہے کنجوسی کیوں کر رہے ہو ہاں؟؟؟

زائشہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورتے پوچھا

تو ولید نے مصنوعی دکھ چہرے پر لاتے اسے چیک سائن کر دیا

کوئی بات نہیں بیٹا یہ تو عام سی بات ہے کہ ہر شادی میں دلہا لٹتا ہی ہے"

میر نے دانت دیکھاتے کہا

ہاں اسی لیے تو تم دونوں نے سیدھا ولیمہ ہی کر لیا ہے نہ؟؟؟؟

ولید نے اسے دیکھتے طنز مارا تو میر نے قہقہہ لگایا

کچھ رسموں اور پیکچرز کلک کرواتے رخصتی کا شور اٹھا

سحر کی آنکھیں عائہ خان کو یاد کرتے نم ہوئی

بے قدروں کو یاد نہیں کیا کرتے"

زائشہ نے اسکو گلے لگاتے کہا تو سحر نے مسکرا کہ ہاں میں سر ہلایا

عالی نے قرآن کے سائے میں اسے رخصت کیا میر اور علیہ بھی سب سے ملتے گاڑی میں  
بیٹھتے ملک ہاؤس کی طرف روانہ ہوئے

زائشہ نے ادھر ادھر دیکھا اسے زین کہیں بھی نظر نہ آیا

مہمانوں کے جاتے ہی وہ عالی کو ساتھ لیتی حویلی کی پچھلی طرف بڑھی علیہ سے معلوم ہوا تھا

جب وہ اداس ہوتا تو وہی ہی پایا جاتا تھا



یہ تو #آدھا بھی #نہیں جس پہ #ترپ اٹھے ہو

تو نے #دیکھا ہی #نہیں ہجر #مکمل جاناں 😞



زین حویلی کی پچھلی سائیڈ بنے سوئنگ پول میں پاؤں ڈالے بیٹھا تھا

اداس ہونے کی کوئی وجہ؟؟؟

عالی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے پوچھا تو وہ آنکھیں صاف کرتا اسکی طرف مڑا زائشہ کو دیکھ وہ  
پھر سے اپنے کیے پر خود کو شرمندگی کی گہرائی میں ڈوبتے سر جھکا گیا

دیکھو زین جو ہوا اسے بھول جاؤ اور زندگی میں آگے بڑھو

تمہاری بہنوں کی شادی ہوئی ہے تمہاری فیملی کو تمہاری ضرورت ہے انکے پاس جاؤ انکو خوش رکھو  
اور خود بھی خوش رہو"

زائشہ نے اسکو شرمندہ دیکھ کر سنجیدگی سے کہا

اور میں نے تمہارے لیے ایک پیاری سی لڑکی دیکھی ہے جو تمہارے گھر والوں کو بھی بہت پسند  
ہے اور مجھے امید ہے تم اس بار کسی کو دکھ نہیں پہنچا گے ہے نہ؟؟؟؟

زائشہ نے ایک امید سے پوچھا تو زین نے پانی کی لہروں دیکھتے ہاں میں سر ہلایا

خوش رہو اور خوش رکھو کیا پتہ کب شادی ہو جائے"

عادت سے مجبور وہ اینڈ میں انکو ہنسا ہی گئی

اب چلو ادھر اکیلے کیا کر رہے ہو"

ان دونوں کے ساتھ وہ شاہ بی بی کے پاس آئی

لیں دادی لڑکا مان گیا ہے بس اب آپ اسکا منہ ہاتھ سب پیلا کروا دے"

وہ اسکو انکے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرتی بولی

شاہ بی بی نے زائشہ کا سر چوما

اللہ تم دونوں کو ڈھیر ساری خوشیوں سے نوازے"

وہ ان دونوں کو ساتھ دیکھتی بولی

اجازت دے پھر"

عالی نے کہا تو وہ مسکرائی سر ہلا گئی

انکی آنکھیں نم ہوئی تھی کتنا درد دیا انکے پوتے نے انہیں لیکن پھر بھی وہ رحم دلی دیکھا گئی  
تھی

وہ دونوں گاڑی بیٹھے ملتان روانہ ہوئے تھے



# تڑپ اے دل # \_\_\_\_\_ # تڑپنے سے ذرا تسکین ہوتی ہے 😞 \*





# جدائی ہم نشینوں کی \_\_\_\_\_ بڑی غمگین ہوتی ہے  #



\_\_\_\_\_



\_\_\_\_\_


\_\_\_\_\_

.....

 آج # مجھے یہ بتانے کی # اجازت دے دو 

 آج مجھے یہ # شام سجانے کی # اجازت دے دو 

 جانا اپنے # عشق میں مجھے # قید کر لو 

 آج # جان تم پر لٹانے کی # اجازت دے دو.

میر اسکو لیے اندر آیا رضا صاحب نے مسکرا کر انکا ویلکم کیا

ماشاء اللہ میری بیٹی تو چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہے"

رضا صاحب نے دونوں کی نظر اتارتے کہا تو علیینہ نے شرم سے سر جھکا لیا

جاؤ میرے بچے کو روم میں لے جاؤ بچی تھک گئی ہے"

رضا صاحب نے علیینہ کے چہرے پہ تھکاوٹ کے تاثرات سے دیکھتے کہا تو وہ اسکو لیتے روم میں

آیا

روم میں قدم رکھتے ہی پھولوں کی خوشبو محسوس کرتے اس نے سر اٹھا کر دیکھا نفاست سے سچے  
اس روم کی دیواروں پر پھولوں کی لڑیاں لگی تھیں جو ہر طرف خوشبو بکھیرے ہوئے تھیں

وہ اس سب کو دیکھتی دکھتے سر کے ساتھ بیڈ پہ بیٹھی اسکی آنکھوں میں پسندیدگی جھلک رہی تھی  
میر اسکے قریب بیٹھا

کیسی لگی ڈیکوریشن؟؟؟؟

میر نے اسکو دیکھتے دھیمے لہجے میں پوچھا علینہ نے اسے نم نظروں سے دیکھا کتنا پیارا تھا وہ شخص  
اسکو وہ لفظوں میں بیاں کرنے سے قاصر تھی

وہ آگے ہوتی اسکے کندھے پہ سر ٹکا گئی میر نے مسکرا کے اسکے گرد بازو ہاٹل کیے اسے اور  
قریب کیا

کیا ہوا لینہ میری جان رو کیوں رہی ہو؟؟؟

اپنی شرٹ بھگی محسوس کرتے وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے بولا

تم بہت برے ہونا جانے کیا جادو کیا ہے مجھ پہ کہ مجھے اب تمہارے بغیر گزارا نہیں میرا بس  
تمہارے ساتھ رہنے کا دل کرتا ہے تم جادوگر میرے دل و دماغ پر چھانے لگے ہو""

وہ بے بسی سے روتے بولی پہلے تو میر حیران ہوا پھر اسکی بات سمجھتے گہرا مسکرایا

جادو تو کیا ہے لیکن میں نے نہیں میری محبت نے"

وہ اسکے آنسو صاف کرتے اسکی آنکھوں پہ لب رکھتے بولا وہ اسکو اپنے پاس محسوس کرتے پرسکون  
ہوئی تھی

وہ شکر گزار تھی اپنے رب کی جس نے اسے اتنا پیارا اور چاہنے والا ہمسفر دیا تھا

اتنا بھاری لہنگا پہن کے اتنی ساری جیولری پہن لی تم نے حالت دیکھی ہے اپنی پہلے تو کچھ کھاتی نہیں اوپر سے ہیوی ڈریس جیولری شکر کرو میری تمہا تمہارے پاس ورنہ ابھی تک انکو اتارنے کی کوشش میں لگی تھی"

اسکی جیولری اتارتے وہ اسکو گھورتے بولا علیینہ نے ہلکی مسکراہٹ سے اسے دیکھا

صرف ڈریس تھوڑا ہیوی ہے اور جھکے تو بہت ہلکے ہیں"

چلو بس بس زیادہ باتیں مت کرو یہ لو چنچ کر آؤ"

اسکے ہاتھ میں اپنی شرٹ پکڑاتے وہ ہنس کر بولا علیینہ سر کو نفی میں ہلا کر چینیجنگ روم میں گھسی میر بھی کپڑے لیتا واش روم میں گھسا

علینہ چیخ کر کے بیڈ پہ بیٹھی میر نے دودھ کا گلاس اسکو پکڑایا جسکو دیکھ کر ہی علینہ نے منہ  
بگاڑا

چپ چاپ پیو"

میر نے اسکو گھوری سے نوازا علینہ نے منہ بناتے دودھ پی ہی لیا "گڈ" میر نے اس سے  
گلاس لے کر سائیڈ پر رکھا

علینہ کے بالوں کا میسی سے جوڑا بناتا وہ اسکو لیٹاتے خود گلاس آٹھاتے کچن میں گیا اسکو دھو  
کر رکھتے واپس آیا تو علینہ کس کے اپنا انتظار کرتے پایا

اسکے ساتھ لیٹتے ہی علینہ نے اسکے سینے پر سر رکھتے سکون سے آنکھیں بند کی میر اسکے بال  
سہلانے لگا تاکہ وہ سکون سے سو سکے

اتنی عادت ہو چکی تھی اسے میری کہ اس کے بنا تو وہ کھانا کیا سونا بھی بھول جایا کرتی تھی

جہاں حُسن ہے \\_\\_\\_ آتش افروز # عشق  
وہاں گرم جوشی میں ہے سوز # عشق

جہاں حُسن کا باغ سیراب ہے  
وہاں بلبل # عشق بے تاب ہے

جہاں حُسن کی شمع ہے نور بار  
وہاں # عشق قرباں ہے پروانہ وار

جہاں حُسن کا گرم بازار ہے  
وہاں جوشِ دل خریدار ہے

مگر حُسن ہے خسروِ محنت  
کہ ہے عالم ایک بندہ بے درم

جو کئی دل کسی کو دیا ہوئے گا  
شرابِ محبت \\_\\_\\_\\_\\_\\_ پیا ہوئے گا

وہی جانے اس حُسن کی خوبیاں  
کہ کیا کیا ہیں اس بچِ محبوبیاں

جہاں صورتِ خوب ہوئی جلوہ گر  
فرشتہ بھی دیکھے تو ہوے بے خبر



نہیں خوبصورت کا طالب ، سو کون ؟  
جسے نہیں ہے یہ شوق غالب ، سو کون ؟

.....  
.....  
عالی ہو کیا ہے موٹے "

گاڑی کو سائیڈ پہ روکتے وہ کب سے اسکو اپنے ساتھ لگائے اسے محسوس کر رہا تھا دم گھٹنے پہ  
وہ چیخنی عالی ہنستے ہوئے پیچھے ہوا

اتنے میں ہی بس ہو گئی یار اسی لیے کہتا ہوں کھانا وانا کھایا کرو "

عالیان بد تمیزی نہیں کرو "

شرمانے کی کوشش ناکام ہوئی تو وہ اسے خفگی سے دیکھتے بولی اسکی شکل دیکھ عالی نے قہقہہ تو  
زائشہ کا چہرہ غصے سے لال ہوا

جو نہیں آتا وہ کرنے کی کوشش ہی مت کیا کرو ناشونا"

وہ اسکے ہاتھوں سے گجرے نکالتے بولا زائشہ نے چہرہ دوسری طرف کیا ناراضگی کا اظہار تھا یا شاید  
وہ اس سے گھبرا رہی تھی

آئی لو یو"

وہ دھیمے لہجے میں اسکے کان کے قریب سرگوشی کی وہ ساکت ہوئی حیرت سے اسے دیکھا

پہلی بار ہی تو اس نے یہ الفاظ کہے تو اسکو، عالی اسکی حیرت سے بڑی بڑی آنکھوں پہ ہلکی سی  
پھونک ماری زائشہ نے جلدی سے آنکھیں بند کی

ایسے نہ کیا کرو نا شو نا انسان ہوں ہر وقت کنٹرول کرنا مشکل ہو جاتا ہے نہ "

وہ اسکے گالوں پہ ہونٹ رکھتے بولا تو زائشہ پیچھے ہوتی ونڈو سے باہر دیکھنے لگی

عالی نے سر جھٹکتے گاڑی سٹارٹ کی ملتان جانے کی بجائے وہ اسے وہی کے سب سے فیمس  
ہوٹل میں لے آیا تھا


آپ جاؤ میں آتا ہوں "

انکے جاتے ہی مینجر نے انکو کی چابی پکڑائی تو عالی نے اسے کی دیتے کہا

وہ سر ہلاتی روم کی طرف بڑھی

.....♦♦

جی چاہتا ہے # تم سے # عشق بھری بات ہو

# چاند \ \ \ \ \ تارے ہو اور # لمبی \ \ \ \ \ رات ہو 

# احساس ہو اور # تمہارا \ \ \ \ \ ساتھ ہو

یہی سلسلہ تمام # رات تمہارے ساتھ ہو 

.....♦♦.....♦♦.....♦♦.....

.....♦♦.....♦♦.....

وہ کب سے بیڈ پہ اپنا لہنگا پھیلائے بیٹھی تھی ولید تو انے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا نا جانے  
کہاں گیا ہوا تھا

اسلام و علیکم " وہ اندر آتے بولا تو سحر نے سر کے اشارے سے جواب دیا

میں بیٹھ جاؤ؟؟ ولید نے بیڈ کے قریب کھڑے ہوتے پوچھا تو سحر نے سر اثبات میں ہلایا

بیٹھ جاؤ " وہ پھر سے اجازت طلب کرنے لگا

جی بیٹھ جائیں " وہ آہستگی سے بولی

بیٹھ جاؤ " وہ اسکو زچ کرنے والے انداز میں بولا

نہیں جس منہ سے آئیں ہیں.. اسی منہ کو لے کر جہاں سے آئیں ہیں.. ادھر تشریف لے

جائیں " وہ چڑ کر بولی

ولید ہنستے ہوئے بیڈ پہ بیٹھا وہ اسکو کمفرٹیبیل فیل کروانا چاہ رہا تھا

کیسی ہیں؟؟ وہ اسکو دیکھتے دھیمے لہجے میں بولا

ٹھیک آپ کیسے ہیں؟

بندہ آپکو دیکھ کہ ہی ٹھیک ہوچکا ہے۔۔۔ باقی دل کا معاملہ خراب ہو رہا ہے " وہ شرارت سے گویا  
ہوا

کیوں کیا ہوا آپ کو؟ وہ اسکو پریشانی سے دیکھتی بولی ولید ہنسا

میرا دل کہہ رہا ہے۔۔۔ مجھے محبت ہے آپ سے، دل کر رہا ہے۔۔۔ اپنے دل آپ کو اور آپکا دل  
خود لے لوں۔۔۔ اب آپ دیں گی اجازت۔۔۔

گھمبیر مگر دھیمے لہجے میں وہ اجازت طلب کرنے لگا تھا سحر کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھی

وہ بنا کچھ بولے ہی چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی

ولید نے مسکراتے ہوئے اسکو اپنے قریب کیا سحر نے دھڑ دھڑ کرتے دل کو سنبھالتے اسکے  
سینے پہ ہاتھ رکھتے آنکھیں میچی تھی

ریلیکس میں کبھی بھی آپکو درد نہیں دوں گا.. میں وعدہ کرتا ہوں.. ہمیشہ آپکو خوش رکھو گا اگر کہیں  
غلطی ہو جائے اور میں آپکو تکلیف سے دوچار کر دوں.. تو بے شک آپ میرے کان کھینچ لینا...

اسکو کانپتا محسوس ہوا تو وہ اسکو خود سے لگائے اسکے بال سہلاتے بولا سحر نے اسکے کالر کو اپنے  
ہاتھوں میں دبوچا

ولید نے لائٹ بند کرتے اسکی جیولری اتارتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اپنے قریب کیا اور قریب  
سے قریب تر ہوتے اس کے سماعتوں میں پیار بھری سرگوشیاں کرنے لگا تھا

وہ اپنے ہر عمل سے اسے یہ باور کروا رہا تھا کہ وہ کتنی انمول ہے کتنی اہمیت رکھتی ہے اسکی  
زندگی میں-----

.....◊.....◊.....◊.....◊.....

#\عشق کرنے کے بھی\\_\\_\\_#\آداب ہوا کرتے ہیں  
جاگتی#\آنکھوں کے بھی کچھ\\_\\_\\_#\خواب ہوا کرتے ہیں  
ہر کوئی#\رو کے دیکھا دے\\_\\_\\_#یہ ضروری تو نہیں  
#\خشک آنکھوں میں بھی\\_\\_\\_#\سیلاب ہوا کرتے ہیں

TM

.....

.....◊◊

پھولوں سے سبے روم میں قدم رکھتے اس نے لمبی سانس بھرتے خوشبو کو اپنی سانسوں میں بسایا



اس نے نظر گھما کر روم کو دیکھا جو نہایت ہی نفاست سے سجا ہوا تھا جگہ جگہ پھول موجود تھے  
بیڈ کے پھولوں کی لڑیاں اور اردگرد سفید پردے لٹک رہے تھے جنہوں نے آدھے بیڈ کو چھپا رکھا  
ت

ویری نائس.. "وہ تعریف کرتے بیڈ پر لیٹی  
تھکان کی وجہ سے وہ وہی لیٹی ہی سو گئی

عالی روم میں آیا تو اسے دیکھا جو ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹکائے گہری نیند میں تھی وہ نفی میں سر  
ہلاتے ڈریس لیتے واشروم گھسسا

فریش ہو کر وہ اسکے قریب آیا زائشہ کا یوں اردگرد سے لاپرواہ ہو کر سونا اسکے دل کی دنیا ہلا رہا تھا وہ  
بیڈ پر دائیں بائیں ہاتھ رکھتے اسکے اوپر جھکا

بالوں سے نکلتی پانی کی بوندے اسکے چہرے پر پڑی تو وہ کسمسائی عالی نے اسکی گردن میں منہ  
چھپایا

گردن پہ سانسوں کی تپش سے وہ بے چین ہوئی نیند کے خمار سے سرخ ہوتی آنکھیں کھول کے  
عالی کو دیکھا

عین اسی وقت عالی نے سر اٹھاتے اسکی بھوری آنکھوں میں دیکھا نظر آنکھوں سے ہوتی ہونٹوں  
پہ لکی سرخی مائل ہونٹ اسے بہکا رہے تھے

وہ بے خود ہوتے اسکی سانسوں کو اپنی دسترس میں لے گیا زائشہ نے آنکھیں بند کی سانس رکنے  
پہ وہ اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے پیچھے کر گئی

گہرے گہرے سانس بھرتی وہ اسکو دیکھنے سے گریز برت رہی تھی

شونا میری زندگی بن گئی ہو تم اب تو تمہارے بنا سانس لینا بھی دو بھر ہو جاتا ہے شونا تم میری ہو  
نہ صرف میری"

وہ اسکے چہرے کو جانجا اپنے لبوں سے چھوتے بول رہا تھا  
زائشہ نے بامشکل سانس لیا

وہ اس میں گم ہونے لگا تھا اسے بھی خود میں الجھانے لگا تھا

.....

#, بلیں گے ضرور # زندگی کے # کسی موڑ # پر! \_

# کہانی ابھی # رُکی ہے # ختم نہیں # ہوئی!! \_

.....

تین سال بعد.....

ان گزشتہ تین سالوں میں سب ہی کی زندگی بدل گئی تھی سب خود میں مصروف ہو چکے

عالیان اور زائشہ کی ایک بیٹا تھا زوایان جو صرف دو سال کا تھا لیکن زائشہ کے ساتھ مل کر وہ  
عالیان کو خوب تنگ کرتے تھے

میر اور علیہ کی دو لڑکیاں بیٹیاں تھیں ہانیہ اور وانیہ اور ایک چند ماہ کا بیٹا تھا ہادی میر رضا

ولید اور سحر کی ایک دو سال کی بیٹی تھی سحر جو بالکل زائشہ کی فوٹو کاپی تھی

اور زین بھی اپنی زندگی میں آگے پڑھ چکا تھا ایک سال اسکی شادی کو ہو چکا تھا

آج شاہ بی بی نے سب کو کسی ضروری سلسلے میں یہاں بلایا تھا تبھی وہ سب ہی شاہ حویلی  
میں موجود تھے

مہناز بیگم گریا شاہ , سحر علیہ کچن میں گھسی کھانا بنانے کے ساتھ باتوں میں لگی تھی

زائشہ میڈم زین کی وائف میرب اور شاہ بی بی کے ساتھ باتوں میں مگن تھی اور سب مرد حضرات لاونچ میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

ہادی کو میر سنبھال رہا تھا جبکہ عالی کے پاس وانیہ تھی اور ولید کے پاس ہانیہ

زاویان اور سحرش کو زین اٹھائے انکی صلح کروا رہا تھا جو ناجانے کس بات پر ایک دوسرے کی طرف دیکھ بھی نہیں رہے تھے

زاوی.. زاوی.. گنڈا... "سحرش نے اونچی آواز میں چلاتے کہا تو وہ زین کی گود سے اترتے اسکے بال کھینچنے لگا تو سحرش زور سے چیخنے لگی

اسکی چیخیں سن ساری خواتین دہل گئی باہر آکر دیکھا تو سحرش کے بال زاویان نے جھکڑ رکھے تھے  
زین اور میر اسے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر زاویان تو آج سحرش کو گنجا کرنے کا  
ارادہ رکھتا تھا

زاوی... "عالیان نے غصے سے اسے پکارا تو وہ جھٹ سے بال چھوڑتے اسکی گود میں چڑھ گیا  
سحرش نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا لیکن وہ عالی کے اندر گھس رہا تھا

سحرش کے بال ادھر ادھر پھیلے ہوئے تھے جیسے کسی نے بم پھوڑ دیا ہو وانیہ اور ہانیہ ہاتھ پہ ہاتھ  
مارتے ہنسی

میری جان "زائشہ آگے بڑھتی سحرچ کو گلے لگا گئی عالی نے اور زاویان نے ایک ساتھ اسے گھورا

اما۔ دان۔ دان۔ میں.. وہ عالی کے گلے لگتے ہونٹ باہر نکال کر معصوم سی شکل بناتے بولا

بیٹا تمہاری ماں بھی تمہاری طرح میرے قابو نہیں آتی آج تک تمہیں مجھے جان نہیں بولا اور سب کو بولتی رہتی ہے "

عالی اس سے آہستہ آواز میں باتیں کر رہا تھا

بہنا پکا تمہارا شوہر اور تمہارے بیٹے کا کسی لڑکی سے چکر مل رہا ہے دیکھو کیسے ایک دوسرے کے کان میں گھسے راز والی باتیں کر رہیں ہیں "

میر کی زبان میں کھجلی ہوئی تو وہ زائشہ کو عالی اور زاویان کی طرف اشارہ کرتے بولا

کوئی بات نہیں لیکن بھائی سچ میں آفس میں جس لڑکی سے آپ ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے وہ بہت پیاری تھی کیا آپ نے علینہ کو بتایا؟؟؟

دل جلاتی مسکراہٹ سے وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگی تو میر گڑبڑایا

وہ... وہ تو.. وہ"

سب کے ساتھ آتی علیینہ نے میر کو غصے سے دیکھا تو اسکی زبان کو بریک لگی

ساری خواتین بھی اب وہی موجود تھی

کون تھی وہ میر؟؟ علیینہ نے اسے تیکھے چتنوں سے گھورا

وہ میر کی فرینڈ تھی کلوز فرینڈ "میر کی جگہ زین نے شرارت سے کہا

اوائے کیوں مجھے مار پڑوانا چاہ رہے ہو تم لوگ وہ کوئی فرینڈ نہیں تھی میری اسکو پیسوں کی  
ضرورت تھی بس میں تھوڑی مدد کر دی سچی؟ میر نے معصوم شکل بنائی تو سب ہنسنے لگے



بچوں کو سمجھ کچھ نہ آئی مگر سب کو ہنستے دیکھ وہ بھی ہنسنے لگے

اچھا آج میرا تم سب کو یہاں بلانے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی کے دل میں کسی کے لئے  
میل ہے تو صاف کرلو"

شاہ بی بی نے کہا تو سب سیدھے ہوئے

علینہ سحر چلو میرے ساتھ آؤ.. زائشہ نے کھڑے ہوتے کہا

کدھر جانا ہے؟ شاہ بی بی نے نا سمجھی سے پوچھا

جھاڑو پونچھا لینے سب کے دل جو صاف کرنے ہیں.. وہ دانت دیکھاتے بولی تو شاہ بی بی نے  
اسے گھوری سے نوازا باقی سب نے قہقہہ لگایا

میرا مطلب تھا کہ سب ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کر دو " وہ صاف صاف بولی تو سب نے سمجھتے سر ہلایا بچے سارے ہی اکھٹے باہر نکلے

یہ بچے کہاں ..... ابھی علیینہ بولتی کہ سب کے فون ایک ساتھ بچے سب نے حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھتے موبائل کان سے لگائے

جلدی آئیں باہر بچوں کی جان خطرے میں ہے .... سامنے کی بات سن وہ سب باہر کو بھاگے سب بڑے بھی انکے پیچھے آئے

میرا بچہ .. ان سب کو گلے لگاتے وہ سب ایک ساتھ بولے

اچانک آتش بازی شروع ہوئی سب نے حیران ہوتے آسمان کی طرف دیکھا وہاں دی اینڈ لکھا دیکھ میر نے زائشہ اور زاویان کو ولید نے سحر سحرش کو اور میر نے علیینہ اور اپنے لال پیلوں کو گلے سے لگایا

آئی لو یو آل مائی بیبیز "سحر اور زائشہ نے زور سے کہا تو سب نے قہقہہ لگایا

تم جو پوچھو اپنی اہمیت مجھ سے \_\_\_\_\_

تو سنو! \_\_\_\_\_

اک تم کو جو چرا لوں تو زمانہ غریب ہو جائے

"The end"

\*-----\*  -----\*